وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا ہے، تو ہے کوئی سوچنے سمجھنے والا؟
(سورۃ القمر آیت نمبر ۲۲)

تفہیم ترجمۂ قرآن

حصہ اوّل، حصہ دوم، حصہ سوم

علامات کے ذریعے ترجمۂ قرآن سکھانے کا منفرد اور انتہائی آسان طریقہ

ك کی تختی
كَ، كِ، كُمَا، كُمْ، كُنَّ

ھا کی تختی
هُ، هَا، هُمَا، هُمْ، هُنَّ

تا کی تختی
تَ، تِ، تُمَا، تُمْ، تُنَّ

علاماتِ تثنیہ
ا، ان، ین

علاماتِ تانیث
ۃ، یٰ، آء

علاماتِ جمع
وا، ون، ین

علاماتِ مضارع
ی، ت، ا، ن

پروفیسر ریاض احمد طور
سابق معلم جامعۃ الملک سعود سعودی عرب
0321-4149509

B-1 ایجوکیشن ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور

رابطہ برائے اجرا ترجمۂ قرآن کورس 0321-4149509

ہدیہ برائے لائبریری جامعہ
از
مصنف

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا تو ہے کوئی سوچنے سمجھنے والا؟
(سورۃ القمر آیت نمبر ۲۲)

تفہیم ترجمۂ قرآن

حصہ اوّل، حصہ دوم، حصہ سوم

علامات کے ذریعے ترجمۂ قرآن سکھانے کا منفرد اور انتہائی آسان طریقہ

ك کی تختی	ھا کی تختی	تا کی تختی
كَ، كِ، كُمَا، كُمْ، كُنَّ	هُ، هَا، هُمَا، هُمْ، هُنَّ	تَ، تِ، تُمَا، تُمْ، تُنَّ

علاماتِ تثنیہ	علاماتِ تانیث	علاماتِ جمع	علاماتِ مضارع
ا، ان، ین	ۃ، ی، آء	وا، ون، ین	ی، ت، ا، ن

پروفیسر ریاض احمد طور
معلم جامعۃ الملک سعود، سعودی عرب
0321-4149509

B-1 ایجوکیشن ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور

انتساب

اپنے خالق، مالک اور آقا کے نام

جو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ **قریب** ہے۔ جو ہماری تمام عبادات، دعاؤں اور التجاؤں کو سن کر انہیں **قبول** فرمانے والا اور ہماری جملہ حاجات پوری فرمانے والا ہے۔

☆ جس کو نگاہیں نہیں پا سکتیں...... مگر وہ نگاہوں کو پالیتا ہے۔

☆ جو دلوں کو اپنے عشق و محبت کی لازوال **دولت** سے سرشار کرتا ہے۔

☆ اور اپنے جانثاروں کے دلوں میں ظاہری **اسباب** نہ ہونے کے باوجود انہیں طاغوتی قوتوں سے ٹکرا جانے کا عزم اور **ہمت** پیدا کرتا ہے۔

☆ وہی جو سمندروں کے پانی سے **سحاب** اٹھا کر اپنا بارانِ رحمت ہزاروں میلوں کی مسافت پر پہنچا کر مردہ زمین کو **زندگی** بخشتا ہے۔

☆ **اسی نے** اپنے اس ناچیز بندے کے مردہ **دل** کو اپنے عشقِ کرم کے قطرے سے **زندہ** فرمایا۔ اسے شعورِ حیات بخشا اور مقصدِ حیات سے نوازا۔

☆ اور پھر اسے مطلوبہ **صلاحیتوں** سے نواز کر اصلاحِ امت کے اس کارِ **خیر** کے لئے کھڑا کر دیا۔

☆ پھر اپنے کچھ خاص بندوں کے دلوں کو اس عظیم کام (تفہیم ترجمۂ قرآن) کی **اشاعت** کی طرف راغب کر دیا اور انہیں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا **عظم** عطا فرمایا۔

جب چلے تھے طرف منزل تو **اکیلے** تھے۔ رفتہ رفتہ دوستوں کا **کارواں** بنتا گیا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و تب علينا انك انت التواب الرحيم آمین

فہرست

پیش لفظ

اپنی کم علمی اور کج فہمی کے باوجود تفہیم ترجمۂ قرآن مرتب کرنے کے بعد اللہ رب العالمین کے ہر چیز پر قادرِ مطلق ہونے پر میرا ایمان و یقین مزید مستحکم ہوا۔ یقیناً یقیناً سب تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں جسے کن فیکون کی عظمتیں اور شرف حاصل ہے۔ جو بندوں کو تخلیق فرما کر ان کا چناؤ کرتا ہے اور انہیں اپنے پسندیدہ کاموں پر مامور فرماتا ہے۔

اَن گنت درود و سلام اللہ کے محبوب ترین بندے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے حقِ رسالت ادا کر دیا۔ اور ہمارے دلوں کو نورِ ہدایت سے جگمگایا۔ تاکہ ہم اس نور سے اندھیروں کو ہٹائیں اور اجالے پھیلائیں۔ میری یہ کوشش جس کا ثمر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بلاشبہ میری شب و روز کی ان التجاؤں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے جو اس رب العالمین نے مجھ سے کروائیں پہلے مجھ سے امتِ مسلمہ کے لئے بڑی خیر کی دعا منگوائی پھر خود ہی اس خیر کا مفہوم سمجھایا۔ اور پھر اس ناچیز کو فہم القرآن کی تعلیم پر مامور فرمایا۔

وہ دن یقیناً میری زندگی کا ناقابلِ فراموش دن تھا جب میں اپنے استادِ محترم فرخ لوہانی صاحب کے چالیس روزہ فہم القرآن کورس میں شامل ہوا۔ پھر دوسرے کورس میں شرکت کی سعادت حاصل کی پھر خود اس عظیم اور بابرکت کام کے کرنے کا عظم کیا۔ آج تفہیم ترجمۂ قرآن جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کے محرک استاد محترم ہی ہیں۔ جب وہ رہنمائے ترجمۂ قرآن لکھ رہے تھے تو میں نے اس کارِ خیر میں اپنے شب و روز کو وقف کیے رکھا۔ اس کتاب میں انہیں کے اسلوب، بنیادی مواد کو مفید اضافوں کے ساتھ اپنایا گیا ہے۔ ان اضافوں میں کتاب کا حصہ اوّل حصہ دوم کے ابتدائی پانچ اسباق اور حصہ سوم شامل ہیں۔

میں اس کتاب کی نظرِ ثانی کرنے والے جناب استاد فصیح اللہ صاحب (معھد اللغۃ العربیۃ لاہور)، استاد محمد شفیع طاہر صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی، خطیب جامع مسجد طیبہ) اور محترم سمیع اللہ صاحب، کمپوزر انتظار احمد اور اپنے روحانی بیٹے اویس صدیق سلیمی کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اویس بیٹے نے تو اس کارِ خیر کو دوسرے دنیاوی کاموں پر ترجیح دینے کا ریکارڈ قائم کر دکھایا۔

اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں جس دلچسپی کا اظہار انتظامیہ جامع مسجد عسکری ہاؤسنگ کمپلیکس اور اس کے دیگر نمازیوں نے کیا وہ یقیناً انتہائی قابلِ تحسین جزبہ تھا۔ اس مادہ پرستی کے دور میں اللہ کے ایسے بندوں کا وجود انسانیت کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ اشاعتِ کتاب کے سلسلے میں میں ان کا انتہائی مشکور ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اس کارِ خیر کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

حصہ اول

قرآن حکیم کے بارے میں بنیادی معلومات

کچھ اس کتاب کے بارے میں

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ کتاب قرآن کو سمجھ کر پڑھنے اور پڑھانے کے لئے مرتب کی گئی ہے۔ اور ہمارے چالیس روزہ ترجمہ قرآن کورس کی نصابی کتاب ہے۔اس کورس کا نصاب قرآنِ حکیم کی چوالیس (۴۴) آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ۲۶ آیات سورہ فرقان کے آخری حصے سے لی گئی ہیں۔اور باقی ماندہ ۱۸ آیات سورہ حجرات کی ہیں جو پوری اس نصاب میں شامل ہے۔ چونکہ ان آیات میں عربی گرامر کے بیشتر قواعد وضوابط استعمال ہوئے ہیں لہٰذا ان آیات کا انتخاب بطورِ نصاب عمل میں لایا گیا ہے اس نصاب کی خوبیاں دو طرح کی ہیں۔

(الف) تدریس کے لحاظ سے

(۱) چونکہ ان آیات میں زیادہ تر ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو اردو زبان میں بھی انہی معنی کے ساتھ بولے جاتے ہیں لہٰذا طلبا کو ان کے معنی سمجھنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

(۲) نصاب کی ان آیات میں گرامر کے قواعد اسی ترتیب سے آئے ہیں جس ترتیب سے ان کا پڑھانا ضروری ہے۔اگر پڑھانے میں اس ترتیب کا لحاظ رکھا جائے تو طلبا کو انہیں سمجھنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔عربی گرامر میں سب سے آسان قاعدہ فعل ماضی کا ہے۔لہٰذا سب سے پہلے فعل ماضی ہی پڑھایا جانا چاہیے۔ پھر اس کا سب سے پہلے پڑھانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے بعد فعل مضارع پڑھانا ہوتا ہے جو ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بعد فعل امر پڑھایا جاتا ہے جو فعل مضارع سے بنتا ہے۔

(۳) پھر ان آیات میں قواعد کئی بار دہرائے گئے ہیں۔اور بار بار کی دہرائی سے طلبا کو یہ قواعد با آسانی یاد ہو جاتے ہیں۔

(ب) حصولِ ہدایت کے لحاظ سے

سورہ فرقان میں عباد الرحمٰن کی صفات بیان ہوئی ہیں جب کہ سورہ حجرات میں معاشرے میں نفرت کی آگ بھڑکا دینے والی اخلاقی برائیوں (اخلاقِ مذمومہ) کی نشان دہی کی گئی ہے۔لہٰذا اگر کوئی اپنا تزکیہ کر کے اپنے آپ کو سدھارنا چاہے تو ان آیات میں اس کے لئے مکمل رہنمائی اور نورِ ہدایت موجود ہے۔

کتاب کے آغاز میں قرآنِ حکیم کا مفصل تعارف دیا گیا ہے۔ قرآن کی کہانی اللہ تعالیٰ کی زبانی میں بنی آدم کی داستاں اور اس کی کارستانیاں بیان کرنے کے بعد قرآن کے موضوع اس کے مرکزی مضمون اور اس کے مقصدِ نزول کی وضاحت بڑے خوبصورت انداز میں کی گئی ہے۔اس کے بعد فضائلِ قرآن پر مقالہ ہے۔ پھر ایک مضمون قرآن فہمی کی ضرورت پر لکھا گیا ہے۔جس میں قرآنی آیات اور احادیثِ صحیحہ کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کو سمجھنا کیوں ضروری ہے۔

پھر ایک مقالہ **اے لوگو تم کہاں جا رہے ہو** کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔ جو پوری انسانیت کو قرآن کی **ہدایت** کی طرف بلاتا ہے۔ اس کے بعد **وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر** ایک ایسا مضمون ہے جو دلائل کی روشنی میں ثابت کرتا ہے کہ قرآن پر **عمل** کرنے والوں ہی کو دنیا میں **عزوشرف** ملا کرتا ہے اور بالآخر وہی لوگ **فلاحِ** دارین حاصل کر پاتے ہیں۔

کتاب کا حصہ سوم سورۃ البقرۃ کے تقریباً **۸۵۲** کلمات کی تفصیلات کی بحث پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کا **مادہ** (حروفِ اصلی)، **باب**، ان کی **ترکیب** (وہ ماضی ہے، مضارع ہے یا امر ہے یا ماضی مجہول ہے یا مضارع مجہول) اور ان کے **معنیٰ** کی تفصیلات درج ہیں۔ جدول میں ماضی، مضارع اور امر کے لئے تین خانے بنائے گئے ہیں جو **خالی** چھوڑ دیئے گئے ہیں تاکہ طلبا ان کو بذاتِ خود پر کریں۔ جو طلبا اس پر قادر **نہ** ہوں ان کے لئے **دلیل کلمات سورۃ البقرۃ** کے تحت سب سے آخری باب مرتب کیا گیا ہے جہاں انہیں اس کا **جواب** مل جائے گا۔ یہ کاوش ان حضرات کے لئے کی گئی ہے جو اس کورس کو ختم کرنے کے بعد **مدرس کورس** میں شمولیت اختیار کرنا چاہتے ہوں۔

ترجمۂ قرآن کورس صرف چالیس روز میں کیسے؟

ہماری ترجمہ کلاس کا دورانیہ چالیس روز ہوتا ہے جس کے نتیجے میں الحمدللہ پچاس سے **ستر فیصد** قرآن کا ترجمہ سمجھنے کی صلاحیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ چالیس روز ایک گھنٹہ کی کلاس کے حساب سے پورا کورس چالیس گھنٹے کا بنا۔ یہ چالیس گھنٹے سکول کی روزانہ **چھ** گھنٹے کی پڑھائی کے حساب سے تقریباً سات روز بنتے ہیں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اگر کوئی درمیانی ذہانت کا آدمی (جس کی تعلیم مڈل تک ہو) اس کورس کو پوری **دلچسپی** سے مکمل کرلے تو وہ قرآن کریم کے **۵۰** تا **۷۰** فیصد مفہوم کو سمجھ لینے کی **صلاحیت** حاصل کر سکتا ہے یہ بہت بڑا دعویٰ ہے۔ جسے ذہن آسانی سے تسلیم نہیں کرتا کہ اتنے مختصر عرصہ میں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اس کے بارے میں چند ایک **وضاحتیں** پیش خدمت ہیں۔

خالقِ کائنات جس نے قرآن کریم نازل فرمایا اس کا فرمان پیش خدمت ہے۔

اور ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنا دیا ہے۔ تو کوئی سوچنے سمجھنے والا ہے (جو اسے سمجھے)؟

(**سورۃ القمر** آیت نمبر ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

آخر اس آیت کو ایک ہی سورت میں چار بار کیوں دہرایا گیا۔ کیا اس کا **ایک بار** اتار دینا کافی نہ تھا؟ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ لوگ اس قرآن کو بہت زیادہ **مشکل** سمجھنے لگ جائیں گے۔ شیطان تو شیطان بڑے بڑے علماء بھی یہ کہنے لگ جائیں گے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا اور سمجھنا تمہارے **بس** کی بات نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو اس **حقیقت** کو چار بار دہرانا پڑا۔

عربی زبان انتہائی آسان کیوں ہے اس کی چند ایک وجوہات پیشِ خدمت ہیں۔

(۱) یہ انتہائی منظم اور مرتب زبان ہے۔ اس کے اصول وضوابط دو جمع دو برابر چار کی طرح کے ہیں۔

(۲) اس میں اسم ضمیر فعل کے اندر ہی موجود ہوتا ہے۔ مثلاً

دَخَلَ = وہ داخل ہوا۔

صَبَرْتَ = تو صبر کرتا ہے یا تو صبر کرے گا۔

(۳) اس میں صرف زیر، زبر اور پیش کی تبدیلی سے فقرے کا مطلب مکمل طور پر تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

صَبَرْتُ = میں نے صبر کیا۔

صَبَرْتَ = تو ایک مرد نے صبر کیا۔

صَبَرْتِ = تو ایک عورت نے صبر کیا۔

(۴) اس زبان میں معنی حتمی ہوتے ہیں اور اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔

(۵) کلامِ الٰہی ہونے کی وجہ سے اس کا حفظ کرنا آسان ہے۔

(۶) قرآنِ کریم کے بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو کہ ہماری اردو زبان میں بھی بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قرآن میں تم کا بارہا استعمال ہوا ہے اردو میں بھی ''تم'' کا استعمال ہوتا ہے۔ عربی اور اردو دونوں میں تم کا معنی تم ہی ہے۔ اسی طرح عربی میں کثیر کا معنی زیادہ ہے۔ اردو میں بھی اس کے یہی معنی ہیں۔ ایسے الفاظ کی لسٹ بہت طویل ہے۔ مثلاً

ماحول، منادی، اجتناب، عقل، ارادا، عمل، مرض، حب، ولی، مولا، اکثر، لعنت، ظلم، طغیان، رسالت، فساد، فتنة، انہار، بحر، برّ، صالح، فاسق، کافر، توبة، رسل، صدیق، ولی، حق، باطل، مصلی امام، دین، قوم، والد، عبادت، حرام، عباد، اسم، فواحش، سلطان، امت، اصلاح، ارض، علم، هدایت، اسلام، شی، صادق، امین، مال، اولاد، جهاد، قلب، اکرم، اکبر، اصغر، قبائل، خلق، رحیم، میت، غیبت، کثیر، القاب، فسق، خیر، اخوت، عدل، امر، حتٰی، فضل، نعمت، طاعت، نادم، فاسق، بصر، سماعت، امتحان، شعور، قول، وجوه، اجر، مریض، حرج، قبل، بعد، حسد، فواحش، ملك، مالك وغیرہ قرآن کے الفاظ ہیں جو اردو میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

(۷) ایک اپنا ذاتی مشاہدہ پیش خدمت ہے جس سے اندازہ لگانا بہت آسان ہو جائے گا کہ عربی زبان کس قدر آسان ہے۔ ایک بار میں نے ایک چالیس روزہ ترجمہ قرآن کورس کرواتے ہوئے دو ایسے طلباء کا انتخاب کیا جنہیں عربی زبان کے بارے میں کوئی بنیادی معلومات حاصل نہ تھیں۔ نہ ہی انہوں نے سکول میں عربی پڑھی تھی۔ کورس کے ابتدائی پانچ چھ لیکچر دینے کے بعد میں نے انہیں سورۃ ابراہیم کی ابتدائی آیات

کا اردو میں ترجمہ کرنے کو کہا۔ میں اس وقت حیرت زدہ رہ گیا جب انہوں نے ۵۰ فیصد آیات کا ترجمہ درست کر دکھایا۔ یہ دیکھ کر زبان سے سبحان اللّٰہ وبحمدہ کے کلمات نکلے اور اپنے اوپر اپنے رب کریم کے اس انکشاف پر اس کا شکر ادا کرنے لگا اس کے بعد سے مجھے یہ شرح صدر ہو گیا بلکہ ایمان نے عین الیقینی کے مراحل طے کروانے کے بعد مجھے اس حقیقت کو حق ماننے اور منوانے پر کھڑا کر دیا کہ واقعی اس قرآن کو اللہ تعالیٰ نے سمجھنے کے لیے بہت آسان بنایا ہے مگر ہم خود ہی اس کی سمجھ حاصل کرنے سے گریزاں ہیں۔ اور ہماری کم کوشی اور غفلت ہی اسے نہ سمجھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ہمارا طریقۂ تدریس

مختلف جامعات سے فارغ ہونے والے طلباء کو درس نظامی کا کورس کرنے کے لیے آٹھ سال کا طویل عرصہ درکار ہوتا ہے اتنا طویل عرصہ انتہائی مشقت سے پڑھنے کے بعد پھر کہیں ان میں قرآن کا ترجمہ کرنے اور قرآن کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر عربی گرائمر انہوں نے پڑھی ہوتی ہے ہم اپنے ترجمۂ قرآن کورس میں اس کا تقریباً ۷۵ فیصد حصہ پڑھا دیتے ہیں اور اتنے آسان، عام فہم انداز میں پڑھاتے ہیں کہ طلباء کو کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ہمارے طریقہ تدریس کے بارے میں مفصل تعارف پیش خدمت ہے۔

(۱) عربی گرامر کی اصطلاحات خاصی مشکل ہیں۔ مثلاً ثلاثی مجرد، ضمائرِ متصلہ اور ضمائرِ منفصلہ وغیرہ۔ جن سے عام لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔ پھر انہیں یاد کرنا عام آدمیوں کے بس کی بات بھی نہیں ہوتی۔ ہم نے ان مشکل اصطلاحات کا استعمال سرے سے نہیں کیا۔ بلکہ ان کا ترجمہ کر کے ان کی جگہ متبادل الفاظ استعمال کیے ہیں۔ مثلاً ثلاثی مجرد کو ہم صرف تین حروفوں والا ماضی کہہ کر پڑھاتے ہیں۔ اور ثلاثی مزید کو تین سے زائد حروف والا ماضی کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسم نکرہ اور اسم معرفہ تک کے لیے عام اسم اور خاص اسم کے نام استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۲) جامعات میں عموماً عربی سکھلانے کے لیے فعل ماضی، فعل مضارع ماضی مجہول ور مضارع مجہول کی گردانوں کو رٹایا جاتا ہے پھر ہر ایک گردان کے چودہ صیغے ہیں ان گردانوں کو رٹا لگا کر ازبر کر لینا طلباء کے لئے نہایت مشکل مرحلہ ہوتا ہے اکثر طلبا انہیں یاد نہیں کر سکتے۔ بعض طلباء تو ثلاثی مزید کو نہ سمجھ سکنے کی بنا پر اپنی تعلیم تک کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ ہم ان چودہ صیغوں کو رٹا نہیں لگواتے مگر بڑی حکمت سے طلباء کو یاد کرا دیتے ہیں اور یہ گردانیں انہیں علامات کی مدد سے باآسانی یاد ہو جاتی ہیں۔

(۳) عموماً اساتذہ طلباء کو بہت زیادہ ہوم ورک دے دیتے ہیں۔ ہم اپنے طلباء کو قطعاً کوئی تحریری کام اور مشقیں گھر سے

حل کر کے لانے کے لیے نہیں دیتے۔ بلکہ انہیں دوران کلاس ہی سبق یاد کروانے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔

(۴) طلباء کو یاد کروانے کے لیے ہم بار بار دہرائی کا گُر استعمال کرتے ہیں۔ ماہرین تعلیم کی رائے کے مطابق اگر آپ کسی تحریر کو صرف ایک بار پڑھتے ہیں تو اس کا ۱۰% حصہ آپ کے ذہن میں رہ جائے گا۔ جب اسے دوبارہ پڑھیں گے تو اس کا ۲۵% حصہ آپ کے ذہن میں رہ جائے گا۔ اور کئی بار دہرانے سے سارے کا سارا مواد ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔ ہم پچھلے اسباق میں پڑھے گئے قواعد اور علامات کو اتنی بار دہراتے ہیں کہ وہ طلباء کو با آسانی حفظ ہو جاتے ہیں۔

(۵) ہم طلباء کو ان کی تعلیمی صلاحیت کو مدنظر رکھ کر پڑھاتے ہیں۔ اگر طلباء میں کم تعلیمی صلاحیت والے افراد بھی ہوں تو پہلے ان کی کمزوری دور کی جاتی ہے۔ پھر آگے پڑھایا جاتا ہے تاکہ مضبوط بنیادوں پر پائیدار عمارت استوار ہو سکے۔

(۶) ہم طلباء کو عربی گرامر توجیہات اور مناسبات کا ادراک دے کر پڑھاتے ہیں۔ اس طرح انہیں مشکل ترین قواعد انتہائی آسانی سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

(۷) ہم انہیں یاد کرنے کے گُر (Tips) بتاتے ہیں جن کے ذریعے وہ اسباق کو با آسانی یاد کر لیتے ہیں۔

(۸) ہم طلباء کو پڑھاتے وقت قرآنی آیات کی مثالیں دے کر پڑھاتے ہیں۔

(۹) ہم اپنی زیادہ توجہ طلبا کو فعل ماضی اور مضارع میں ماہر بنانے پر صرف کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں ماضی اور مضارع کا استعمال بہت کثرت سے ہوا ہے۔

علامات کا کرشمہ

ہم طلباء کو ضمائر اور علامات کی تختیوں کی مدد سے اس انداز سے پڑھاتے ہیں کہ انہیں عربی زبان کو سمجھنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ وہ مخصوص علامات جن کی مدد سے پڑھایا جاتا ہے درج ذیل ہیں۔

(۱) ضمائر کی پہلی تختی **ھا** کی تختی کہلاتی ہے۔ اس کے درج ذیل پانچ صیغے ہیں۔

(ہٗ-ہٗ-ہٗ) - هَا - هُمَا - هُمْ - هُنَّ

ک کی تختی کے بھی پانچ صیغے ہیں۔

كَ - كِ - كُمَا - كُمْ - كُنَّ

تا کی تختی کے درج ذیل صیغے ہیں۔

تَ - تِ - تُمَا - تُمْ - تُنَّ - تُ - تُ

اور **اَنْتَ** کی تختی درج ذیل صیغے ہیں۔

اَنْتَ - اَنْتِ - اَنْتُمَا - اَنْتُمْ - اَنْتُنَّ

طلباء کو ان تمام تختیوں کے استعمالات مثالیں دے کر پڑھائے جاتے ہیں۔

(۲) ان تمام تختیوں کو مختلف اسباق میں بطور **قاعدہ** پڑھاتے ہوئے **نمبر** دے دیے گئے ہیں۔ آئندہ اسباق میں جہاں کہیں کوئی تختی استعمال ہوتی ہے اس کے ساتھ اسکا **قاعدہ نمبر** بھی درج کر دیا جاتا ہے۔ تا کہ بار بار کی یاد دہانی سے قواعد حفظ ہو جائیں۔ مثال کے طور پر ایک قاعدہ ملاحظہ فرمائیں۔

جب عام اسم کے فوراً بعد خاص اسم آ جائے تو پہلے اسم میں بیان کی گئی چیز خاص اسم کی طرف **منسوب** ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں پہلے اسم کو **مضاف** اور دوسرے کو **مضاف الیہ** کہتے ہیں۔ مثلاً

كِتَابُ اللّٰهِ = اللہ کی کتاب۔

يَوْمَ الْفَصْلِ = فیصلے کا دن۔

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ = آخرت کا عذاب۔

اسی طرح ایک اور قاعدہ ملاحظہ فرمائیں کہ جب دو عام اسم یا دو خاص اسم اکٹھے آ جائیں تو دوسرا اسم پہلے اسم کی **صفت** بیان کرے گا۔ ایسی صورت میں پہلا اسم موصوف کہلاتا ہے اور دوسرے اسم کو صفت کہتے ہیں۔ مثلاً

وَلَدٌ صَالِحٌ = نیک لڑکا۔

اَجْرٌ عَظِيْمٌ = بڑا اجر۔

قَمَرًا مُّنِيْرًا = چمکتا ہوا چاند۔

اَلْكِتَابُ الْجَدِيْدُ = جدید کتاب۔

(۳) **وا، ون، ین، ات** علاماتِ **جمع** ہیں اور یہ کلمات کے آخر میں **جڑی** ہوئی آتی ہیں۔

(۴) اسی طرح **ا، ان** اور **ین** علاماتِ **تثنیہ** ہیں۔ جو واحد سے تثنیہ بنانے کے کام آتی ہیں۔

(۵) **ی، ت، ا** اور **ن** علاماتِ **مضارع** ہیں۔ ان کی مدد سے فعل ماضی سے فعل مضارع بنایا جاتا ہے۔

(۶) **ۃ، یٰ، اء، ات** علاماتِ **تانیث** ہیں۔ جن میں سے **ۃ، یٰ، اء** واحد کی علاماتِ تانیث ہیں جبکہ **ات** جمع کی علامتِ تانیث ہے۔

(۷) **فَعَلَ، فَعِلَ** یا **فَعُلَ** کے وزن پر آنے والے کلمات **تین حرفی فعل ماضی** ہوں گے اور ان کا ترجمہ صیغہ واحد غائب مذکر سے کیا جائے گا۔ لہٰذا مندرجہ بالا اعراب والے تین حروف پر مشتمل کلمہ کو دیکھتے ہی سمجھ لیں کہ وہ فعل ماضی ہے۔ مثلاً

فَعَلَ = اس نے کیا۔

جَعَلَ = اس نے بنایا۔

سَمِعَ = اس نے سنا۔

(۸) عربی زبان میں **فَعَلَ** مختلف کلمات کو جانچنے کی بنیادی اکائی (وزن) ہے۔ اس میں کچھ حروف کے اضافے سے **فَعَلَ** کے

نئے اوزان (چار تا چھ حرفی فعل ماضی) بنتے ہیں۔لیکن ان کا ترجمہ فعل ماضی صیغہ واحد غائب مذکر ہی سے کریں گے۔مثلاً

(۱) فَعَلَ میں ا کے اضافے سے فَاعَلَ مثلاً

قَتَلَ سے قَاتَلَ

(۲) فَعَلَ میں ا کے اضافے سے اَفْعَلَ مثلاً

خَرَجَ سے اَخْرَجَ

(۳) فَعَلَ میں ا، ت کے اضافے سے اِفْتَعَلَ مثلاً

مَحَنَ سے اِمْتَحَنَ

(۴) فَعَلَ میں ت، ا کے اضافے سے تَفَاعَلَ مثلاً

عَرَفَ سے تَعَارَفَ

(۵) فَعَلَ میں است کے اضافے سے اِسْتَفْعَلَ مثلاً

غَفَرَ سے اِسْتَغْفَرَ

(۶) فَعَلَ میں ع۔ کلمہ کے اضافے سے فَعَّلَ مثلاً

زَيَنَ سے زَيَّنَ

(۸) اسباق میں کسی فعل کے آنے پر اس کی وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ کون سا فعل ہے۔ ماضی ہے یا مضارع یا فعل امر۔اس کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جہاں ماضی آیا ہے اس کے ساتھ اس کا مضارع اور مضارع کے ساتھ اس کا ماضی بھی لکھ دیا جائے تاکہ ماضی اور مضارع کی تکرار سے طلبا کے ذہنوں میں ان کی پہچان مستحکم ہو جائے۔ پھر اگر کہیں صرف فعل امر آیا ہے۔تو وہاں اس کا فعل ماضی اور فعل مضارع لازمی دیا گیا ہے۔

(۹) کتاب کے حصہ سوم میں سورة الفاتحة اور سورة البقرة پر بصورت جدول ایک باب باندھا گیا ہے۔جس میں ان سورتوں کے کلمات آیت نمبر کے حوالہ سے درج کیے گئے ہیں۔کتاب کے اس حصے میں سورة البقرة کے تقریباً ۸۵۲ کلمات درج کئے گئے ہیں۔ان کلمات کا مادہ (حروف اصلی) اس کے معنی اور باب، کلمہ کی ترکیب، نیز اسکے معنی درج کر دیئے گئے ہیں۔جدول میں ماضی، مضارع اور فعل امر کے خانے بنا کر خالی چھوڑ دیئے گئے ہیں۔طلباء کو چاہیے کہ کلمہ کے مادہ سے ازخود ماضی بنائیں اور اسے اسکے خانہ میں درج کریں۔ پھر ازخود ماضی سے مضارع اور فعل امر بنا کر جدول میں متعلقہ خانے میں درج کریں۔

(۱۰) کتاب کے آخر میں طلباء کی سہولت کے لیے ان کلمات کے ماضی، مضارع اور فعل امر بنا کر "دلیل کلمات سورة البقرة" کے تحت لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ طلباء انہیں دیکھ کر اپنے کام کی تصحیح کر سکیں۔لیکن پہلے ازخود بنانے کی کوشش کریں۔تاکہ ان کی خوداعتمادی میں اضافہ ہو سکے۔

کمپیوٹر کوارڈینیٹر سے معلم ترجمۂ قرآن تک

میں نے ۱۹۷۶ء میں اپنی تعلیم (M.Sc.Hons.Agri) مکمل کی جس کے بعد تقریباً پانچ سال کا عرصہ گورنمنٹ ملازمت کی ۔ اپنا مزاج چونکہ معلمانہ تھا۔لہٰذا گورنمنٹ سروس کے دوران بھی خاصا غیر مطمئن رہا۔۱۹۷۸ء میں کلاس ون گزٹڈ آفیسر گریڈ-۱۷ کی ملازمت کے دوران یہ معلمانہ مزاج خوب عروج پر تھا۔ پھر یہ شوق جنون کی حد تک جا پہنچا۔لہٰذا جب بھی کسی ہائی سکول کے پاس سے گزرتا تو وہاں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان سے ملاقات کرتا اور ان سے اپنی معلم بننے کی خواہش کا اظہار کرتا۔ وہ میری اس خواہش پر تعجب کا اظہار فرماتے اور کہتے کہ ہمیں پڑھانے کے لئے وہ حضرات ملتے ہیں جو بادلِ نخواستہ ٹیچر بنے ہوئے ہوتے ہیں۔اگر قوم کو آپ جیسے پڑھانے کا ذوق وشوق رکھنے والے معلم مل جائیں تو یہ بہت جلد اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری دلی مراد پوری کر دی اور مجھے ۱۹۸۱ء میں ان سروس ٹریننگ انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان میں بطورِ معلم ملازمت مل گئی۔

۱۹۸۲ء میں میں ڈپٹی کنٹرولر امتحانات تھا ۔ کہ سالانہ امتحانات میں ہمارے ہی استادِ محترم کنٹرولر امتحانات بن کر آئے ۔ ان کے ساتھ وقت بہت اچھا گزرتا تھا۔ مختلف موضوعات زیر بحث بنے رہتے تھے ۔ایک روز کہنے لگے کہ تم یہاں گورنمنٹ سروس میں صرف ۳۲۰۰ روپے ماہانہ تنخواہ میں کیسے گزارہ کر رہے ہو۔ میں نے کہا پھر کیا کروں۔ کہنے لگے کسی شوگر مل میں جاب کی کوشش کرو وہاں اس سے کئی گنا زیادہ تنخواہ مل جائے گی پوچھا وہ کہاں۔ کہنے لگے شوگر ملیں زیادہ تر سندھ (بدین) کے علاقے میں ہیں۔اللہ نے ذہن میں ڈالا کہ جب سمندر کے کنارے پر جانا ہے تو پھر سمندر پار کی کوشش کیوں نہ کی جائے۔اگر مشرق وسطیٰ (سعودی عرب) میں جاب مل جائے تو زندگی کا لطف آ جائے۔دنیا بھی مل جائے گی اور آخرت بنانے کا موقع بھی مل سکے گا۔میں نے کہا ذرا اس بارے میں میری رہنمائی فرمائیں کہنے لگے مجھے وہاں کی یونیورسٹیوں کے ایڈریس تو معلوم نہیں آپ اندازے سے یونیورسٹی آف مکہ، یونیورسٹی آف مدینہ، یونیورسٹی آف ریاض کے ایڈریس سے خط وکتابت کر کے قسمت آزمائی کر دیکھیں۔ میں نے ایسا ہی کیا ایک ایڈریس صحیح نکلا اور یوں میں یونیورسٹی آف ریاض (جامعہ ملک سعود) میں بطور کمپیوٹر کوارڈینیٹر تعینات ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ ۱۹۸۹ء میں وہاں سے استعفیٰ دیا پاکستان آکر کچھ دیر آرام کیا پھر ذریعہ معاش پر غور وفکر میں لگ گیا۔ آخر کار تین سال بعد اللہ نے ذہن میں ڈالا کہ یہاں بھی اسی نقطۂ نظر (دنیا اور آخرت کی کامیابی) کو مدنظر رکھ کر تعلیمی ادارہ بنالو۔لہٰذا ۱۹۹۳ء میں ایک ہائی سکول کی بنیاد

رکھی۔ اس ادارے کا مقصد بچوں کو ان کے مقصدِ زندگی سے متعارف کروانے کے بعد انہیں ایک متقی اور محبِ وطن شہری بنانا تھا۔ سکول کی بڑی کلاسز کو پڑھانے سے میری معلمانہ صلاحیتوں کو مزید ترقی ملی۔ اس دوران مجھے عربی اور ترجمۂ قرآن سیکھنے کے کئی ایک مواقع میسر آئے۔ عربی زبان سیکھنے کا ایک ڈپلومہ بھی حاصل کیا تاہم میں اپنی کوششوں اور کاوشوں سے مطمئن نہ تھا اور اکثر اوقات اللہ تعالیٰ سے استدعا اور التجا کرتا کہ اے اللہ میں اپنی مساعی سے مطمئن نہیں ہوں آپ مجھ سے اصلاحِ امت کا کوئی خصوصی کام لیں۔ آپ نے ہواؤں سے (قوموں کو تباہ کروا کے) اپنے دین کا کام لیا آپ نے پتھروں سے اور پانی (طوفانِ نوح) سے کام لیا آپ نے لکڑیوں (عصائے موسیٰؑ) سے اپنے دین کا کام لیا۔ ابن آدم کو آپ نے اپنے کلام مجید میں احسنِ تقویم قرار دیا ہے آپ مجھ سے اپنے دین کا کوئی ایسا کام لیں جس سے امتِ مسلمہ کو بہت بڑی خیر میسر آجائے اور پھر یہ التجائیں کرتے کرتے آنکھیں بھیگ جاتیں یہ کیفیت کافی لمبے عرصے تک رہتی جو بعد ازاں ایک تسکینِ قلب (سکینہ) میں تبدیل ہو جاتی۔

یکم اپریل ۲۰۰۷ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ کا دن میری زندگی میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا اور میں نے ایک ۴۰ روزہ ترجمۂ قرآن کورس میں شمولیت اختیار کر لی۔ میرے انتہائی قریبی دوست اقبال شاہد صاحب نے مجھے اس کلاس کی خبر پہنچائی۔ اپنے استادِ محترم جناب فرخ لوہانی صاحب سے ترجمۂ قرآن کلاس پڑھنے کے بعد مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ میں یہ کام بطریقِ احسن کر سکتا ہوں اور اس فہم القرآن کورس کو سیکھنے والوں کے لئے مزید آسان بنا سکتا ہوں لہٰذا میں دن رات فہم القرآن کورسز کے اجرا اور ان کی تدریس میں اپنی صلاحتیں صرف کرنے لگا۔ ترجمۂ قرآن کورس کروانے کے حوالے سے میں جہاں بھی گیا۔ بہت پزیرائی ملی اور بھرپور تعاون حاصل ہوا۔ یہ اس کی علامت تھی کہ اس کام میں اللہ کی خصوصی مدد شامل ہے۔ مجھے اس کام میں انتہائی تسکینِ قلب محسوس ہونے لگی جو اس بات کی دلیل تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ترجمۂ قرآن کی تدریس کے اس مبارک کام کے لئے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا میں اسے تمام کاموں پر ترجیح دینے لگا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ گرائمر کے مشکل ترین قواعد کو آسان انداز میں سمجھانے اور پڑھانے میں مجھے لطف آنے لگا۔ ہر نیا کورس میرے تجربے اور مہارت میں اضافہ کرتا چلا گیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک انتہائی عاجز بندے کو اپنی آیات پڑھانے اور سکھانے کی سعادت عطا فرمائی۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری دعاؤں اور التجاؤں کا مجھے یہ صلہ ملنے والا ہے۔ بسا اوقات دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ احساس ابھرنے لگتا ہے کہ اے میرے رب کریم اگر یہ بندۂ ناچیز ساری زندگی بھی اپنا سر سجدے میں رکھ کر آپ کے اس انعام اور فضل کا شکر ادا کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کر سکتا۔

ایں سعادت زورِ بازو نیست

قرآن حکیم کا تعارف

قرآن کے لغوی معنی

امام شافعیؒ فرماتے ہیں قرآن اسم غیر مشتق ہے۔ جس طرح توریت، زبور اور انجیل غیر مشتق ہیں۔ قرآن نام ہے اللہ کے پاک کلام کا، جو نبی ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بعض علماء کرام کے مطابق لفظ قرآن **قرن** (ملانا) سے نکلا ہے۔ اس لحاظ سے اس کے ایک معنی تو یہ بنتے ہیں کہ قرآن بندوں کے اللہ سے تقرب کا ذریعہ ہے اور یہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی **ملاقات** کا ذوق وشوق پیدا کرتا ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ چونکہ قرآن میں آیات، رکوع اور سورتیں ایک دوسرے سے **ملی** ہوئی ہیں اس لیے اسے قرآن کہا جانے لگا۔

بعض علماء قرآن کو **قری** (جمع کرنا) سے مشتق مانتے ہیں اور بعض علماء کے نزدیک قرآن **فُعْلَانْ** کے وزن پر ہے۔ جس کا مادہ **قرء** (پڑھنا) ہے ۔ اور مفعول کے معنوں میں استعمال ہوا ہے گویا قرآن کے معنی ہوئے **پڑھا گیا** یعنی جو بہت زیادہ پڑھا جائے یا جس کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ قرآن خود اس معنی کی تائید کرتا ہے۔ قرآن کی تدوین کے زمانے سے لے کر آج تک دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآنِ مجید ہی ہے۔

اصطلاحی معنی

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

بیشک اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے **ذمہ** ہے۔

(**سورۃ القیامۃ** آیت نمبر ۱۷)

قرآن حکیم وہ کلامِ الٰہی ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ یہ مصاحف میں لکھا ہوا ہے۔ نقلِ متواتر کے ساتھ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ جس میں **شبہ** کا قطعاً کوئی امکان نہیں۔

اسمائے قرآنِ حکیم

عربی زبان میں کسی چیز کے ناموں کی **کثرت** اس کی اہمیت وعظمت پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن حکیم کے بہت سے اسمائے مبارک ہیں صرف قرآن حکیم میں **پچپن** اسمائے مبارکہ کا ذکر آتا ہے۔ مثلاً نور، فرقان، کتاب مبین، قرآن مجید وغیرہ قرآن حکیم **ایک سو چودہ** سورتوں، تیس اجزاء، **چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ** آیات، **۸۶۴۳۰** کلمات، **۵۴۰** رکوع، سات منزلوں اور بعض علماء کے نزدیک **۳۱۷۶۵۸** جبکہ بعض علماء کے نزدیک **۳۶۴۲۷۱** الفاظ پر مشتمل ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ تعداد **۳۲۲۶۷۱** ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق قرآن

حکیم میں ۵۳۲۲۳ زبریں ۳۹۵۸۲ زیریں ۸۸۰۴ پیشیں اور ۱۰۵۶۸۴ نقاط پائے جاتے ہیں۔

نزولِ قرآن حکیم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قرآن حکیم پہلے بیک وقت پورے کا پورا لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اتار گیا اور پھر ضرورت و مصلحت کے مطابق تھوڑا تھوڑا کر کے نبی کریم ﷺ پر اتارا جاتا رہا۔

کیفیت نزولِ قرآن حکیم

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔

وحِی الٰہی کا نزول نبی کریم ﷺ پر دو طرح سے ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے آنحضرت ﷺ پر اتارتے کہ آپ یہ کام کیجیے۔اس کا حکم دیجیے اور اس کام سے منع کیجیے لیکن اس میں کوئی تعبیر اور مخصوص عبارت نہ ہوتی دوسری صورت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیتے کہ یہ کلام (حکم) ہمارے رسول حضرت محمد ﷺ کو پڑھ کر سنا دو جبرائیل امین علیہ السلام وہ کلام لے کر اترتے اور آنحضرت ﷺ کو سنا دیتے آپ ﷺ اسے یاد فرما لیتے۔

وحی کی یہ دوسری قسم ہی کلام اللہ اور قرآن مجید ہے اور پہلی قسم سنت رسول ﷺ ہے۔

کیفیتِ رسول ﷺ بوقتِ نزولِ وحی

جس وقت نبی ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ اس کے بوجھ کے باعث مشقت اور اعصاب پر دباؤ کی کیفیت محسوس فرماتے جیسا کہ قرآن خود شہادت دیتا ہے۔

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا

بیشک ہم آپ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔

(سورۃ المزمل آیت نمبر ۵)

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت میں ہے کہ نبی ﷺ پر جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے یہ صورت مجھ پر زیادہ گراں گزرتی ہے۔ جب منقطع ہوتی ہے تو میں اسے سمجھ اور یاد کر چکا ہوتا ہوں۔ کبھی فرشتہ کسی آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

بخاری شریف میں احادیثِ صحیحہ کی رو سے باب الوحی میں

آپ پر نزول وحی کی جو کیفیت بیان ہوئی ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ شدت کی سردی کے موسم میں بھی نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے پسینہ اس طرح بہنے لگتا تھا جس طرح کہ زخم سے خون بہہ نکلتا ہے۔

کاتبینِ وحی

الطبقات الکبریٰ اور تاریخ طبری میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ کے حکم سے چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتابت وحی کی خدمت پر مامور تھے ان میں مشہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درج ذیل ہیں۔

چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ۔

جمع وتدوینِ قرآنِ حکیم

قرآن حکیم کی جمع وتدوین کے تین مراحل ہیں۔

پہلا مرحلہ

علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے الاتقان میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی راویت نقل کی ہے کہ جس وقت نبی کریم ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جارہے تھے اس وقت قرآن حکیم ایک کتاب کی صورت میں جمع نہ تھا اور امام خطابی رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ یوں بیان فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کو ایک جگہ مصحف میں اس لیے جمع نہیں فرمایا تھا کہ ممکن ہے کسی آیت کا حکم تلاوت منسوخ ہو جائے۔ لیکن جب آپ ﷺ کی وفات پر وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو اللہ نے خلفاء کے دل میں قرآن کو ایک مصحف میں جمع کرنے کا خیال اور جذبہ پیدا کر دیا۔ کیونکہ اس خیال کا آنا اللہ کے اس سچے وعدہ کی تکمیل کا ایک ذریعہ تھا جو اس نے امت کے لیے قرآن کی حفاظت کا خود ذمہ لے کر کیا تھا۔ اگر چہ قرآن حکیم اس وقت ایک مصحف کی شکل میں جمع نہ تھا لیکن اس عہد مبارک میں قرآن حکیم صرف کھجور کے پتوں، ہڈیوں، جھلیوں اور پتھروں پر ہی لکھا ہوا نہ تھا بلکہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں سے ہزاروں افراد کے سینوں میں بھی موجود تھا۔ اور یہ سارا قرآن اسی ترتیب سے جمع کیا گیا تھا جس ترتیب کے لیے خود سرور کائنات ﷺ صحابہ کو ہدایات جاری فرماتے رہے تھے۔ گویا جس ہستی پر قرآن نازل ہوا تھا وہی بابرکت ہستی مرتب قرآن بھی ہے۔

دوسرا مرحلہ

جمع وتدوین قرآن کے دوسرے مرحلے کا آغاز حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا جیسا کہ بخاری کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کے بعد بلا بھیجا جب میں دربار خلافت میں حاضر ہوا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب ان کے پاس بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظِ قرآن شہید ہوگئے ہیں۔ اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر دوسری جنگوں میں بھی اسی طرح حفاظِ کرام شہید ہوتے رہے تو بہت سا قرآن ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ لہٰذا میری رائے ہے کہ میں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) قرآن جمع کرنے کا حکم دوں۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ جواب دیا کہ ہم اس کام کی ابتداء کیسے کریں جسے رسول ﷺ نے نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ نہایت ضروری اور اہم کام ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں مجھ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کافی بحث و تکرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی اور اس کام کے لیے مجھے پوری طرح اطمینان اور شرح صدر ہوگیا اور میری رائے بھی اب وہی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تھی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"آپ جوان اور عقل مند آدمی ہو آپ پر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جا سکتی نیز آپ عہد رسالت میں کاتب وحی بھی تھے اس لیے میری خواہش ہے کہ آپ قرآن کو ایک جگہ جمع کرنے میں مصروف ہو جاؤ۔" حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا حکم دیتے تو مجھ پر اتنا گراں نہ گزرتا جتنا جمعِ قرآن کا حکم مجھ پر گراں گزرا۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی آخر آپ وہ کام کیوں کرنا چاہتے ہیں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میں نے جو سوچا ہے بخدا وہی بہتر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہت بحث و اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے بھی پوری طرح اطمینان ہوگیا کہ یہ کام کرنا انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے قرآن کو کھجور کے درخت کی چھالوں، پتھر کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا۔ جمع شدہ صحیفے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی وفات تک رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو انہوں نے یہ صحیفے اپنی بیٹی

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیئے۔

تیسرا مرحلہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی شہادت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان خلیفہ ہوئے۔ بہت سے نئے شہر اور ملک مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ تمام مفتوحہ علاقوں میں اصحاب رسول ﷺ دعوت حق لیکر پھیل گئے۔ قرآن حکیم ناظرہ پڑھنے اور حفظ کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ گئی۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان نے تدوین قرآن کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور قطعی صورت دینے کا فیصلہ کرلیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان نے جب اہل عراق اور آذر بائیجان کے مسلمانوں میں قرآن کی قرات کے بارے اختلاف دیکھا تو گھبرا اٹھے اور آکر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان کتاب اللہ میں یوں اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے امت کی خبر لیجئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھجوایا کہ آپ میرے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جمع کردہ صحیفے بھیج دیں ہم ان کی نقلیں کروا کر اصل آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ صحیفے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بھیج دیئے۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ کو مامور کیا کہ وہ صحیفوں سے نقل کر کے قرآن کریم کو کتابی صورت میں جمع کر دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشی حضرات سوائے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تمہارے اور زید رضی اللہ عنہ کے مابین قرآن کی کسی قرآت یا لفظ کے بارے اختلاف ہو تو قریش کی زبان، لہجہ اور تلفظ کو ترجیح دینا۔ کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ جب یہ چاروں حضرات امیر المومنین کے حکم کی تعمیل کر چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے صحیفے ان کو واپس بھجوا دیئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے۔ تم عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھلائی کے سوا کچھ نہ کہو بخدا انہوں نے مصاحف کے بارے میں جو کچھ کیا ہمارے مشورے اور ہماری موجودگی میں کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جمع کردہ مصاحف میں سے مشہور مصحف آج بھی دمشق کی لائبریری میں موجود ہے۔

مکی سورتوں کی خصوصیات

ہجرت مدینہ سے پہلے جو آیات مبارکہ مکہ معظمہ یا کسی اورمقام پر نازل ہوئیں تھیں وہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں ان کی تعداد چھیاسی اور مجموعی طور پر یہ قرآن حکیم کا ۲/۳ حصہ ہیں۔ یہ ۱۲بارہ سال ۵ پانچ ماہ اور ۱۲بارہ دن میں نازل ہوئیں۔

ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(۱) ان میں قیامت کے زلزلہ کے واقع ہونے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے اور اس کے وقوع پذیر ہونے کی نقشہ کشی کی گئی ہے۔

(۲) اللہ کو معبودِ واحد ماننے اور شرک سے برأت پر زور دیا گیا ہے اور اس پر بھرپور دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

(۳) ان میں آخرت میں حساب کتاب ہونے کے بعد جزاوسزا ملنے پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ تاکہ اس کی حقانیت کو ثابت کیا جا سکے۔

(۴) ان میں جنت، دوزخ کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔

(۵) ان میں دین کی تبلیغ کا طریقہ کار اور اسلوب بیان کیا گیا ہے۔

(۶) ان میں صبر وثبات، ہمت، بلند حوصلگی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے پر ابھارا گیا ہے۔ مشکلات میں صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ فتح ونصرت کے وعدوں اور جنت کی بشارتوں سے مومنین کی ڈھارس بندھائی گئی ہے۔

(۷) جن سورتوں میں کَلَّا کا لفظ استعمال ہوا ہے یا جن میں سجدہ ہے وہ سب مکی ہیں۔ الغرض یہ سورتیں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی شانوں کو سمجھنے کے لئے اور دلوں پر اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کی دھاک بٹھانے کے لئے انتہائی موثر ثابت ہوتی ہیں۔

مدنی سورتوں کی خصوصیات

ہجرت مدینہ کے بعد مدینہ منورہ یا کسی اور مقام پر نازل ہونے والی سورتیں اور آیات مبارکہ مدنی کہلاتی ہیں مدنی سورتوں کی تعداد اٹھائیس ہے اور قرآن حکیم کا ۱/۳ حصہ ہیں۔ یہ ۹ سال ۹ ماہ اور ۹ دن تک نازل ہوتی رہیں۔

ان سورتوں میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۱) ان میں مسلمانوں پر فرض کی گئی چیزوں (اوامر) مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قصاص وغیرہ، اور نواہی مثلاً شراب، جوئے اور سود کے احکامات کی وضاحت کی گئی ہے۔

نیز یہ ہمیں بتاتی ہیں کہ

(۲) ذمیوں سے کیسا سلوک کیا جائے؟

(۳) اہل کتاب سے تعلقات کی نوعیت کیا ہونی چاہیے؟

(۴) خلافت کی بھاری ذمہ داریاں کیسے نبھائی جائیں؟

(۵) اللہ کے راستے میں جان، مال سے جہاد کے کون کون سے طریقے ہیں؟

(۶) فتح، شکست، خوشحالی، بدحالی، امن اور خوف میں مناسب اخلاقیات اور رویے کیا ہونے چاہیں؟

(۷) نیز یہ سورتیں اہل کتاب (یہود نصاریٰ)، منافقین، کفار اور مشرکین کو نرمی سے دعوت دینے، سختی سے ملامت اور نصیحت کرنے، عذاب الٰہی سے ڈرانے اور تباہ ہونے والی قوموں کے واقعات سے عبرت دلانے کی تلقین کرتی ہیں۔ انسانوں کو پھر سے اللہ کا سچا اور پکا غلام اور بندہ بنا کر انہیں ظاہری اور باطنی حسن سے آراستہ کرتی ہیں۔ تاکہ لوگ اللہ کے ان بندوں کی شان دیکھ کر ان کی سیرت و کردار پر رشک کریں اور اسے اپنانے کی کوشش کریں۔

حفاظتِ قرآن حکیم

قرآن حکیم دنیا کی تاریخ میں پہلی اور آخری کتاب ہے جس کی حفاظت خود پروردگارِ عالم نے اپنے ذمہ لی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

(سورۃ الحجر آیت نمبر ۹)

قرآن اپنی حفاظت کے لیے انسانی مساعی، کوشش اور جدوجہد سے بے نیاز ہے۔ یہ قرآن حکیم امین ہاتھوں کے ذریعے صفحات قرطاس پر موجود ہے اور حفاظ کرام کے الواح قلب پر بھی منقش ہے۔ اگر کسی کو قرآن مجید کی حفاظت میں ذرہ برابر بھی شک ہو تو وہ اطمینان اس طرح کر سکتا ہے کہ مغربی افریقہ میں کسی کتاب فروش سے قرآن کا ایک نسخہ خریدے اور جاوا میں کسی حافظ سے زبانی قرآن سن کر مقابلہ کرے اور پھر دنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے لے کر آج تک مختلف صدیوں کے لکھے ہوئے جو مصاحف رکھے ہیں ان سے ان کا تقابل کرے۔ اگر کسی حرف، زیر یا زبر کا فرق (جو سراسر ناممکن ہے) وہ پائے تو اس کا فرض ہے کہ دنیا کو اس سب سے بڑے تاریخی انکشاف سے ضرور مطلع کرے۔

قرآن حکیم اور قوموں کا عروج وزوال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اسی کتاب (قرآن حکیم) کے ذریعے قوموں کو بلندیاں نصیب فرماتے

ہیں اور اس سے اعراض کرنے والوں کو زوال کا شکار کردیتے ہیں۔ (مسلم شریف)

اسلوبِ قرآنِ حکیم

قرآنِ حکیم کی فصاحت وبلاغت کے اعجاز کا یہ عالم ہے کہ چودہ صدیاں گزر گئیں اور اہل علم اس کے ایک ایک لفظ کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر اس کے معانی کی تلاش میں سرگرداں ہیں بلا مبالغہ لاکھوں تفاسیر مرقوم ہو چکی ہیں مگر ہر دور میں ہر نئے لکھنے والے کے لیے مزید گنجائش موجود رہی۔ حضرت نعیم صدیقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن حکیم کا ایک ایک لفظ موتیوں کی طرح جڑا ہوا ہے۔ ایک ایک سطر شاخِ گل ہے۔ اور ایک ایک سورت خیابانِ بہار ہے۔ اور اس کی فصاحت وبلاغت سامنے اہل قلم نے ہتھیار ڈالے اور آخر کار مقفع جیسے نابغۂ روز گار ادیب وشاعر کو کہنا پڑا کہ قرآن جیسی ایک سورت بنانا انسان کے بس میں نہیں ہے۔

قرآن حکیم کے بارے میں خود سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اللہ کے کلام کی فضیلت باقی سب کلاموں پر اس طرح ہے جیسے اللہ کی فضیلت اپنی مخلوق پر۔“

اور جنوں کے ایک گروہ نے کلام الٰہی سنا تو وہ بے اختیار پکار اٹھے کہ

”یقیناً ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس لیے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔“ (سورۃ الجن آیت نمبر ۱، ۲)

سورۃ الحشر میں خود خداوند قدوس نے اس کی تاثیر کے بارے ارشاد فرمایا ہے۔ ”اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ خدا کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا جا رہا ہے۔“

قرآن حکیم کی عالمگیریت

قرآن حکیم کسی گروہ حزب یا جماعت کے لیے نازل نہیں ہوا بلکہ وہ اپنے بارے میں خود ارشاد فرماتا ہے کہ۔ قرآن جو تمام انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق وباطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔

غور وفکر کی دعوت

قرآن حکیم نے انسان کو ذہنی بندشوں سے نجات دلا کر غور وفکر کرنے اور تسخیرِ کائنات کی دعوت دی۔ اسی کا ثمر ہے کہ آج انسان عمرانی ومعاشرتی معاملات سے لیکر تسخیر کائنات تک اپنے اشرف المخلوقات ہونے کا ثبوت مہیا کر رہا ہے۔

قرآنِ مجید کی کہانی اللہ تعالیٰ کی زبانی

اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس نے انسان کو ایک جان (حضرت آدمؑ) سے پیدا فرمایا۔ اسے جانچنے، سوچنے، سمجھنے کی صلاحیتوں سے نواز۔ بھلائی، برائی کی تمیز عطا فرمائی۔ انتخاب اور ارادے کی آزادی عطا فرمائی۔ اسے اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کے استعمال کرنے کے اختیارات بخشے اور ایک حد تک خود اختیاری دے کر اسے زمین پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ اس منصب سے نوازتے وقت ربّ کائنات نے اسے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرادی تھی کہ تمہارا اور تمام جہانوں کا مالک، معبود اور حاکم اعلیٰ میں ہوں میری اس سلطنت میں تم نہ کلی طور پر خود مختار ہو نہ کسی کے غلام ہو اور نہ میرے علاوہ کوئی تمہاری اطاعت اور بندگی کا مستحق ہے۔ دنیا کی یہ زندگی تمہارے لیے امتحان گاہ ہے۔ ایک مدت یہاں گزارنے کے بعد تمہیں میرے پاس واپس لوٹنا ہوگا۔ تاکہ تمہیں تمہارا نتیجہ سنا کر جزا وسزا دے دی جائے۔ اگر تم دنیا میں میری ہدایت کے مطابق زندگی گزار کر میرے پاس پلٹ کر آئے تو میں تمہیں ابدی راحت اور دائمی مسرت کا وہ انعام بخشوں گا جس کا نام جنّت ہے اور اگر تم ایسا نہ کر سکے تو دنیا میں تمہیں فساد اور بے سکونی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور آخرت میں تم ابدی رنج اور مصیبت کے اس دہکتی آگ کے قلعے میں پھینک دیے جاؤ گے جس کا نام جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ سمجھانے کے بعد انسان کو زمین پر اپنا نائب مقرر فرمایا اور اولادِ آدم کو وہ ہدایت بھی عطا فرمائی جس کے مطابق انہیں زمین میں اس کا نظام چلانا تھا۔ یہ لوگ جہالت کی تاریکی میں پیدا نہیں کیے گئے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی کا آغاز علم کی روشنی میں کیا تھا۔ انہیں ان کا قانونِ حیات (دین) بتادیا گیا تھا۔ ان کا طریق زندگی اللہ تعالیٰ کی غیر مشروط اطاعت (دینِ اسلام) تھا۔ اور وہ اپنی اولادوں کو بھی یہی تعلیم دے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے کہ وہ اللہ کے مطیعِ فرمان (مسلم) بن کر رہیں۔ لیکن عرصۂ دراز گزرنے کے بعد رفتہ رفتہ انسان اس صحیح طریقِ زندگی سے دور ہٹتے چلے گئے اور مختلف غلط رویوں پر چل نکلے۔ انہوں نے اس سیدھی راہ پر چلنا چھوڑ دیا اور دین کو مسخ کرنے لگ گئے۔ پھر انہوں نے مختلف انسانی، غیر انسانی، خیالی اور مادی ہستیوں کو اللہ کے ساتھ الوہیت میں شریک ٹھہرا لیا اور اللہ کے عطا کردہ علم میں طرح طرح کے نظریوں اور فلسفوں کی آمیزش کر کے بے شمار مذاہب ایجاد کر لیے۔ اللہ کے مقررہ کردہ عادلانہ اصولِ اخلاق وتمدن (شریعت) کو چھوڑ کر یا بگاڑ کر اپنی خواہشات نفس اور اپنے تعصبات کے مطابق ایسے قوانین زندگی مقرر کر لیے کہ اللہ کی زمین ظلم سے بھر گئی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھلائی اور برائی اختیار کرنے کی جو

آزادی دی تھی۔ اس کے ساتھ یہ بات مطابقت نہ رکھتی تھی کہ وہ اپنی مداخلت سے کام لیتا اور ان گمراہ انسانوں کو زبردستی صحیح رویے کی طرف موڑ دیتا۔ پھر ذاتِ باری تعالیٰ نے انسانوں کو جو مہلتِ عمل دے رکھی تھی اس سے بھی یہ بات مطابقت نہ رکھتی تھی کہ کسی بغاوت کے رونما ہوتے ہی وہ انہیں ہلاک کر ڈالتا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے یہ کام بھی اپنے ذمے لے رکھا تھا کہ وہ انسانوں کی رہنمائی کا مکمل انتظام کرتا رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی میں سے ایسے لوگوں کو منتخب فرمایا جو اس پر ایمان رکھنے والے اور اس کی بتائی ہوئی سیدھی راہ پر چلنے کا عزم رکھنے والے تھے۔ انہیں اپنا نمائندہ بنایا۔ اپنے پیغام اور ہدایت بذریعہ وحی ان کے پاس بھیجے اور انہیں اس کام پر مامور کیا کہ وہ بنی آدم کو اسی راہِ راست پر آنے کی دعوت دیں جس سے وہ ہٹ گئے تھے۔

یہ پیغمبر مختلف ادوار میں مختلف قوموں اور ملکوں میں بھیجے جاتے رہے اور ان سب کا ایک ہی مقصد تھا کہ انسانوں کو دین اسلام اور اس ہدایت کی دعوت دیں جو ان کی طرف بھیجی جا چکی تھی۔ پھر جو لوگ اس دعوت کو قبول کر لیں، ان سب کو اکٹھا کر کے ایک ایسی امت بنائیں جو بذاتِ خود بھی اللہ کے قانون کی پابند ہو، دنیا میں قانونِ الٰہی کی بالادستی قائم کرے اور اس قانونِ باری تعالیٰ کی خلاف ورزی کو روکنے کی جدوجہد بھی کرے۔ ان انبیاء ورسل نے اپنی ذمہ داری کو پوری خوبی اور تن دہی سے ادا کیا۔ مگر ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ انسانوں کی ایک کثیر تعداد نے تو اس دعوت کا سرے ہی سے انکار کر دیا اور جنہوں نے اسے قبول کر کے امتِ مسلمہ کی حیثیت اختیار کی وہ آہستہ آہستہ شیطان کے پیروکار بنتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض امتیں تو ہدایت الٰہی کو بالکل ہی بھلا بیٹھیں اور بعض نے دینِ حق کو بدلنا اور چھپانا شروع کر دیا۔

آخر کار رب کائنات نے سرزمین عرب میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کے مخاطب عام انسان بھی تھے اور پچھلے انبیاء کے بگڑے ہوئے امتی بھی۔ سب کو صحیح رویہ کی طرف دعوت دینا، انہیں نئے سرے سے دعوتِ حق پہنچا دینا اور جو اس دعوت وہدایت کو قبول کریں انہیں ایک ایسی امت بنا دینا آپ ﷺ کا کام تھا جو ایک طرف خود اپنی زندگی کا نظام اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت پر قائم کرے اور دوسری طرف جملہ انسانیت کی اصلاح کی جدوجہد کرے۔ اسی دعوت اور ہدایت کی کتاب قرانِ کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر بتدریج نازل فرمائی اور بذاتِ خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا۔

قرآن کی اصل معلوم ہو جانے کے بعد اس کے موضوع، مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول کا تعین کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کا موضوع ''انسان'' ہے۔ اس دنیا اور آخرت میں وہ خسارے سے کیسے بچ سکتا ہے اور اس کی فلاح کا راز کیا ہے؟ اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ خواہشاتِ نفس کی غلامی اور اپنی قیاس آرائیوں کے سبب انسان نے اللہ، اس کے رسول، نظامِ کائنات، اپنی ہستی اور اپنی دنیوی زندگی کے متعلق جو غلط

نظریات قائم کیے ہیں اوران نظریات کی بنا پر جو رویے اختیار کر لیے ہیں وہ سب غلط اور نتیجے کے اعتبار سے خود انسان ہی کے لیے ہلاکت آمیز ہیں۔ حقیقت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ مقرر کرتے وقت بتا دی تھی اور اس حقیقت کے لحاظ سے انسان کے لیے وہی رویہ درست اور خوش آئند ہے جو اسے فلاحِ اخروی تک پہنچا دے۔ اس کتاب کا مقصدِ نزول انسان کی اس صراطِ مستقیم (درست رویے) کی طرف راہنمائی کرنا اور اللہ کی ہدایت کا واضح طور پر پیش کرنا ہے جسے انسان اپنی غفلت سے فراموش اور اپنی شرارت سے مسخ کرتا رہا ہے۔ ان تین بنیادی امور کو پیشِ نظر رکھ کر کوئی شخص قرآن کو دیکھے تو اسے صاف نظر آئے گا کہ یہ کتاب اپنے موضوع اپنے مقصدِ نزول اور مرکزی مضمون سے ذرا بھی ہٹی ہوئی نہیں ہے۔ اول سے آخر تک اس کے مختلف قسم کے مضامین اس کے مرکزی مضمون کے ساتھ اس طرح جڑے ہوئے ہیں۔ جیسے ایک ہار کے چھوٹے بڑے موتی ہار سے منسلک ہو کر اسکی خوبصورتی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

قرآن انسان کی پیدائش پر، زمین و آسمان کی تخلیق پر، آثارِ کائنات کے مشاہدات پر اور گزری ہوئی قوموں کے واقعات پر گفتگو کرتا ہے۔ اس لیے کہ حقیقت نفس الامری (وہ واقعی حقائق جنہیں دوست اور دشمن سب مانتے ہوں) کے متعلق انسان کی غلط فہمیاں دور کی جائیں۔ اصل حقیقت لوگوں کو ذہن نشین کرائی جائے۔ خلافِ حقیقت رویوں کی غلطی اور ان کی بد انجامی واضح کی جائے۔ اور صحیح رویوں اور ان کی خوش انجامی سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ کاش کہ ہم کتابِ الٰہی کی اس دستک کے مطابق جو ہمارے دلوں پر دیتی ہے اپنے رویوں کو درست کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں پیش قدمی کر سکیں۔ آمین

فضائل قرآنِ حکیم

قرآن مجید وہ کتاب ہے جسے تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عزو شرف ملا۔ جو عظمتوں اور فضیلتوں کے سمیٹنے میں بازی لے گئی۔ جو سب سے بڑھ کر خیر و برکت سے مالا مال ہوئی۔ ہدایت اور حکمت سے لبریز ہوئی۔ جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ جو حق و باطل میں تمیز کرنے والی (فرقان) ہے۔ جو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت سے منور کرنے والی ہے۔ وہ جس پر باطل نہ آگے سے حملہ کر سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ جو مومنین کو جنت کی بشارت دینے والی اور منکرین کو جہنم سے ڈرانے والی ہے۔ جو قیامت تک لوگوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے۔

جس رات یہ نازل ہوئی۔ اس کی عبادت (کی خیر و برکت) ہزار مہینوں کی خیر و برکت سے افضل قرار پائی۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے شکرانے کے لیے اگر تمام مخلوقِ خدا اپنی ساری زندگی بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں سر رکھ کر گزار دے تب بھی اس کا

شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ قرآنِ حکیم کے فضائل پر مشتمل چند آیات الٰہیہ اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) بہترین خزانہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دنیا جہان کی تمام نعمتوں اور خزانوں سے بڑی نعمت قرار دیا ہے۔

يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ٥

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ اور نصیحت یعنی قرآن مجید آ گیا ہے۔ اس میں دلوں کی بیماریوں کی شفا ہے۔ اور جو اس پر ایمان لے آئیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ اے نبی! کہہ دیجیے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور مہربانی ہے کہ اس نے قرآن نازل فرمایا۔ اس (نعمتِ عظمیٰ) پر لوگوں کو خوشی منانی چاہیے۔ قرآن مجید ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔''

(سورۃ یونس آیت نمبر ۵۷-۵۸)

(۲) باطل کے حملوں سے بچاؤ

قرآن مجید میں بیان کردہ عقائد و واقعات اور حقائق کو قیامت تک کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا اور اس کی تعلیمات کو پھیلنے اور پھیلانے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اسی لیے آج دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ

''اس قرآن پر باطل نہ آگے سے حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ یہ صاحبِ حکمتِ کاملہ اور ہر طرح کی تعریف کے لائق ہستی کی طرف سے نازل کردہ ہے۔''

(سورۃ حم السجدۃ آیت نمبر ۴۲)

(۳) جہادِ اکبر

قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور اس پر عمل کرنا جہادِ اکبر ہے۔ جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ٥

اے محمد ﷺ کافروں کی باتیں نہ مانو اور ان کے خلاف قرآن کے ذریعے جہادِ اکبر کرو۔

(سورۃ الفرقان آیت نمبر ۵۲)

(۴) گمراہی سے بچاؤ

رسولِ مکرم ﷺ نے ہدایت کے اس روشن چراغ کے بارے ارشاد فرمایا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ

"میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں (احکام) چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل پیرا رہو گے تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔"

(حاکم)

(۵) قرآن مجید جنت میں داخلے کا سبب بنے گا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا اور اپنے پیروکاروں کو جنت میں داخل کروائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَا حِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ خَلَفَ ظَهْرَهُ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے روز) قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش (پڑھنے والوں کے حق میں) قبول کی جائے گی۔ قرآن جھگڑا کر کے اپنی بات منوالے گا۔ جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے یہ جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا اسے جہنم میں لے جائے گا۔"

(ابنِ حبان)

(۶) غلبے اور عروج کا ذریعہ

قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو دنیا میں غلبہ اور عروج حاصل ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَا اَنَّ نَبِیَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ

"حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں۔ آگاہ رہو تمہارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو غلبہ اور عروج عطا فرمائیں گے اور بعض لوگوں کو ذلیل و رسوا کریں گے۔"

(مسلم)

(۷) ہلاکت اور گمراہی سے بچاؤ

قرآن مجید پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا نہ گمراہ ہو گا نہ ہلاک۔

عَنْ جُبَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشِّرُوْا فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ طَرْفُهٗ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرْفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوْا وَلَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا

"حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوشخبری دے دو کہ بے شک اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ اسے تھامنے کے بعد تم کبھی ہلاک ہو گے نہ گمراہ ہو گے۔"

(طبرانی)

(۸) قرآن مجید ایک ابدی معجزہ

قرآن مجید ایک ابدی معجزہ ہے یہ کسی مخصوص زمان ومکان کے لیے نہیں بلکہ یہ ایک ابدی معجزہ ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام انبیاء کو ایسے معجزے دیئے گئے تھے جنہیں دیکھ کر (اس زمانے کے) لوگ ایمان لائے (نیز اس نبی کے ساتھ ہی ختم ہوگئے) لیکن مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو معجزہ دیا گیا ہے (وہ قرآن ہے) جو بذریعہ وحی مجھے دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے لہٰذا) مجھے امید ہے کہ (اس کی وجہ سے) مجھ پر ایمان لانے والے روزِ قیامت تعداد میں (باقی تمام امتوں سے) زیادہ ہوں گے۔ (بخاری)

(۹) بہترین لوگ

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

(لوگو) تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قران مجید سیکھے اور (دوسروں کو) سکھلائے۔ (بخاری)

(۱۰) تقرب الٰہی کا بہترین ذریعہ

عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآن

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ اللہ جل شانہٗ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ طرف سے آئی ہے یعنی قران مجید۔ (حاکم)

(۱۱) حصول جنت میں آسانی

جو شخص گھر سے قرآن مجید سیکھنے کے لیے نکلے اللہ تعالیٰ (اس کی اس طرح رہنمائی فرماتے ہیں کہ) اس کے لیے (حصولِ) جنت آسان فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

(۱۲) اللہ کے خاص بندے

قرآن مجید پڑھنے، سیکھنے اور سکھلانے والے، "اللہ والے" اور اس کے چنے ہوئے (خاص) بندے ہیں۔ (ابنِ ماجہ)

(۱۳) قرآن مجید سیکھنے والوں کے لیے دعائے خیر

قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لیے زمین وآسمان کی ہر

چیز حتیٰ کہ سمندروں کی مچھلیاں بھی دعائے خیر کرتی ہیں۔
(ابنِ ماجہ)

(۱۴) قابلِ رشک لوگ

قرآن حکیم کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابل رشک ہیں۔ (بخاری)

(۱۵) مقربوں کی رفاقت

قران مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم)

(۱۶) وہ جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے (سیکھنے اور سکھلانے) والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت (اطمینانِ قلب) نازل فرماتے ہیں۔ فرشتے (احتراما) ان کی مجلس کے گرد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان لوگوں (کے اعزاز کے لیے ان) کا ذکر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔
(مسلم)

(۱۷) قرآن کریم کے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو اس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔
(ترمذی)

لیکن قرآن کریم کی آیت کے مطابق ہر نیکی کا اجر دس گنا کے حساب سے ملے گا۔ اس طرح ہر حرف کے بدلے ۱۰x۱۰=۱۰۰ نیکیاں دی جائیں گی۔

(۱۸) فتنہ دجال سے حفاظت

قیامت تک آنے والے فتنوں میں سے فتنہ دجال سب سے بڑا فتنہ ہے۔ جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کر لے گا وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

(۱۹) ہر خطرہ سے حفاظت

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالتِ سفر میں تھے۔ اچانک ہمیں زبردست تاریکی اور آندھی نے آلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ طلب کرنی شروع کر دی اور فرمایا

"معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے ذریعہ اللہ سے اس کی پناہ مانگو۔ کسی پناہ مانگنے والے کے لیے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورت نہیں"۔ (ابوداؤد)

(۲۰) تسمیہ کی فضیلت

میدانِ جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں تو ان کے منہ سے سی کی آواز نکلی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیتے تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے۔ (نسائی)

(۲۱) محافظ فرشتے کی تقرری

جو شخص رات کو سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا

ہے۔ جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (بخاری)

(۲۲) ہر شر اور خطرے سے حفاظت

جو شخص سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے گا۔ وہ اس کو ہر تکلیف، شر اور خطرے سے بچانے کے لیے کافی ہوں گی۔ (بخاری)

(۲۳) ہر طلب پوری کروانے کے لیے

سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ (مسلم)

(۲۴) رنج وغم سے نجات

جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس کے پسندیدہ نام کے وسیلے سے قران مجید کو اس کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنانے نیز رنج و غم سے نجات پانے کا سوال کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون عطا فرمائیں گے اور اس کا رنج وغم بھی دور فرما دیں گے۔ (مسند احمد)

(۲۵) قبر میں سوالوں کے جواب دینے میں آسانی

قبر میں جب مومن آدمی فرشتوں کے تینوں سوالوں کا درست جواب دے لیتا ہے۔ تو فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تجھے ان سوالوں کے جواب کیسے معلوم ہوئے۔ تو مومن آدمی کہتا ہے۔

قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی۔ اس پر ایمان لایا اور اس کی (اپنے عمل سے) تصدیق کی۔ (مسند احمد)

(۲۶) عذابِ قبر سے حفاظت

تلاوتِ قرآن مومن کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھنے والا عمل ہے۔ جب آدمی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ اسے سر کی طرف سے عذاب دینے کے لیے آتا ہے۔ پس تلاوتِ قرآن اسے دور ہٹا دیتی ہے۔ جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو (میت کا) صدقہ، خیرات اسے دور کر دیتے ہیں۔ جب فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو (نماز کے لیے) مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور ہٹا دیتا ہے۔ (طبرانی)

(۲۷) تاج، جنتی لباس اور رضائے باری تعالیٰ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ سے اپنے قاری کو عزت کا تاج اور جنتی لباس پہنانے اور اس سے راضی ہونے کا مطالبہ کرے گا۔ جو منظور کیا جائے گا۔ (ترمذی)

(۲۸) جنت میں اعلیٰ مقامات، درجوں کا حصول

جنتوں میں قاری سے کہا جائے گا کہ قرآن مجید پڑھ اور ایک سے دوسرے (بلند) درجے کی طرف چڑھتا جا۔ تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔

(ترمذی)

قرآن فہمی کی ضرورت

کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ ہمارے دلو پر قرآن کریم اس طرح سے اثر انداز کیوں نہیں ہوتا جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہوتا تھا۔ ان کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے قرآن مجید کو دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ افضل سمجھ رکھا تھا۔ جب کہ ہمارا یہ عالم ہے کہ ہم اللہ کی اس عظیم کتاب کو دوسری چیزوں حتی کہ اخبار ورسائل سے بھی کم تر سمجھتے ہوئے اسے پڑھتے تک نہیں اگر پڑھتے ہیں تو سمجھتے نہیں اور اگر سمجھتے ہیں تو سوائے چند ایک کے اس پر عمل نہیں کرتے۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عالم تھا کہ وہ کتاب اللہ کی دس آیتیں سیکھتے تھے پھر ان پر عمل کر کے انہیں اپنی زندگیوں پر نافذ کرتے تھے۔ اور جب تک ان پر عمل نہ کر لیتے آگے نہیں سیکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے بلکہ ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ (سورۃ محمد آیت نمبر ۲۴)

ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ السجدۃ ○

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

جب ان کے سامنے رحمٰن (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی تو وہ سجدے کرتے ہوئے روتے اور گڑگڑاتے ہوئے (زمین پر) گر جاتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع (ترک) کر دی۔ اور (ناجائز نفسانی) خواہشوں کی پیروی کی سو وہ عنقریب غی (جہنم کی وادی) میں داخل ہوں گے۔

(سورۃ مریم آیت نمبر ۵۹-۵۸)

آیاتِ الٰہی کے اثر سے دلوں کی تبدیل شدہ کیفیت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ ارشاد فرمایا

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ○

اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے۔ جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور (مختلف انداز سے) بار بار دہرائی

گئی ہیں۔ جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب (کی ناراضگی) سے ڈرنے والے ہیں۔ پھر ان کے بدن اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے۔ جس سے وہ جسے چاہتا ہے راہِ ہدایت پر لگا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہو سکتا۔

(سورۃ الزمر آیت نمبر ۲۳)

مندرجہ بالا آیات الٰہیہ میں قرآن کریم کی آیات کی دلوں پر اثر اندازی کا جو ذکر ہے۔ آخر کار ہم اس سے کیوں محروم ہیں۔ ہم اور ہمارے دل ان سے کیوں نرم نہیں ہوتے اور ہمارے رونگٹے کھڑے کیوں نہیں ہوتے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم ان آیات کے معنی اور مفہوم سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ذریعے ہمارے دلوں کی کیفیت کیسے بدل سکتی ہے۔

وہ لوگ جن کے دلوں پر یہ آیات اثر انداز ہوتی تھیں ان کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

(۱) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایمان لانے کے بعد دن رات تلاوتِ قرآنِ مجید میں مگن رہتے۔ اکثر اوقات قرآن مجید کی آیات اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور فرماتے "میرے رب کی کتاب...... میرے رب کا (سچا) کلام" اور پھر خشیت الٰہی سے زار و قطار رونے لگتے۔

(۲) حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تلاوتِ قرآن مجید کی کی کثرت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن دوست کے لقب سے مشہور تھے۔ ایک غزوہ میں آپ پہرے پر مامور تھے۔ وضو کیا اور نوافل میں مشغول ہو گئے۔ دلسوز اور شیریں آواز سے سورہ کہف کی تلاوت فرمانے لگے۔ دشمن تعاقب میں تھا۔ اس نے درّے میں پہرے دار کھڑا دیکھا تو اسے تیر کا نشانہ بنایا۔ جو حضرت عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ آپ نے جسم سے تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز جاری رکھی۔ دشمن نے دوسرا اور پھر تیسرا پھینکا آپ نے پھر یکے بعد دیگر تیر نکال کر پھینک دیے جسم سے خون تیزی سے بہنے لگا۔ تب حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھی کو جگایا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ (ان کے ساتھی) نے دیکھا تو گھبرا کر کہا۔ "عباد! تم مجھے پہلا تیر لگتے ہی جگا دیتے" حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ "اللہ کی قسم! اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی ذمہ داری کا احساس نہ ہوتا تو میری جان چلی جاتی تب بھی میں نماز اور تلاوت کا سلسلہ منقطع نہ کرتا۔"

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے شوقِ تلاوت کا یہ عالم تھا کہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد رات بھر میں سارا قرآن کریم ختم کر لیتے نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا "مجھے لگتا ہے کہ تمھاری عمر لمبی ہوگی اور عمر بھر (روزانہ قرآن ختم کرنے کی) یہ پابندی کرنی تمھارے لیے مشکل ہوگی۔ (چونکہ مسلسل

کیے جانے والا عمل اللہ کو بہت پسند ہے خواہ وہ قلیل ہی ہو) لہٰذا تم مہینہ بھر میں ایک قرآن ختم کرلیا کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا دس دن میں ختم کر لیا کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ لیکن آپ ﷺ نے مزید کم کرنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔

(ابنِ ماجہ)

جب یہ بات مبنی برحق ہے کہ واقعتاً قرآن کے مفہوم سے ناآشنائی ہی ہماری قرآن کریم کی اثراندازی میں رکاوٹ ہے۔ تو ہمیں اس کا ازالہ کرنا ہوگا۔ اور قران کریم کا ترجمہ اور اس کا مفہوم سیکھنے کا اہتمام کرنا ہوگا۔ تاکہ ان آیات کے سننے سے ہمارے دل بھی نرم پڑ جائیں اور ہمارے جسموں پر بھی رونگٹے کھڑے ہونے لگ جائیں۔

اے لوگو! تم کہاں جارہے ہو؟

فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

تو اے لوگو تو پھر تم (مجھ سے منہ موڑ کر) کدھر چلے جارہے ہو؟ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لئے نصیحت نامہ ہے۔

(سورۃ التکویر آیت نمبر ۲۶ تا ۲۷)

ہر طرح کی حمد وثنا صرف اس ذاتِ بابرکات کے لیے ہے جو ہماری خالق، مالک اور رازق ہے۔ جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، جس کا کوئی شریک نہیں، جو حی اور قیوم ہے۔ رحیم اور رحمٰن ہے، وھاب اور تواب ہے، ھادی اور مرشد ہے۔

جس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے قرآن مجید (سینوں کی شفا کو) نازل فرمایا۔ ہمیں قرآن مجید لکھنا پڑھنا اور اس کا بیان سکھلایا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا (پھر) اسے بیان کرنا سکھلایا۔

(سورۃ الرحمن آیت نمبر ۱–۴)

اور قیامت تک کے لیے اس نعمت عظمٰی کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظِيْمِ سُلْطَانِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَ يَرْضٰى اور......!

☆ اَن گنت درود وسلام اللہ کے محبوب بندے اور رسول معظم حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ پر جنہوں نے حق رسالت ادا کر دیا۔

☆ ان گنت درود وسلام اس قلب مبارک پر جس پر قرآنِ مجید نازل ہوا۔

☆ ان گنت درود وسلام اس دل اور دماغ پر جس نے سب سے پہلے قرآنِ مجید حفظ کیا۔

☆ ان گنت درود وسلام اس لسانِ اطہر پر جس نے امت کو قرآنِ مجید سنایا اور سکھلایا۔

وہ قرآن جو سراسر روشنی اور ہدایت ہے جو سراسر برکت اور رحمت ہے۔ جو سراسر حق اور روشن دلائل پر مبنی ہے۔

اے دنیا بھر کے لوگو سنو!

قرآن مجید کے نازل فرمانے والے رب العالمین نے وعدہ فرمایا ہے۔

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی

جو شخص میری ہدایت (قرآن) کی پیروی کرے گا وہ کبھی گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔

(سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۳)

پس اے لوگو !

جو تم ایمان و یقین کے طالب ہو، ہدایت اور رحمت کے محتاج ہو، سکون اور سکینت کے متلاشی ہو، مصائب و آلام اور رنج و غم میں مبتلا ہو، بیماریوں، پریشانیوں، دکھوں میں گھرے ہوئے ہو، خوف اور بھوک کے عذاب سے دو چار ہو، امن و سلامتی سے محروم ہو، ذلت و رسوائی کی حالت میں ہو، خوشحالی اور آسودگی کے متلاشی ہو......تو ذرا قرآن کی زبانی اپنے رب کریم کا فرمانِ اقدس ملاحظہ کرو !

''لوگو! تم (مجھ سے منہ موڑ کر) کہاں جا رہے ہو؟''

اگر تم باز نہ آئے تو

☆ گمراہ ہو جاؤ گے۔

☆ بدبختی سے دوچار ہو جائے گے۔

☆ اور پھر دنیا میں ذلت اور رسوائی تمہارا مقدر ہوگی۔

☆ اور آخرت میں محل کی جسامت کے برابر انگارے اگلتی ہوئی جہنم میں جھونک دیے جاؤ گے۔

☆ آ جاؤ...... میری طرف پلٹ آؤ !

☆ میرے رب کریم نے مزید فرمایا

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ○

''اے (رب کی رضا پر) مطمئن رہنے والے۔ پلٹ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی (ہوا) اور وہ تجھ سے راضی (ہوا) تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔''

(سورۃ الفجر آیت ۲۷ تا ۳۰)

جب تم (توبہ کر کے) میری طرف پلٹ آؤ گے تو

☆ یقیناً دنیا میں عزت و افتخار پاؤ گے۔

☆ یقیناً بہترین **رزق** پاؤ گے۔

☆ یقیناً میری رحمتوں، برکتوں سے **نوازے** جاؤ گے۔

☆ اور آخرت میں یقیناً یقیناً میری **نعمت** بھری جنتوں میں داخل کیے جاؤ گے۔

قرآن مجید کی **سورۃ الانفطار** میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کتنی **محبت** اور شفقت سے اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ارشاد فرماتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ

اے انسان تجھے تیرے **کریم** رب کی طرف سے کس چیز نے **دھوکے** میں مبتلا کر رکھا ہے۔

(**سورۃ الانفطار** آیت نمبر ۶)

ہم کتنے ہی **گنہگار** کیوں نہ ہوں، جرم وعصیاں میں کتنے ہی ملوث کیوں نہ ہو چکے ہوں۔ اپنے گناہوں پر **نادم** ہو کر اس کے دربار گوہر بار میں **سرنیاز** رکھ کر صدقِ دل سے **توبہ** کرنا ان سب گناہوں کو آپ کے نامہ اعمال سے **مٹا** دے گا۔

مکمل بخشش کی **خوشخبری** دیتے ہوئے ذاتِ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

اے نبی ﷺ (میری طرف سے) میرے بندوں کو کہہ دیجیے کہ اے **میرے بندو!** جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے **مایوس نہ** ہونا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تو سب کے **سب** گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ تو بے حد بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔ (**سورۃ الزمر** آیت نمبر ۵۳)

اگر توبہ **سچے دل** سے کی جائے اور پھر اس کے بعد اعمالِ صالحہ پر **استحکام** اختیار کیا جائے تو اس کی رحمتِ بے پایاں صرف گناہوں کو معاف کرنے ہی پر **اکتفا** نہیں کرتی بلکہ ان کو نیکیوں میں **بدل** دیتی ہے۔

اس لئے ارشاد فرمایا

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝

مگر جس نے **توبہ** کی اور ایمان لایا اور **نیک** کام کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں **بدل** دے گا۔ اور خدا تو بخشنے والا **بے حد** وحساب مہربان ہے۔ اور جس نے توبہ کی اور نیک عملی اختیار کی تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف **ایسے** پلٹتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا **حق** ہے۔

(**سورۃ الفرقان** آیت نمبر ۷۰-۷۱)

☆ پس اے عقل وخرد رکھنے والو!

☆ گوش وہوش رکھنے والو!

☆ بصارت وبصیرت رکھنے والو!

ذرا سر جوڑ کر بیٹھو اور غور کرو! کہ

☆ دنیا میں ذلت اور رسوائی اچھی ہے یا عزت وافتخار کا جینا اچھا ہے؟

☆ آخرت میں شعلے اگلتی ہیبت ناک جہنم اچھی ہے یا نعمتوں بھری جنت اچھی ہے؟

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر

آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قرآن سے وابستگی کی مثالیں پڑھیں یہ ان کے قرآنِ کریم سے گہرے تعلق ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ ان تمام فیوض و برکات سے مالا مال تھے جن کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا ہے۔ اپنی انفرادی زندگی میں وہ ایمان، تقویٰ، نیکی، اللہ اور اس کے رسول سے محبت، توکل، قناعت، امانت، دیانت، صداقت، صبر اور شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے اس طرح متصف تھے کہ یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید ان کے بعد ایسے انسان دوبارہ پیدا ہی نہ ہوں گے۔ اوران کی اجتماعی زندگی عدل، احسان، ایثار ہمدردی، قربانی، باہمی اخوت ومحبت، امن وسلامتی، خوشحالی اور خیر وبرکات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عزت، عظمت، عروج اور ایسا غلبہ عطا فرمایا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یہ قرآن مجید ہی کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے کفار کی طاقت، قوت، بے پناہ وسائل اور اسلحہ کا خوف جاتا رہا۔ اور وہ وسائل کی کمی کے باوجود پوری دنیا پر چھا گئے۔ عہد نبوت کو چھوڑیے مؤرخین لکھتے ہیں کہ ”عہدِ صحابہ اور عہدِ تابعین میں جب مسلمان عرب ملکوں سے نکل کر ایک اجنبی سرزمین اندلس پہنچے تو اندلس پر مسلمانوں کی اتنی ہیبت چھائی ہوئی تھی کہ اسلامی لشکر کو کوئی روکنے والا نہ تھا۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ جدھر رخ کرتے فتح و کامرانی ان کے قدم چومتی۔ اندلسی خود صلح کی پیش کش کرتے۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ آگے آگے علاقے فتح کرتے جاتے اور موسیٰ بن نصیر رحمہ اللہ ان کے پیچھے پیچھے صلح ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتے جاتے۔“

ذرا اندازہ فرمائیں ۹۲ھ میں طارق بن زیاد رحمہ اللہ

صرف سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ جبرالٹر پر اترے۔ وہاں کے حاکم تھیوڈومیر سے مقابلہ ہوا۔ تھیوڈومیر شکست کھا کر فرار ہوا اور اپنے بادشاہ راڈرک کو لکھا کہ "ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ ان کا وطن معلوم ہے نہ ان کی اصلیت کہ کہاں سے آئے ہیں، زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں۔"

(تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی، حصہ دوم، صفحہ نمبر ۱۶۹)

اس اطلاع کے بعد راڈرک خود ایک لاکھ کی فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ اس وقت طارق بن زیاد رحمہ اللہ کے ساتھ صرف بارہ ہزار کی فوج تھی۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے اسلامی لشکر کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد جہاد کی فضیلت پر خطبہ دیا۔ شہادت کی اہمیت بتائی اور اللہ کی نصرت کے وعدے یاد دلائے۔ اسلامی لشکر اللہ کا نام لے کر اپنے سے دس گنا کیل کانٹے سے لیس لشکر جرار سے ٹکرا گیا اور فتح یاب ہوا۔ راڈرک فرار ہوتے ہوئے دریا میں ڈوب مرا۔ راڈرک کو شکست دینے کے بعد طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے پے در پے قرطبہ، تدمیر، طلیطلہ، قومونہ، اشبیلیہ اور ماردہ پر کہیں جنگ کیے بغیر اور کہیں جنگ کے بعد قبضہ کیا اور فرانس کی سرحدوں پر جادستک دی۔

دنیا میں اس عزت، عروج اور غلبہ کا وعدہ قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔ آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔ ہمارا معاشرہ ایمان، نیکی، تقویٰ، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کی بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل وغارت، لوٹ کھسوٹ، اغوا، شراب نوشی، زنا، جوا، فحاشی، بے حیائی اور بزدلی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اس کی وجہ قرآن مجید سے بے نیازی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

پس اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلیٰ وارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف ایسے پلٹ آنا چاہیے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔

نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

حصہ دوم

قرآن کریم کی چوالیس آیات کے ذریعے عربی گرائمر کی تدریس

تعوّذ .... شیطان کے شر سے بچاؤ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَعُوْذُ کے معنی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ذریعے سے اس کی پناہ پکڑتا ہوں کہ شیطان مجھے دین اور دنیا میں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ ایسا نہ ہو کہ میں شیطان کی اکساہٹوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام (اوامر) کی بجا آواری سے رک جاؤں یا جن کاموں سے مجھے منع کیا گیا ہے (نواہی) وہ افعال بد مجھ سے سرزد ہونے لگ جائیں۔ شیطان نیکی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کرنے کے لیے اسکے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت آدمؑ اور اماں حوا کے دل میں وسوسہ ڈال کر ان سے حکمِ خداوندی کی خلاف ورزی کروائی تھی۔

انسان اپنے جیسے انسانوں کے شر سے بھی متاثر ہوتا ہے مگر شیطان کے شر سے اکثر اوقات اسے ناقابلِ تلافی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسانوں کے شر سے بچنے کا یہ طریقہ بتایا کہ تم ان پر احسان کرو اور انہیں تحفے تحائف دو۔ مگر جنوں اور شیاطین کے شر سے بچنے کے لیے تمہیں میری پناہ پکڑنی ہوگی۔ کیونکہ ان کے شر سے بچنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے نہ ان پر احسان کیا جاسکتا ہے نہ انہیں تحفے وغیرہ دیے جاسکتے ہیں۔

شیطان کے وساوس سے بچاؤ کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

درگزر سے کام لو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو۔ اور اگر تمہارے دل میں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ پکڑلو۔ بے شک وہ سب کچھ سننے والا اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۰۰-۱۹۹)

حدیث شریف میں ہے کہ سب سے بڑی اچھائی اور بھلائی قرآن کا پڑھنا اور پڑھانا، سیکھنا اور سکھانا ہے۔ ظاہر ہے شیطان کو اس عظیم کارِ خیر سے بہت زیادہ تکلیف پہنچتی ہے لہٰذا وہ آپ کے اس کارِ خیر میں رکاوٹ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرلیا کرو۔

(سورۃ النحل آیت نمبر ۹۸)

بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ تلاوت قرآن کے بعد بھی تعوّذ ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ تکبر اور عُجب سے بچا جاسکے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں آنحضور ﷺ

نے فرمایا اے ابوذرؓ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ذریعے جن اور انس شیاطین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر لیا کرو۔ ابوذرؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (مسند احمد)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے۔ پھر **سبحانك اللهم وبحمدك وتبٰرك اسمك وتعالٰى جدك ولا اله غيرك** پڑھ کر تین مرتبہ **لا اله الا الله** پڑھتے پھر فرماتے **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ** ہمز کے معنی گلا گھونٹنے، نفخ کے معنی تکبر اور نفث کے معنی شعر گوئی کے ہیں۔ (مسند احمد، سنن اربع)

حضور ﷺ کے سامنے دو شخص جھگڑنے لگے۔ ان میں ایک شخص کے نتھنے غصہ سے پھول گئے۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کے بارے میں فرمایا اگر یہ شخص **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھ لے تو اس کا غصہ ابھی جاتا رہے۔ حضرت معاذؓ نے اس شخص کو تعوذ پڑھنے کا کہا لیکن اس نے نہ پڑھا۔ نتیجتاً اس کا غصہ بڑھتا ہی گیا۔ (مسند ابویعلیٰ، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی)

قرآن مجید کی بہت سی آیات سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ غصہ دلانا اور آپس میں لڑائی کروانا شیطانی فعل ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ کا گھونسہ لگنے سے قبطی مر گیا تو آپ نے فرمایا یہ کام شیطان نے کروایا ہے۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کی بدسلوکی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''جب شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان عداوت ڈال دی۔'' پھر قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی ڈالنا چاہتا ہے۔ لہٰذا شیطان کے وساوس اور حملوں سے محفوظ رہنے کے لیے اکثر تعوذ پڑھتے رہنا چاہیے۔

اس کے علاوہ روزمرہ کی گفتگو میں واہی تباہی باتوں سے منہ میں جو ناپاکی پیدا ہوتی ہے تعوذ پڑھنے سے وہ دور ہوجاتی ہے۔ اور زبان کلامِ الٰہی کی تلاوت کے قابل ہوجاتی ہے۔ تعوذ پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کر کے اسکی عظیم الشان قدرتوں کا اقرار کرتا ہے۔ یہ بہت لطیف نکتہ ہے کہ کفار کے ہاتھوں مارا جانے والا مسلمان تو بلاشبہ شہید ہے لیکن جو اس کھلے دشمن (شیطان) کے ہاتھوں مارا جائے وہ راندۂ درگاہ ہے۔ جس پر کفار غالب آجائیں وہ اجر پاتا ہے لیکن جس پر شیطان غالب آجائے وہ ہلاک اور برباد ہوجاتا ہے۔

آپ کا ازلی دشمن آپ کے خلاف برسرِ پیکار؟

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آغاز میں تخلیقِ آدم کا قصہ بیان کیا ہے۔ حضرت آدمؑ کو اپنے ہاتھوں سے بنانے اور اس میں روح پھونکنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تمام فرشتے سجدہ میں گر گئے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا جب اللہ تعالیٰ نے شیطان سے اپنے ہاتھوں سے بنائے گئے آدم کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا تھا۔

قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ۝ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۝ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝ قَالَ فَالۡحَقُّ وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ ۝ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝

فرمایا اے ابلیس تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو غرور میں آ گیا یا کوئی برتر ہستی ہے۔ کہنے لگا! میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو مردود (دھتکارا ہوا) ہے اور تجھ پر قیامت تک کے لئے میری لعنت (رحمت سے دوری) ہے۔ ابلیس نے کہا اے میرے رب مجھے اس روز تک مہلت دے دیجئے جس روز مخلوق دوبارہ اٹھائی جائے گی۔ حکم ہوا اچھا تجھے مقررہ وقت (قیامت) تک کے لیے مہلت ہے۔ ابلیس نے کہا مجھے آپ کی عزت کی قسم ہے کہ میں ان سب کو بہکاتا رہوں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک یہ سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں۔ کہ میں تجھ سے اور جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے۔ ان تمام سے جہنم کو بھر دوں گا۔

(سورۃ ص ۷۵-۸۵)

سورۃ الاعراف میں ایک جگہ شیطان کے ابن آدمؑ کو گمراہ کرنے کے عظمِ صمیم کو ملاحظہ فرمائیں۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ

اس نے کہا چونکہ تو نے مجھے تو گمراہی میں ڈالا ہے۔ اس وجہ سے اب میں ضرور بالضرور ان کے (گمراہ کرنے) کے لئے تیرے سیدھے راستے میں بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے پاس ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ضرور بالضرور آؤں گا۔ اور تو ان (لوگوں) میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

(سورۃ الاعراف ۱۷-۱۶)

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے مصمم ارادے کو جو اس نے اولادِ آدمؑ کو گمراہ کرنے کے لیے کر رکھا ہے کا اظہار یوں فرمایا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا

وہ اللہ کے سوا انہیں پکارتے (پرستش کرتے) مگر دیویوں ہی کو۔ اور وہ نہیں پکارتے مگر شیطانِ سرکش کو۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ جو (اللہ تعالیٰ سے) کہنے گا میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے کے (ہتھیا کے) رہوں گا۔ اور ان کو ضرور بالضرور گمراہ کرتا اور انہیں امیدیں دلاتا رہوں گا۔ اور انہیں ضرور بالضرور یہ سمجھاؤں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور انہیں ضرور بالضرور یہ سمجھاتا رہوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑتے رہیں۔ اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو کارساز بنایا وہ صریح نقصان میں جا پڑا۔

(سورۃ النساء ۱۱۹-۱۱۷)

سورۃ بنی اسرائیل میں ایک جگہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا کہ میں انکی نسلوں کو بگاڑ کے رکھ دوں گا۔

قَالَ ءَ اَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

شیطان نے کہا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (اور ازراہِ طنز) کہنے لگا کہ آپ دیکھیں تو سہی (کیا یہ اس قابل تھا) کہ آپ نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر آپ نے مجھے قیامت کے روز تک کی مہلت دے دی تو میں بھی بجز قلیل لوگوں کے اسکی (تمام) اولاد کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔ ارشاد ہوا جا (تجھے مہلت دی گئی) جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے۔ (اور وہ) پوری سزا (ہے)۔ اور تو ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ۔ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ۔ اور انکے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ سب دھوکا ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۱-۶۴)

انسان کی اچھی گفتگو اس کے حسن اخلاق کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں مقام پاتا ہے۔ اور بدگوئی اس کے کردار کو مسخ کر کے رکھ دیتی ہے۔ شیطان اولادِ آدم کے دلوں میں محبت کے جزبات کو پروان چڑھتا نہیں دیکھ سکتا اور ہر وقت ان کے درمیان فساد ڈلوانے کے طریقے ڈھونڈتا رہتا ہے۔ دلوں میں نفرت ڈالنے کے لئے اس کا ایک ہتھیار بدزبانی ہے۔

جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

اور آپ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ اچھی بات کہا کریں۔ شیطان (بدکلامی کروا کر) لوگوں میں لڑائی ڈلوا دیتا ہے۔ واقعی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل و فوائد

بِسْمِ اللّٰہِ

بِسْمِ = بِ + اِسْمٌ

بِ = کے ساتھ

اِسْمٌ = نام

بِسْمِ = نام کے ساتھ

بِذِکْرٍ = بِ + ذِکْرٌ = ذکر کے ساتھ

بِالْمَآءِ = بِ + اَلْ + مَآءٌ = پانی کے ساتھ

بِحَمْدِ = بِ + حَمْدٌ = تعریف کے ساتھ

بِالْقَلَمِ = بِ + اَلْ + قَلَمٌ = قلم کے ساتھ

بِجُنُوْدٍ = بِ + جُنُوْدٌ = لشکروں کے ساتھ

بِالنَّاسِ = بِ + اَلْ + نَاسٌ = لوگوں کے ساتھ

بِالْاٰخِرَةِ = بِ + اَلْ + اٰخِرَةٌ = آخرت کے ساتھ

بِالْکِتَابِ = بِ + اَلْ + کِتَابٌ = کتاب کے ساتھ

اَللّٰہِ = لفظِ جلالہ

اِسْمِ اللّٰہِ = اللہ کا نام۔ (قاعدہ نمبرا)

قاعدہ نمبرا

مضاف، مضاف الیہ

جب دو اسم ساتھ ساتھ آ جائیں۔ پہلا اسم عام اور دوسرا خاص ہو۔ اور اسکے نیچے زیر ہو تو عام اسم خاص اسم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور ان کا ترجمہ کا۔ کے۔ کی یا نا۔ نے۔ نی سے کیا جاتا ہے ایسی صورت میں پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مثلاً

یَوْمُ الْفَصْلِ = فیصلے کا دن۔

صَوْتُ النَّبِیِّ = نبی کی آواز۔

صِبْغَةُ اللّٰہِ = اللہ کا رنگ۔

کِتَابُ اللّٰہِ = اللہ کی کتاب۔

نَکَالَ الْاٰخِرَةِ = آخرت کا عذاب۔

بِسْمِ اللّٰہِ = اللہ کے نام کے ساتھ۔

☆☆☆☆☆

اَلرَّحْمٰنِ

اَلرَّحْمٰنِ = اَلْ + رَحْمٰنٌ

اَلۡ = خاص اسم کی علامت

ملاحظہ

خاص اسم

عربی میں اَلۡ کسی عام اسم کو خاص اسم میں تبدیل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح انگلش میں The استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

Book = کوئی سی کتاب۔

The Book = خاص کتاب۔

کِتَابٌ = کوئی سی کتاب۔

اَلۡکِتَابُ = خاص کتاب۔

عام اسم کی مثالیں

کِتَابٌ، مَسۡجِدٌ، بَقَرَۃٌ، سَاعَۃٌ، جَبَلٌ

خاص اسم کی مثالیں

اَلۡکِتَابُ، اَلۡمَسۡجِدُ، اَلۡبَقَرَۃُ، اَلسَّاعَۃُ، اَلۡجَبَلُ

جب اَلۡ کے اضافے سے عام اسم خاص اسم میں تبدیل کیا جاتا ہے تو آخری دو پیش میں سے ایک پیش گر جاتی ہے۔ تنوین اور اَلۡ کبھی بھی اکٹھے جمع نہیں ہو سکتے۔

☆☆☆☆☆

رَحۡمٰنٌ = نہایت رحم فرمانے والا۔

یہ اسم فَعۡلَانٌ کے وزن پر ہے۔

ملاحظہ

فَعۡلَانٌ کا وزن

فَعۡلَانٌ کے وزن پر آنے والا اسم اس ہستی یا شخصیت کے لئے استعمال ہوتا ہے جس میں کوئی خاص صفت انتہائی درجہ میں اور مبالغے کی حد تک پائی جائے۔ مثلاً

غَضۡبَانٌ = انتہائی غصے والا۔

فَرۡحَانٌ = انتہائی خوش۔

عَطۡشَانٌ = انتہائی پیاسا۔

حَمۡدَانٌ = بہت زیادہ حمد کرنے والا۔

ظَلۡمَانٌ = انتہائی تاریک۔

☆☆☆☆☆

اَلرَّحۡمٰنِ = نہایت رحم فرمانے والی اللہ تعالیٰ کی ذات۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ =

اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔

اَلرَّحِیۡمِ

اَلرَّحِیۡمِ = اَلۡ + رَحِیۡمٌ

اَلۡ = خاص اسم کی علامت

رَحِیۡمٌ = ہمیشہ رحم فرمانے والا۔

یہ اسم فَعِیۡلٌ کے وزن پر ہے۔

ملاحظہ

فَعِیۡلٌ کا وزن

فَعِیۡلٌ کے وزن پر آنے والا اسم اس ہستی یا شخصیت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس میں کوئی خاص صفت تسلسل اور مبالغے کے ساتھ پائی جائے۔ مثلاً

بَصِیۡرٌ = ہمیشہ سے کڑی نگرانی کرنے والا۔

عَلِیۡمٌ = ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا۔

عَظِیۡمٌ = ہمیشہ سے بڑی عظمتوں والا۔

کَرِیۡمٌ = ہمیشہ سے بے حد کرم کرنے والا۔

☆☆☆☆☆

اَلرَّحِیۡمِ = ہمیشہ سے بے حد رحم فرمانے والی اللہ تعالیٰ کی ذات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ = اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم فرمانے والے اور ہمیشہ (تواتر کے ساتھ) بے حد وحساب رحم فرمانے والے ہیں۔

☆☆☆☆☆

تسمیہ کے فوائد اور فضائل

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیت اتری ہے کہ حضرت سلیمان کے علاوہ کسی اور نبی پر ایسی آیت نہیں اتری اور وہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہے۔ (ابنِ مردویہ)

(۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہ آیت اتری بادل مشرق کی طرف چھٹ گئے۔ ہوائیں ساکن ہوگئیں۔ سمندر ٹھہر گئے۔ جانور ہمہ تن گوش ہوگئے

شیطان پر آسمان سے شعلے برسے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت اور جلالت کی قسم کھا کر فرمایا کہ جس کام پر میرا یہ نام لیا جائے گا۔ اس میں ضرور برکت ہوگی۔

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ، سعید بن زیدؓ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرتے وقت اللہ کا نام (بِسۡمِ اللّٰهِ) نہ پڑھے گا اس کا وضو نہیں ہوگا۔

(مسند احمد)

(۴) جب جبرائیلؑ رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی لائے تو پہلے تعوذ اور پھر تسمیہ پڑھوائی اس کے بعد آیات پڑھوائیں۔

(ابن کثیر)

(۵) جو شخص وظیفہ زوجیت ادا کرتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا۔ اسے جو اولاد عطا کی جائے گی وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّيۡطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا

اللہ کے نام کے ساتھ (آغاز کرتا ہوں)، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان (کے شر) سے محفوظ فرما۔

(بخاری و مسلم)

(۶) حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک صحابیؓ کے ہمراہ حالتِ سفر میں تھے۔ کہ سواری پھسل گئی۔ صحابیؓ نے کہا شیطان کا ستیاناس ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کہنے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر تم بِسۡمِ اللّٰهِ کہا کرو۔ اس طرح شیطان مکھی کی طرح پست اور ذلیل ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد)

(۷) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جہنم کے ۱۹ داروغے ہیں اور بِسۡمِ اللّٰهِ کے بھی ۱۹ حروف ہیں لہٰذا تم ان سے بچنے کے لیے بِسۡمِ اللّٰهِ پڑھو۔

(۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں زبانی یاد کرلے گا وہ جنتی ہے۔

(بخاری و مسلم)

سبق نمبر ۱

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۴۷

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝۴۷

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات کو لباس (ڈھانپ لینے والی) اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو منتشر ہونے کا وقت بنایا۔ (تین حروف والا فعل ماضی)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

وَ = اور

هُوَ = وہ (مذکر)

هِيَ = وہ (مونث)

اَلَّذِيْ = جس نے

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

ملاحظہ

ابتدائی معلومات

زمانہ

ہر زبان میں تین زمانے ہوتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی

ایسا کام جو جو گزرے ہوئے زمانے میں ہوا ہو۔ فعل ماضی کہلاتا ہے۔ مثلاً اس نے لکھا۔

(۲) فعل حال

ایسا کام جو موجودہ زمانے میں ہو رہا ہو۔ فعل حال کہلاتا

ہے۔ مثلاً وہ کھاتا ہے۔

(۳) فعل مستقبل

ایسا کام جو آنے والے زمانے میں ہوناہو۔فعل مستقبل کہلاتا ہے۔ مثلاً وہ پڑھے گا۔

عربی زبان میں فعل مضارع ایسا فعل ہے جو فعل حال اور فعل مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے۔

صیغہ جات

ان افعال کے اظہار کے لیے تین صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) متکلم (First person)

یہ صیغہ کلام کرنے والے کو ظاہر کرتا ہے۔مثلاً میں، ہم

(۲) مخاطب یا حاضر (Second person)

یہ صیغہ مخاطب کئے گئے اشخاص کو ظاہر کرتا ہے۔

مثلاً تو۔آپ۔تم

(۳) غائب (Third person)

یہ صیغہ غیر حاضر اشخاص کو ظاہر کرتا ہے۔

مثلاً وہ۔اس۔انہوں

عربی زبان میں واحد جمع کے علاوہ دو اشخاص کے لیے الگ صیغہ استعمال ہوتا ہے۔جسے تثنیہ کہتے ہیں۔

فعل ماضی

فَعَلَ عربی زبان کے کلمات کو جانچنے کی بنیادی اکائی ہے۔

ایسے کلمات جو فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوں گے وہ تین حرفی فعل ماضی ہوں گے اوران کا ترجمہ صیغہ واحد غائب مذکر سے کیا جائے گا۔ مثلاً

فَعَلَ = اس نے کیا۔

جَعَلَ = اس نے بنایا۔

سَمِعَ = اس نے سنا۔

نَصَرَ = اس نے مدد کی۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ = اور وہ جس نے بنایا۔

لَكُمْ = لَ+كُمْ

لَ = کے لئے۔

كُمْ = تم سب۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

قاعدہ نمبر ۳

ک کی تختی

اس تختی کے پانچ صیغے ہیں۔یہ اسم،فعل اور حرف کے ساتھ (آخر میں) جڑ کر استعمال ہوتی ہے۔

كَ = تیرا (ایک مرد کا) یا تجھے۔

كِ = تیرا (ایک عورت کا) یا تجھے۔

کُمَا = تم دو مرد یا دو عورتیں یا تم دو کا یا تمہیں۔

کُمْ = تم سب مرد اور عورتیں یا تم سب کا یا تمہیں۔

کُنَّ = تم سب عورتیں یا تم سب عورتوں کا یا تمہیں۔

اس تختی کے استعمالات تین طرح کے ہیں۔

(۱) اسم کے ساتھ

رَبٌّ = رب۔ پروردگار

رَبُّكَ = تیرا (ایک مرد) کا رب

رَبُّكِ = تیرا (ایک عورت) کا رب

رَبُّكُمَا = تم دو مردوں یا عورتوں کا رب

رَبُّكُمْ = تم سب مردوں کا رب

رَبُّكُنَّ = تم سب عورتوں کا رب

(۲) حرف کے ساتھ

عَلٰی = پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ = تجھ (ایک مرد) پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ = تجھ (ایک عورت) پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا = تم دو مردوں یا دو عورتوں پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ = تم سب مردوں پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ = تم سب عورتوں پر سلام ہو۔

(۳) فعل کے ساتھ

وَعَدَ = اس نے وعدہ کیا۔　فعل ماضی　(قاعدہ نمبر۲)

وَعَدَكَ = اس نے تجھ (ایک مرد) سے وعدہ کیا۔

وَعَدَكِ = اس نے تجھ (ایک عورت سے) وعدہ کیا۔

وَعَدَكُمَا = اس نے تم دو مردوں یا عورتوں سے وعدہ کیا۔

وَعَدَكُمْ = اس نے تم سب مردوں سے وعدہ کیا۔

وَعَدَكُنَّ = اس نے تم سب عورتوں سے وعدہ کیا۔

☆☆☆☆☆

اَلَّيْلَ = رات　(قاعدہ نمبر۴)

لیل اردو میں مستعمل ہے۔

قاعدہ نمبر۴

زبر کی وجوہات

(۱) مفعول (جس پر کام ہوا ہو) پر زبر ہوگی۔

اَلرَّحْمٰنُ جَعَلَ الَّيْلَ = رحمٰن نے رات بنائی۔

(۲) کام کی حالت پر زبر ہوگی۔

هُوَ ذَاهِبٌ بَاكِيًا = وہ روتے ہوئے جا رہا ہے۔

(۳) جس زمانے میں کام ہوا ہو۔　مثلاً

زَيْدٌ مَشْغُولٌ لَيْلًا وَّنَهَارًا = زید دن رات مشغول ہے۔

(۴) جس مقام پر کام ہوا ہو۔　مثلاً

وَرَاءَ، تَحْتَ، فَوْقَ، وَسْطَ، بَيْنَ، عِنْدَ

(۵) کام کی نوعیت پر زبر ہوگی۔　مثلاً

صَدِيْقٌ قَائِمٌ حَزِيْنًا = صدیق غمگین کھڑا ہے۔

(۶) اس اسم پر جو فعل سے نکلے اور کام کرنے کے بہترین انداز کو ظاہر کرے۔ مثلاً

فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا = پس بے شک وہ اللہ سے ایسی توبہ کرتا ہے جیسا کہ توبہ کرنے کا حق ہے۔

☆☆☆☆☆

لِبَاسًا = لباس۔ پردہ (قاعدہ نمبر ۴)

لباس اردو میں مستعمل ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا = اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ بنایا۔

وَالنَّوْمَ سُبَاتًا

وَ = اور

اَلنَّوْمَ = اَلْ + نَوْمٌ = نیند (قاعدہ نمبر ۴)

ملاحظہ

عربی حروف تہجی کی دو اقسام ہیں۔

(۱) حروفِ شمسیہ

ان میں ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن چودہ حروف شامل ہیں۔

(۲) حروفِ قمریہ

ان میں ا، ب، غ، ج، ح، ك، و، خ، ف، ع، ق، ى، م، ہ چودہ حروف شامل ہیں۔ جن سے یہ جملہ ترتیب دیا گیا ہے۔

حق کا خوف عجب غم ہے۔

جب کسی اسم کا آغاز حروفِ قمریہ سے ہو۔ اور اس سے پہلے اَلْ کا اضافہ کیا جائے۔ تو لام پڑھا جائے گا۔ مثلاً

اَلْقَمَرُ، اَلْاَرْضُ، اَلْبَرْدُ، اَلْمَسْجِدُ، اَلْجَمَلُ، اَلْحَقُّ

لیکن جب کسی اسم کا آغاز حروف شمسیہ سے ہو۔ اور اس سے پہلے اَلْ کا اضافہ کیا جائے۔ تو لام نہیں پڑھا جائے گا۔ اور اس اسم کے پہلے حرف پر تشدید آئے گی۔ مثلاً

اَلسَّمَآءُ، اَلشَّمْسُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلنَّارُ، اَلدَّارُ، اَلتَّائِبُوْنَ

☆☆☆☆☆

سُبَاتًا = آرام۔ (قاعدہ نمبر ۴)

وَالنَّوْمَ سُبَاتًا = اور نیند کو آرام (بنایا)۔

وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا

وَ = اور

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

اَلنَّهَارَ = دن (قاعدہ نمبر ۴)

لیل ونہار اردو میں مستعمل ہے۔

نُشُوْرًا = اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔ (قاعدہ نمبر۴)

= منتشر ہونے کا وقت۔جی اٹھنے کا وقت۔

وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا =

اور دن کو منتشر ہونے کا وقت بنایا۔

☆☆☆☆☆☆

سورۃ الفرقان کا تعارف

نام:

اس سورۃ کا نام اس کی پہلی آیت تبرك الذى نزل الفرقان سے ماخوذ ہے۔جس کا معنی حق وباطل میں تمیز کرنے والے کے ہیں۔

زمانہ نزول:

اس کا زمانہ نزول رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کا متوسط دور ہے۔لہٰذا یہ سورت مکی ہے۔

موضوع اور مباحث:

یہ سورت ٦ رکوع اور ۷۷ آیات پر مشتمل ہے۔

کفار مکہ نے نبی کریم ﷺ کی رسالت اور قرآن کے وحی الٰہی ہونے کے خلاف جتنے اعتراضات اٹھائے اس سورۃ میں ان کے جواب دیے گئے ہیں۔ساتھ ساتھ دعوت حق سے منہ موڑنے کے برے نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔ نبی معظم ﷺ اور قرآن کا اصل مرتبہ اور مقام بھی واضح فرمایا گیا ہے۔اسی ضمن میں قرآنِ مجید پر ایمان لانے والوں کو امتحان کے مراحل سے گزارنے کے بعد انہیں دنیا اور آخرت دونوں کی بشارت دی گئی ہے۔جولوگ اس دعوت کو جھٹلانے پر اڑے رہیں گے اتمامِ حجت کے بعد انہیں ان کے انجامِ بد سے آگاہ کیا گیا ہے۔

اس سورت کی آخری آیات جو کہ ہمارے ترجمۂ قرآن کورس میں شامل ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کے اوصاف گنوائے ہیں۔یہ وہ لوگ تھے جو آگے بڑھ کر قرآنِ مجید پر ایمان لانے اور اللہ کے نبی ﷺ کا ساتھ دینے والے بنے۔ان آیات میں مومنین کے جو اوصاف گنوائے گئے ہیں ان میں عاجزی و انکساری، جاہل لوگوں سے نہ الجھنا، اپنی راتیں اللہ کے حضور سجدوں اور قیام میں گزارنا شامل ہیں۔پھر یہ سب کچھ کرتے ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے عذابِ جہنم سے بچائے جانے کی دعائیں کرتے ہیں مزید یہ کہ وہ اسراف نہیں کرتے، وہ شرک زنا اور قتل کا ارتکاب نہیں کرتے، وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں جب انہیں آیاتِ الٰہی سے نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، جب ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ توبہ کرتے ہیں۔

ان اخلاقی خوبیوں کے حامل اور گناہوں سے اجتناب کرنے والے (مومنین) کا نقشہ کھینچ کر عوام الناس کے سامنے رکھ دیا

گیا۔ تا کہ وہ جان لیں کہ اعلیٰ اخلاق کے حامل کون ہیں۔ پھر یہ نظارہ ساری دنیا نے دیکھا کہ چند سالوں کے اندر ایک چھوٹی سی اقلیت کو چھوڑ کر ساری قوم نے اس دعوتِ حق پر لبیک کہی اور اس دور کی سپر پاور کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

زیرِ مطالعہ آیات کا خلاصہ

سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۴۴ تا ۷۷ کا خلاصہ حاضرِ خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بار ہا تخلیقِ کائنات کا تذکرہ فرمایا۔ جس کا مشاہدہ کر کے بھی ایمان نہ لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے چوپایوں اور جانوروں بلکہ ان سے بھی گئی گزری مخلوق کی مانند قرار دیا۔

(آیت نمبر ۴۴)

پھر فرمایا کہ کیا تم یہ مشاہدہ نہیں کرتے کہ تمہارا رب صبح کے وقت کیسے سائے پھیلاتا ہے پھر انہیں سمیٹ کر (بعد دوپہر) پھر پھیلانا شروع کر دیتا ہے

(آیت نمبر ۴۵،۴۶)

پھر فرمایا تیرا رب وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو آرام اور دن کو منتشر ہونے والا بنایا۔

(آیت نمبر ۴۷)

پھر فرمایا وہی تو ہے جو اپنے بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ اور ہم ہی نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

(آیت نمبر ۴۸)

تا کہ ہم اس سے مردہ شہروں کو زندہ کریں پھر ہم اسے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔

(آیت نمبر ۴۹)

اور ہم نے قرآن کی آیات کو طرح طرح سے بیان کیا تا کہ لوگ نصیحت پکڑیں مگر لوگوں نے انکار کر دیا۔

(آیت نمبر ۵۰)

پھر فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں نافرمانوں کیلئے ایک ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔ مگر ہم نے ساری دنیا کی طرف ایک ہی نبی (آخر الزمان) بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔

(آیت نمبر ۵۱)

پھر نبی معظم ﷺ سے خطاب فرمایا کہ اس قرآن کا وعظ اور فیصلہ سب کو ڈنکے کی چوٹ سنا دو اور ان کے خلاف اپنی پوری طاقت کے ساتھ نہ ختم ہونے والے جہاد کا سلسلہ شروع کر دو۔

(آیت نمبر ۵۲)

میری مدد، فتح اور نصرت تمہارے قدم چومے گی۔ ہاں میں بے پناہ قوتوں والا رب ہوں۔ وہی جس نے دو سمندروں کے (کڑوے اور میٹھے پانی کے) درمیان آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی تا کہ ان کا پانی آپس میں مل کر کھاری نہ ہو جائے۔

(آیت نمبر ۵۳)

وہی جس نے انسانوں کو حقیر قطرہ آب سے پیدا کیا پھر

انہیں حقیقی اور سسرالی رشتوں سے جوڑا اور تیرا ربّ بڑی قدرتوں والا ہے۔ (آیت نمبر ۵۴)

ذرا دیکھو یہ حقیر انسان جنہیں ہم نے پیدا کیا اور یہ ہماری ہی مہربانیوں سے زندگی کا سفر طے کر رہے ہیں۔ہم ان کی تمام ضروریات پوری کئے جا رہے ہیں۔لیکن پھر بھی یہ ہمیں چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان یہاں تک کہ وہ میرے حریف بن کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ (آیت نمبر ۵۵)

اے نبی ﷺ یہ جو آپ کی دعوت حق اور شرک سے باز رہنے کی نصیحت پر اظہارِ نفرت کرتے ہیں۔ان سے کہہ دو کہ میں تم سے اپنی اس خیر خواہی کا اس کے علاوہ اور کوئی اجر نہیں مانگتا کہ تم میں سے کچھ لوگ اپنے ربّ کی طرف جانے والی راہ پر چل پڑیں۔ (آیت نمبر ۵۷)

اے نبی ﷺ ! آپ اس بھاری اور کٹھن کام پر دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ اپنے زندہ و جاوید ربّ پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی بھروسہ رکھیں اور فرائضِ منصبہ کی بطریق احسن ادائیگی کے لئے میری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہیں اور میں اپنے بندوں کے گناہوں اور بداعمالیوں سے بخوبی آگاہ ہوں۔

(آیت نمبر ۵۸)

مشرکین اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے معبودوں کو سجدے کرتے تھے جب ان سے رحمٰن کو سجدہ کرنے کا کہا جاتا تھا تو کہتے کہ ہم نہیں جانتے کہ رحمٰن کون ہے۔ہم اس کی بندگی کے منکر ہیں۔اور بڑی بدتمیزی سے کہتے کہ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے بارے تم ہمیں حکم دیتے ہو۔اور یہ دعوتِ حق اللہ تعالیٰ سے ان کی نفرت میں اضافہ کرتی چلی جاتی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا پیارا نام رحمٰن ان کے لئے ایک قابلِ نفرت چیز بن گیا جسے وہ سننا تک بھی گوارا نہ کرتے تھے۔

(آیت نمبر ۶۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی مزید دل براری اور بلند حوصلگی کے لئے اپنی عظمتوں کا اظہار فرمایا کہ اے نبی ﷺ گھبرانا نہیں۔تمہارے ساتھ تمہارا وہ ربّ ہے جس نے آسمانوں، زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان (چاند، سورج، برج، کہکشاؤں، ہزاروں سیاروں، ستاروں اور تاروں) ہے۔ کو صرف چھ روز میں پیدا فرمایا۔پھر وہ اپنے عرش پر متمکن ہوگیا۔وہی رحمٰن ہے پس اس کی شانیں (یہ منکر لوگ) کسی باخبر (عالم دین) سے پوچھ لیں۔

(آیت نمبر ۵۹ تا ۶۰)

اس کے بعد کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات کا تذکرہ بہت خوبصورت انداز میں فرمایا کہ ان کی چال منکسرانہ ہوتی ہے،وہ جاہلوں سے نہیں الجھتے،وہ اپنی رات کا کچھ حصہ اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں،وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں،وہ نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل

سے کام لیتے ہیں، وہ زنا اور قتل نہیں کرتے، وہ غیر اللہ سے مدد نہیں مانگتے، جب ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرتے ہیں، وہ جھوٹی گواہی اور لغویات سے اعراض کرتے ہیں، وہ آیاتِ الٰہی سے نصیحت حاصل کرتے ہیں، اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ جس کا مقصد مشرکین پر یہ واضح کرنا تھا کہ تم جس اللہ (رحمٰن) کو معبود واحد ماننے سے انکاری ہو اس کے بندوں پر مشتمل معاشرہ کی جھلک تو دیکھو۔ کیا اس سے بہتر حسنِ معاشرت تم دکھا سکتے ہو۔ کیا ان سے اعلیٰ کردار والے لوگ پیدا کر سکتے ہو۔ ایک طرف اپنا کردار دیکھ لو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے ان سچے اور پکے غلاموں اور محمد عربی ﷺ کے جانثاروں کی بلند کرداری دیکھ لو۔ سیرتوں میں یہ انقلاب ہے جو محمد ﷺ برپا کرنا چاہتے ہیں اس سے اپنا موازنہ کر لو۔ اس بلند کرداری کے بیان کا ایک مقصد مشرکین مکہ کے سامنے ایک ایسا آئینہ رکھ دینا تھا جو ان کے سامنے انسانیت کے اصلی حسن و جمال کو بے نقاب کر دے تاکہ اس سے ان پر ان کے ظاہری و باطنی عیوب اچھی طرح واضح ہو جائیں۔ اور اس کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں پر بھی نہایت عمدہ پیرائے میں واضح ہو جائے کہ رحمٰن کے بندوں کو اس دنیا میں کیا روش اختیار کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ظاہر و باطن کو کن محاسن سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے۔

لہٰذا یہ آیات مومنین کے اس مقدس گروہ کے خوبصورت اوصاف کی ایک دلکش تصویر پیش کر رہی ہیں جو عبودیت کی معراج اور اتقیاء کی امامت کے حصول کی طلب رکھتے ہوں اور ہر گھڑی اور ہر آن اپنے ربّ ذوالجلال کو راضی رکھنے کیلئے کوشاں رہیں۔

رات کو پردہ (ڈھانپ لینے والی) بنایا

رات کو ہر چیز اندھیرا چھا جاتا ہے اور وہ نظر نہیں آتی۔ ایسا لگتا ہے کہ اندھیرے کی چادر نے سب کچھ چھپا لیا ہے۔ رات کا اندھیرا چھپ کر کئے جانے والے کاموں (گناہوں) کے لیے سازگار ماحول مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ رات ان لوگوں کو بے ریا عبادت کرنے کے لئے سازگار ماحول مہیا کرتی ہے۔ جو دکھلاوے سے بچنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا رات جہاں ڈاکوؤں، عزتیں برباد کرنے والوں کے لے مفید ہے وہاں یہ اللہ کے محبوب بندوں کو اسکے آگے گریہ وفریاد کرنے کے لیے اتنی ہی مفید ہے۔

نیند کو آرام بنایا

سارا دن محنت مشقت کی چکی میں پس کر جب مزدور گھر پہنچتا ہے تو جو چیز اسے سب سے زیادہ مطلوب ہوتی ہے وہ آرام ہوتا ہے۔ وہ شدید بھوک کے باعث کھانا کھاتا ہے۔ کھانا کھاتے ہی بستر پر گرتا ہے اور نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اور اتنی گہری نیند سوتا ہے کہ اگر اس کے سرہانے ڈھول بھی پیٹے جائیں تو اسے انکی قطعاً کوئی خبر نہ ہو۔ صبح جب

نیند پوری کر کے اٹھتا ہے تو اتنا تازہ دم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے کہ پھر آٹھ گھنٹے کی سخت مشقت بلا تردد برداشت کرلیتا ہے۔وہ جسم جو اپنی ساری توانائیاں کھو چکا ہوتا ہے چند گھنٹوں کی نیند کے بعد دوبارہ تازہ دم ہو جاتا ہے۔نیند کی ایک حیران کن کیفیت جس سے اکثر لوگ نا آشنا ہیں۔وہ یہ ہے کہ حالت نیند میں اللہ تعالیٰ ہماری روحیں قبض فرمالیتے ہیں۔پھر جن کی زندگی پوری ہوچکی ہوتی ہے انکی روحیں لوٹائی نہیں جاتیں۔مگر جن کی زندگی ابھی باقی ہوتی ہے انکی روحیں ان کے اجسام کی طرف لوٹادی جاتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت لوگوں کی روحیں قبض کرلیتا ہے۔اور جو مرے نہیں (انکی روحیں) حالت نیند میں (قبض کرلیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم بھیج چکتا ہے۔ان کی (روحوں) کو روک رکھتا ہے۔اور باقی روحوں کی ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔جو لوگ فکر کرنے والے ہیں ان کے لیے اس (کرشمۂ قدرت) میں نشانیاں ہیں۔

(سورۃ الزمر آیت نمبر۴۲)

دن کو منتشر ہونے کا وقت بنایا

مولانا اشرف علی تھانویؒ اور سید مودودیؒ نے اسی حقیقت کی رو سے والنوم سباتا وجعل النهار نشورًا کا ترجمہ کرتے ہوئے سباتًا کا ترجمہ موت جیسا سکون اور نشورًا کا جی اٹھنے کے وقت کیا ہے۔

اس لحاظ سے اس آیت کریمہ کے تین مطالب ہیں۔

(۱) یہ آیت توحید پر دلیل صریح پیش کر رہی ہے۔کہ روح کو قبض کرنے اور دوبارہ لوٹانے کی قدرت فقط اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔

(۲) یہ روزمرہ کے تجربے اور مشاہدے سے زندگی بعد از موت کی ایک واضح اور قوی دلیل فراہم کر رہی ہے۔

(۳) یہ آیت لطیف انداز میں ہمیں بشارت دے رہی ہے کہ اب جاہلیت کی اندھیری رات ختم ہو چکی اور ہدایت ومعرفت کا روزِ روشن نمودار ہو چکا ہے۔اور اب وقت آچکا ہے کہ لوگ (کفر وشرک کی) جہالت کی نیند سے بیدار ہوں۔البتہ جن (ابوجہلوں) کے لیے جہالت کی رات کی نیند موت کی نیند (بن کر مقدر ہو چکی) تھی۔وہ نہ جاگیں گے۔اور ان کا نہ جاگنا خود انہی کے لیے زندگی سے محرومی ہے۔دن کا کاروبار ان کی موت کی وجہ سے بند نہ ہو جائے گا۔

درج ذیل دعا میں نیند کو موت سے تشبیہ دی گئی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں (حالتِ نیند) میں موت سے ہمکنار کرنے کے بعد زندہ کیا (جگا اٹھایا) اور بالآخر سب کو اسی کے حضور لوٹ کر جانا ہے۔ (مسلم)

سبق نمبر ۲

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۴۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ

اور وہی ہے جس نے اپنے بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجا اور ہم (ہی) نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی برسایا۔ (تین سے زائد حروف والے فعل ماضی)

وَهُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا

وَ = اور

هُوَ = وہ (مذکر)

اَلَّذِىْ = جس نے

اَرْسَلَ = اس نے بھیجا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

ارسال اردو میں مستعمل ہے۔

قاعدہ نمبر ۵

تین سے زائد حروف والے ماضی

فَعَلَ کے حروف (ف،ع،ل) میں کچھ دوسرے حروف (ا،ت، س،ن اور ع۔کلمہ وغیرہ) کے اضافے سے تین سے زائد (چار تا چھ) حروف والے ماضی بنتے ہیں۔جن کا ترجمہ صیغہ واحد غائب مذکر سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) ف۔کلمہ سے قبل الف کے اضافے سے اَفْعَلَ مثلاً

ا+ سَلَمَ = اَسْلَمَ

(۲) ف۔کلمہ کے بعد الف کے اضافے سے فَاعَلَ مثلاً

جَهَدَ +ا = جَاهَدَ

(۳) ف۔کلمہ سے قبل ت کے اور ف۔کلمہ کے بعد الف کے اضافے سے تَفَاعَلَ مثلاً

ت،ا + بَرَكَ = تَبٰرَكَ یا تَبَارَكَ

(۴) ف۔کلمہ سے قبل الف کے اور ف۔کلمہ کے بعد ت کے اضافے سے اِفْتَعَلَ مثلاً

ا،ت + قَتَلَ = اِقْتَتَلَ

ملاحظہ

جب ان تین سے زائد حروف والے ماضی کے معنی ڈکشنری میں دیکھنے مقصود ہوں تو ان کے حروفِ اصلی (مادہ) کو ڈکشنری میں تلاش کریں۔جس کے نیچے آپ کو ان کلمات کے معنی مل جائیں گے۔

حروف اصلی = رَسَلَ وزن = اَفْعَلَ

ا+رَسَلَ = اَرْسَلَ

اَلرِّيٰحُ = رِيْحٌ کی جمع = ہوا

ریح اردو میں مستعمل ہے۔

بُشْرًا = خوشخبری

بشارت اردو میں مستعمل ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا =

اور وہی ہے جس نے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجا۔

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ

بَيْنَ = درمیان

بین اردو میں مستعمل ہے۔

يَدَيْ = دو ہاتھ

يَدٌ = ایک ہاتھ

بَيْنَ يَدَيْ = دو ہاتھوں کے درمیان۔آگے۔پہلے

رَحْمَتِهٖ = اس کی رحمت۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

قاعدہ نمبر۶

ھا کی تختی

اس تختی کے پانچ صیغے ہیں۔یہ اسم،فعل اور حرف کے ساتھ جڑ

کر استعمال ہوتی ہے۔

ہٗ ہُ ہٖ = وہ ایک مرد یا اس کا۔

هَا = وہ ایک عورت یا اس کا۔

هُمَا = وہ دو مرد یا دو عورتیں یا ان کا۔

هُمْ = وہ سب مرد یا ان کا۔

هُنَّ = وہ سب عورتیں یا ان کا۔

اس تختی کے استعمالات تین طرح کے ہیں۔

(۱) اسم کے ساتھ

مَالٌ = مال و دولت۔

مَالُهٗ = اس ایک مرد کا مال۔

مَالُهَا = اس ایک عورت کا مال۔

مَالُهُمَا = ان دو مردوں یا عورتوں کا مال۔

مَالُهُمْ = ان سب مردوں کا مال۔

مَالُهُنَّ = ان سب عورتوں کا مال۔

(۲) حرف کے ساتھ

عَنْ = سے رَضِيَ = وہ راضی ہوا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ = اللہ راضی ہوا اس ایک مرد سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا = اللہ راضی ہوا اس ایک عورت سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا = اللہ راضی ہوا ان دو مردوں یا عورتوں سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ = اللہ راضی ہوا ان سب مردوں سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ = اللہ راضی ہوا ان سب عورتوں سے

(۳) فعل کے ساتھ

عَلَّمَ = اس نے سکھلایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

عَلَّمَهٗ = اس نے اس ایک مرد کو سکھلایا۔

عَلَّمَهَا = اس نے اس ایک عورت کو سکھلایا۔

عَلَّمَهُمَا = اس نے ان دو مردوں یا عورتوں کو سکھلایا۔

عَلَّمَهُمْ = اس نے ان سب مردوں کو سکھلایا۔

عَلَّمَهُنَّ = اس نے ان سب عورتوں کو سکھلایا۔

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ = اپنے (بارانِ) رحمت سے پہلے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا

وَ = اور

اَنْزَلْنَا = اَنْزَلَ + نَا = ہم نے نازل کیا

اَنْزَلَ = اس نے نازل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

نازل، نزول اردو میں مستعمل ہے۔

حروف اصلی = نَزَلَ وزن = اَفْعَلَ

ا+ نَزَلَ = اَنْزَلَ

نَا = ہم

مِنْ = سے حروف جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

قاعدہ نمبر۷

حروفِ جارہ

ایسے حروف جو اپنے فوراً بعد آنے والے کلمات کے آخری حرف کے نیچے زیر لانے کا باعث بنتے ہیں انہیں حروفِ جارہ کہتے ہیں۔ مثلاً

كَ، لِ، بِ، فِي، مِنْ، عَنْ، إِلٰى، على وغیرہ

لِلّٰهِ = اللہ کے لئے

فِي الْمَسْجِدِ = مسجد میں

عَلَى الْأَرْضِ = زمین پر

مِنَ السَّمَآءِ = آسمان سے

إِلَى السُّوقِ = بازار کی طرف

كَصَيِّبٍ = بارش کی طرح

بِالْقَلَمِ = قلم کے ساتھ

☆☆☆☆☆

سَمَآءٌ = آسمان

مِنَ السَّمَآءِ = آسمان سے

مَآءً = پانی مفعول (قاعدہ نمبر۴)

طَهُورًا = پاک۔ پاک کرنے والا۔ (قاعدہ نمبر۴)

طاہر اردو میں مستعمل ہے۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا = اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا۔

☆☆☆☆☆

بارش اور ہواؤں کا نظام

اللہ تعالیٰ اپنی ایک عظیم قدرت بیان فرمارہے ہیں کہ وہ زمین پر اپنے بارانِ رحمت سے پہلے بارش کی خوشخبری دینے والی ٹھنڈی اور خوشبودار ہوائیں چلاتے ہیں۔ ان ہواؤں میں رب تعالیٰ نے بہت سے خواص رکھے ہیں۔

بعض ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر انہیں لے چلتی ہیں بعض ہوائیں بادلوں کو بکھیر دیتی ہیں۔ بعض انہیں اکٹھا کرنے پر معمور ہیں۔ بعض خشک اور بعض خنک ہوتی ہیں جو لوگوں کو بارانِ رحمت کی خوشخبری دیتی ہیں۔ بعض ہوائیں بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں پھر انہیں بوجھل کر دیتی ہیں۔ بعض ہوائیں آندھی بن جاتی ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب شدید گرمی کی وجہ سے زمین کی ہوا ہلکی ہوکر اوپر اٹھ جاتی ہیں۔ تو ہوا کے زیادہ دباؤ والے علاقے سے ہوائیں کم دباؤ والے (گرم) علاقے کی طرف دوڑتی چلی آتی ہیں اور اس طرح آندھیاں چلنے لگ جاتی ہیں۔

جب گرمی کی شدت سے نباتات، چرند پرند اور انسان جھلس رہے ہوں۔ زمین پر لو چل رہی ہو، آسمان آگ اگل رہا ہو۔ لوگ بارش کے لئے دعائیں کررہے ہوں۔ ایسے میں اگر

ٹھنڈی اور خوشبودار ہوائیں چلنی شروع ہو جائیں جو بارش کی خوشخبری دے رہی ہوں۔ سیاہ بادل بادلوں کی گھٹائیں آسمان پر چھانے لگ جائیں۔ تو لوگ خوشی سے پھولے نہیں سماتے بچے گلیوں میں نکل کر اونچی اونچی آواز میں (بصورت اشعار) بارش کی دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔ ہر کوئی عجیب جوش وطرب میں ہوتا ہے اور زبان پر فوراً شکر کے ترانے رواں ہونے لگ جاتے ہیں۔ پھر جب موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تو بچے بڑے سب اس میں نہانے سے لطف اندوز ہونے لگ جاتے ہیں۔

اگر ہم صرف بارش کی ایک ہی نشانی پر غور کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لیے کافی ہے۔ سمندر کا پانی سورج کی گرمی سے بخارات بنتا ہے جونہی یہ بخارات بادل کا روپ دھارتے ہیں۔ ہوائیں ان اربوں من وزنی بادلوں کو اپنے کندھوں پر اٹھائے محوِسفر ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات تو اتنی بارش ہوتی ہے کہ کاروبارِ جہاں معطل کر ہو جاتا ہے۔ مگر جلد ہی زمین یہ پانی جذب کر لیتی ہے۔

قدرت نے پانی کے چار بڑے ذخیرے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ (١) سمندر (٢) پہاڑوں پر جمی ہوئی برف (٣) بادلوں میں موجود پانی (٤) زیرِ زمین پانی۔

ان ذخیروں میں پانی کا تناسب کبھی نہیں بگڑتا۔ پہاڑوں پر برف پانی ہی کی ایک شکل ہے جو پانی کا بہت بڑا اور قیامت تک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ ہے سورج کی گرمی سے یہ برف پگھلتی ہے۔ جو ندی نالوں کی صورت میں آگے بڑھتے بڑھتے دریا کا روپ دھار لیتی ہے۔ اور یہ دریا سمندر میں جا گرتے ہیں۔

گویا یہ پانی کا ایک خوبصورت چکر ہے جو کمال حکمت سے چل رہا ہے۔ اور ہوا کے بعد لوگوں کی سب سے بڑی ضرورت انہیں وافر مقدار میں پہنچا رہا ہے پھر یہ برف صرف پہاڑوں ہی پر نہیں بلکہ زمین کے دونوں قطبین میں موجود سمندروں پر بھی ایک بڑی موٹی تہہ کی صورت میں موجود ہے۔ لیکن سمندر کے اندر کی مخلوق پر اس برف کی ٹھنڈک کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور سمندر کی نچلی تہوں کا پانی بدستور ان کے لیے گرم ہی رہتا ہے۔ یہ سمندری مخلوق کا بقا کا راز ہے۔ زمین کا کل ٣/٤ حصہ سمندروں پر مشتمل ہے اسی لحاظ سے سمندر کی مخلوق بھی زمین کی مخلوق سے ٣ گنا زیادہ ہے۔

پھر اس بارش کے اس پانی کی ایک صفت بیان کی کہ وہ طیب ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ اس میں قطعاً کوئی ملاوٹ یا کثافتیں شامل نہیں ہیں۔ ایک جگہ سورۃ واقعہ میں فرمایا یہ جو (خوش ذائقہ) پانی جسے تم پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا یا ہم نازل کرتے ہیں اگر ہم چاہتے تو اسے کھاری (نمکین) کر دیتے تم شکر کیوں نہیں کرتے ہو۔

(آیت نمبر ٦٨ تا ٧٠)

ذرا غور فرمائیں کہ اگر زمین پر کھاری پانی کی بارش برسنی شروع ہو جائے تو تمام زمینیں اور عمارات کلر اور شور ہو جائیں۔ نہ زمین کسی فصل کے اگانے کے قابل رہے نہ ہی کوئی عمارت نمکیات کے اثر سے ٹوٹنے پھوٹنے سے بچ سکے۔ نہ ایسا پانی پینے کے کام آ سکتا نہ فصلیں اگانے کے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس بارانِ رحمت کی نعمت کا ذکر قرآنِ مجید میں متعدد بار کیا ہے۔ کبھی فرمایا کہ ہم اس بارش سے غیر آباد، بنجر، خشک اور مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ سبزے سے لہلہا اٹھتی ہے۔ کبھی فرمایا مردہ زمین کے زندہ ہو جانے کے بعد یہ پانی حیوانوں اور انسانوں کے پینے کے کام آتا ہے اور اس سے ان کے کھیتوں اور باغات کو سینچا جاتا ہے۔ پھر فرمایا وہ اللہ ہی تو ہے جو لوگوں کی کامل ناامیدی کے بعد ان پر بارشیں برساتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ میری قدرت کا ایک نظارہ یہ بھی ملاحظہ کرو کہ ابر اٹھتا ہے گرجتا ہے۔ لیکن جہاں میں چاہتا ہوں وہاں برستا ہے پھر ایک اور حقیقت واضح فرمائی کہ بارشیں لوگوں کے گناہوں کے شامت کی وجہ سے روک لی جاتی ہیں۔ کاش کہ لوگ بارش سے مردہ زمین کو دوبارہ زندگی ملتے دیکھ کر اس حقیقت کو مان لیتے کہ وہ بعد از موت ایک روز حساب کتاب کے لیے دوبارہ ضرور زندہ کیے جائیں گے۔

ایک مرسل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے کہا کہ میں بادل کی نسبت کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا اللہ کے نبی ﷺ یہ رہا بادلوں کا فرشتہ آپ جو چاہیں اس سے دریافت فرمالیں۔ آپؐ نے سوال کیا جس کے جواب میں اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تو اللہ تعالیٰ کا حکم آتا ہے کہ فلاں فلاں شہر میں اتنی اتنی بارش برسادو۔ ہم تعمیل ارشاد کر دیتے ہیں۔

بارش جیسی نعمت کے وقت اکثر لوگوں کے کفر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسائی گی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ بارش برس چکنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا سنو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے بہت سے میرے ساتھ مومن ہو گئے اور بہت سے کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ ہم پر بارش صرف اللہ کے فضل وکرم سے برسی ہے وہ تو میرے ساتھ ایمان رکھنے والے اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والے ہوئے اور جنہوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے پانی برسایا گیا ہے وہ میرے ساتھ کافر اور ستاروں کے ساتھ مومن ہوئے۔

سبق نمبر ۳

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۵۵-۵۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝

اور وہی تو ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اسے حقیقی اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ اور آپ ﷺ کا رب (ہر طرح کی) قدرت رکھنے والا ہے۔ اور وہ اللہ کے علاوہ ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ اور کافر اپنے رب کے خلاف (دوسروں کا) مددگار ہے۔ (فعل مضارع)

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا

وَ = اور

هُوَ = وہ

اَلَّذِىْ = جس نے

خَلَقَ = اس نے پیدا کیا ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

خلق اور تخلیق اردو میں مستعمل ہے۔

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

اَلْمَآءِ = پانی

بَشَرًا = انسان۔ بشر مفعول (قاعدہ نمبر ۴)

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا =

اور وہی تو ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا

فَجَعَلَهٗ = فَ + جَعَلَ + هٗ

فَ = پس

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

هٗ = اس کا۔ اسے ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

نَسَبًا = نسب والا (حقیقی رشتوں والا)

مفعول کی صفت (قاعدہ نمبر ۴)

نسب اردو میں مستعمل ہے۔

صِهْرًا = سسرال والا زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا = پھر اسے حقیقی اور سسرالی رشتوں والا بنا دیا۔

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا

وَ = اور

كَانَ = ہے

كَوَنَ = كَانَ بیمار حروف (قاعدہ نمبر ۸)

قاعدہ نمبر ۸

بیمار حروف

و، ی اور الف بیمار حروف ہیں۔ یہ فعل ماضی میں الف میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات حذف کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً

قَوَلَ = قَالَ

قول اردو میں مستعمل ہے۔

☆☆☆☆☆

رَبُّكَ = رَبُّ + كَ

رَبُّ = رب۔ پروردگار

رب اردو میں مستعمل ہے۔

كَ = تیرا

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

قَدِيْرًا = قدرت والا

قادر، قدیر اردو میں مستعمل ہے۔

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا =

اور تیرا رب (ہر طرح کی) قدرت رکھنے والا ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ = اور

يَعْبُدُوْنَ = يَعْبُدُ+وْنَ فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

قاعدہ نمبر ۹

فعل مضارع

یہ فعل حال اور فعل مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ

فعل ماضی (فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ کے وزن پر آنے والے کلمات) کے شروع میں علامتِ مضارع (ی - ت - ا - ن) اور اس کے آخری حرف (ل - کلمہ) پر زبر کی جگہ پیش لگانے سے فعل مضارع بن جاتا ہے۔

ایسا کلمہ جس کا آغاز (ی - ت - ا - ن) میں سے کسی ایک حرف کے ساتھ ہو اور اس کے آخری حرف پر پیش ہو وہ فعل مضارع ہو گا۔ فعل مضارع کے مختلف صیغوں کے لئے مختلف علاماتِ مضارع استعمال ہوتی ہیں۔

ی = وہ۔اس۔انہوں (صیغہ غائب)

ت = تو۔آپ۔تم (صیغہ مخاطب)

ا = میں (صیغہ واحد متکلم)

ن = ہم (صیغہ جمع متکلم)

فَعَلَ سے درج ذیل فعل مضارع بنیں گے۔

يَفْعَلُ = وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔

تَفْعَلُ = تو کرتا ہے یا تو کرے گا۔

اَفْعَلُ = میں کرتا ہوں یا میں کروں گا۔

نَفْعَلُ = ہم کرتے ہیں یا ہم کریں گے۔

☆☆☆☆☆

يَعْبُدُ = وہ عبادت کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

عَبَدَ = اس نے عبادت کی ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

عابد، عبادت اردو میں مستعمل ہے۔

يَعْبُدُوْنَ = وہ عبادت کرتے ہیں یا کریں گے۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

قاعدہ نمبر ۱۰

علاماتِ جمع

وا ، ون ، ین علامات جمع ہیں۔

یہ اسم یا فعل کے آخر میں جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

وا ماضی فعل امر اور فعل نہی کو جمع بناتی ہے ون فعل مضارع اور اسم کو جبکہ ین اسم کو جمع بناتی ہے۔ مثلاً

عَابِدٌ = عبادت کرنے والا۔

عَابِدُوْنَ = عبادت کرنے والے۔

تَعْبُدُ = تو عبادت کرتا ہے یا کرے گا۔ (مضارع)

تَعْبُدُوْنَ = تم سب عبادت کرتے ہو۔ یا کرو گے

كَتَبَ = اس نے لکھا۔ (فعل ماضی)

كَتَبُوْا = ان سب نے لکھا۔

مُسْلِمٌ = مسلمان مرد (واحد)

مُسْلِمِيْنَ = مسلمان مرد (جمع)

☆☆☆☆☆

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

دُوْنِ = سوائے

اللّٰه = لفظِ جلالہ

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ = اور وہ اللہ کے علاوہ (اس کی) عبادت کرتے ہیں۔

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ

مَا = جو

لَا = نہیں

يَنْفَعُهُمْ = يَنْفَعُ + هُمْ

يَنْفَعُ = وہ فائدہ دیتا ہے یا دے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

نَفَعَ = اس نے فائدہ پہنچایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

نفع اردو میں مستعمل ہے۔

هُمْ = وہ سب مرد اور عورتیں ها کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

يَنْفَعُهُمْ = وہ انہیں فائدہ دیتا ہے یا دے گا۔

يَضُرُّهُمْ = يَضُرُّ + هُمْ

يَضُرُّ = وہ نقصان پہنچاتا ہے یا پہنچائے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

ضَرَرَ = ضَرَّ

ضَرَّ = اس نے نقصان پہنچایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

ضرر اردو میں مستعمل ہے۔

يَضُرُّهُمْ = وہ انہیں نقصان پہنچاتا ہے۔

مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ = جو انہیں نہ فائدہ دیتا ہے نہ نقصان پہنچاتا ہے۔

وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا

وَ = اور

كَانَ = ہے

حروف اصلی كَوَنَ = كَانَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔

الْكَافِرُ = کافر

کافر اردو میں مستعمل ہے۔

عَلَىٰ = پر

رَبِّهِ = رَبُّ + هٖ = اپنے رب

رَبُّ = پروردگار

هٖ = اس کا

ظَهِيرًا = پشت پناہ۔ مددگار

ظہیر اردو میں مستعمل ہے۔

وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا =

اور کافر اپنے رب کے خلاف (دوسروں کا) مددگار رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیا انسان پانی کی ایک حقیر بوند نہ تھا

اللہ تعالیٰ کا انسان کو ایک حقیر قطرۂ آب سے پیدا کرنا ایک حیران کن امر ہے بلکہ اس سے بھی پہلے کا زمانہ جو ہر انسان پر گزرتا ہے وہ ایسا ہے جب انسان کوئی بھی قابل ذکر چیز نہیں ہوتا جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

کیا انسان پر ایک ایسا زمانہ نہیں گزرا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟

(سورۃ الدھر آیت نمبر ۱)

یہ اس زمانے کی بات ہے جب انسان نے ابھی شکم مادر میں وجود نہیں پکڑا ہوتا۔ اور اس کے ذرے زمین میں بکھرے پڑے ہوتے ہیں۔ پھر وہ ذرے زمین سے پھل اور سبزیوں میں منتقل ہوئے جو اس کے ماں اور باپ نے کھائے۔ اس خوراک سے نطفے بنے۔ پھر اس قادرِ مطلق ذات نے ان نطفوں کو ایک جگہ رحم مادر میں اکٹھا کر کے بچے کی شکل دے دی۔ جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا اس کو ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر نطفہ کو لوتھڑا بنایا

پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی۔ پھر بوٹی (سے اس) کی ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا پھر اس کو ایک نئی صورت کی شکل دے دی۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا ہے بڑا بابرکت ہے۔

(سورۃ المومنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۴)

پھر اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو مرد اور عورت کے دو روپ عطا فرمائے جن کی جسمانی اور نفسانی خصوصیات مختلف ہیں اور خصوصیات کے اس اختلاف کی وجہ سے وہ باہم ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کا پورا جوڑ ہیں ان میں محبت اور مودت کے جذبات اور ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنے کا مکمل احساس ہوتا ہے۔ پھر ان جوڑوں کو ملا کر وہ رب کریم عجیب توازن کے ساتھ (جس میں کسی کی تدبیر کا ذرہ برابر بھی دخل نہیں) دنیا میں مرد بھی پیدا کر رہا ہے اور عورتیں بھی۔

حقیقی اور سسرالی رشتے داریاں

پھر ان جوڑوں سے بیٹوں اور پوتوں کے ذریعے سے ایک خاندانی نظام جنم لیتا ہے جو دوسرے گھروں سے بہویں لاتے ہیں۔ اور پھر ایک دوسرا خاندانی نظام بیٹیوں اور نواسیوں کے ذریعے سے وجود پکڑتا ہے جو دوسرے گھروں میں بہوئیں بن کر جاتی ہیں اس طرح خاندان سے خاندان جڑ کر طویل وعریض علاقے ایک نسل اور ایک تمدن سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔

غیر اللہ کی پرستش

قرآن کریم شرک کی مذمت پر آیات کا بہت بڑا ذخیرہ رکھتا ہے انہی آیات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے والے کی مغفرت نہیں فرمائیں گے اور اسکے علاوہ جسکا جو گناہ چاہیں گے بخش دیں گے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک سے جہالت کا عذر بھی قبول نہیں فرمائیں گے ایک جگہ اپنے سوا دوسروں کو کارساز بنانے کی مذمت میں ارشاد فرمایا کہ

کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا (اپنا) کارساز بنالیں گے (تو ہم خفا نہیں ہوں گے)۔ ہم نے ایسے کافروں کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔

(سورۃ الکھف آیت نمبر ۱۰۲)

شیطان نے لوگوں کو شرک میں ملوث کر کے اللہ کی مخلوق کے ایک بڑے حصے کو گمراہ کر رکھا ہے۔ سورۃ الحج میں ارشار

ربانی ملاحظہ فرمائیں۔

لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو کہ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ (تو) ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگر چہ اس کے لیے سب جمع ہو جائیں (مکھی بنانا تو دور کی بات ہے) اگر ان سے مکھی کوئی چیز (مثلاً خوراک کا ذرہ) چھین کر لے جائے تو وہ اس سے واپس تک نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب (عابد اور معبود) دونوں انتہائی کمزور ہیں۔ لوگوں نے اللہ کی قدر اس طرح نہیں کی جس طرح کرنی چاہیے تھی۔

(آیت نمبر ۷۳ تا ۷۴)

یعنی اتنی عظمتوں والے رب کو مدد مانگنے اور استغاثہ کرنے کے لئے کافی نہ سمجھا اور لوگوں میں سے غوث اور مددگار بنا لیے ظاہر ہے یہ ناقدری نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر ایک جگہ ارشاد فرمایا لوگو! صرف ایک اللہ کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر بتوں کی (بندگی کی) نجاست اور جھوٹی بات سے بچو اور جو شخص (کسی کو) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے کہ وہ آسمان سے گر پڑا پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اسے اڑا کر کسی دور دراز (نامعلوم) مقام پر پھینک دے۔ ذرا غور فرمائیں کہ کیا نصیحت کا اس سے خوبصورت اور بہترین انداز کوئی اور ہو سکتا ہے؟ یہ انداز ہی بتا رہا ہے کہ یہ کلام کسی مخلوق کا نہیں بلکہ خالق کا ہے۔ اگر لوگ اب بھی ہدایت سے محروم رہ جائیں تو ان کی بدبختی میں کسی قسم کے شک کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

کافر کا اپنے رب کے خلاف مدد کرنا

اللہ کا کلمہ بلند کرنے اور اس کے احکام وقوانین کا نافذ کرنے کے لیے جو کوششیں بھی ہو رہی ہوں کافر کی ہمدریاں انکے ساتھ نہیں ہوں گی بلکہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گی جو اللہ کے دین کو نیچا دکھانے کے در پے ہوں گے۔ اسی طرح کافر کی ساری دلچسپیاں اللہ کی اطاعت سے نہیں بلکہ اس کی نافرمانی ہی سے وابستہ ہوں گی اللہ کی نافرمانی کا کام جو جہاں بھی کر رہا ہوگا۔ کافر اگر عملاً اس میں شرکت نہ کر سکے گا تو کم از کم اس کی پشت پناہی ضرور کرے گا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے باغیوں کی ہمت افزائی ہو سکے۔ بخلاف اسکے اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی تابع فرمانی کر رہا ہو تو کافر اسکی مزاحمت میں ذرہ برابر بھی دریغ نہ کرے گا۔ چاہے وہ اظہارِ ناگواری کی حد تک ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ کی نافرمانی کی ہر خبر اسکے لیے باعثِ راحت وفرحت ہوگی جبکہ اسکی تابع فرمانی کی ہر اطلاع اس کو ناخوش کرنے کا باعث ہوگی۔

سبق نمبر ۴

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۵۸۔۵۶

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝

اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (بنا کر) کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغِ دین) کی اجرت نہیں مانگتا۔ ہاں جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی طرف (جانے کا) کوئی راستہ اختیار کر لے۔ اور اس زندۂ جاوید ہستی پر بھروسہ رکھو۔ جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے کو کافی ہے۔ (فعل امر)

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا

وَ = اور

مَا = نہیں۔ جو

اَرۡسَلۡنٰكَ = اَرۡسَلَ + نَا + كَ

اَرۡسَلَ = اس نے بھیجا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

ارسال اردو میں مستعمل ہے۔

حروف اصلی = رَسَلَ وزن = اَفۡعَلَ

ا + رَسَلَ = اَرۡسَلَ

نَا = ہم

كَ = تجھے ك کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ = اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں

اِلَّا = مگر

مُبَشِّرًا = خوشخبری دینے والا (قاعدہ نمبر ۴)

مبشر اور نذیر اردو میں مستعمل ہے۔

وَّنَذِيۡرًا = ڈرانے والا (قاعدہ نمبر ۴)

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا = اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (بنا کر)

قُلۡ مَآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ

قُلۡ = کہہ دیجئے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

قاعدہ نمبر ۱۱

فعل امر

ایسا فعل جس میں کسی کام کا حکم دیا جائے فعل امر کہلاتا ہے۔ مثلاً

اِضۡرِبۡ = تو ضرب لگا۔

اُذۡكُرُوۡا = تم سب ذکر کرو۔

فعل امر فعل مضارع سے بنتا ہے اسے بنانے کے تین مراحل ہیں۔

(۱) فعل مضارع کی علامت ختم کر دیں۔

(۲) اگر جزم والا حرف سامنے آئے تو اس سے پہلے الف لگا دیں۔ ورنہ الف نہ لگائیں۔

(۳) مضارع کے آخری حرف کی پیش کو جزم میں بدل دیں۔ مثلاً

يَضۡرِبُ - ضۡرِبُ - اِضۡرِبُ - اِضۡرِبۡ = تو ضرب لگا

يَجۡعَلُ - جۡعَلُ - اِجۡعَلُ - اِجۡعَلۡ = تو بنا

يَفۡعَلُ - فۡعَلُ - اِفۡعَلُ - اِفۡعَلۡ = تو کر

يُقَدِّمُ - قَدِّمْ - قَدِّمْ = تو پیش قدمی کر۔

یاد رکھیں کہ الف سے شروع ہونے والا ایسا کلمہ جس کے آخری حرف پر جزم ہو یا وا ہو فعل امر ہوگا۔ جزم کی صورت میں حکم واحد کے لئے ہوگا جبکہ وا کی صورت میں حکم جمع کے لئے ہوگا۔

☆☆☆☆☆

قُلْ = کہہ دیجئے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

حروف اصلی قَوَلَ = قَالَ

بیار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

قَالَ = اس نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

قیل وقال اردو میں مستعمل ہے۔

يَقُوْلُ = وہ کہتا ہے یا کہے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يَقُوْلُ - قُوْلُ - قُلْ

مَا = نہیں

اَسْئَلُكُمْ = اَسْئَلُ + كُمْ

اَسْئَلُ = میں سوال کرتا ہوں یا کروں گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

سَئَلَ = اس نے سوال کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

سوال، سائل اردو میں مستعمل ہیں۔

كُمْ = تم سے ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ =

کہہ دیجئے میں تم سے سوال نہیں کرتا ہوں۔

عَلَيْهِ = عَلٰى + هٖ = اس پر

عَلٰى = پر

هٖ = اس

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

اَجْرٌ = اجر۔ معاوضہ

اجر اردو میں مستعمل ہے۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ =

کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس کی اجرت نہیں مانگتا ہوں۔

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

اِلَّا = مگر

مَنْ = جس نے۔ جو

شَآءَ = اس نے چاہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

اِلَّا مَنْ شَآءَ = مگر جو چاہے۔

اَنْ يَّتَّخِذَ = کہ وہ پکڑے۔ (قاعدہ نمبر ۱۲)

قاعدہ نمبر۱۲

ادغام

اگر ن ساکن (نْ) یا تنوین (ً ٍ ٌ) کے بعد چھ حروف (ی - ر - م - ل - و - ن) میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

مثلاً

اَنْ یَّذَّکَّرَ، مَنْ یَّشَآءُ، مِنْ رَّبِّهِمْ ، اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اَنْ یَّتَّخِذَ

اَنْ + یَتَّخِذُ

حروف اصلی اَخَذَ وزن = اِفْتَعَلَ

اخذ کرنا اردو میں مستعمل ہے۔

اِت+اَخَذَ = اِاْتَخَذَ

جب دو ہمزے (حرکت والے الف) اکٹھے آ جائیں۔ اور بعد میں آنے والا ہمزہ ساکن (جزم والا) ہو تو اسے پہلے والے ہمزہ کی حرکت سے مطابقت رکھنے والے حرف (و یا الف یا ی) سے بدل دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ زبر الف سے، زیر ی سے اور پیش و سے مطابقت رکھتی ہے۔ لہٰذا

اِاْتَخَذَ = اِیْتَخَذَ

وہ و یا ی جو اِفْتَعَلَ کی ت کے قریب ہو، اسے ت سے بدل دیتے ہیں لہٰذا

اِیْتَخَذَ = اِتَّخَذَ

اِتَّخَذَ = اس نے پکڑا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

یَتَّخِذُ = وہ پکڑتا ہے یا پکڑے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

اَنْ کے اضافے سے

اَنْ یَّتَّخِذَ = یہ کہ وہ پکڑے (قاعدہ نمبر۱۳)

قاعدہ نمبر۱۳

اَنْ اور حَتّٰی کا استعمال

اگر اَنْ یا حَتّٰی فعل مضارع سے پہلے آ جائیں تو وہ (واحد کی صورت میں) فعل مضارع کے آخری حرف کی پیش کو زبر میں اور (جمع کی صورت میں) ون کو وا میں تبدیل کر کے اس کے ترجمہ میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ مثلاً

تَحْبَطُ اَعْمَالُکُمْ = تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ = کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

تَخْرُجُ اِلَیْکُمْ = تو ان کی طرف نکلتا ہے۔

حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْکُمْ =

یہاں تک کہ تو ان کی طرف نکل آئے۔

یَکْتُبُ اِلَیْكَ = وہ تمہاری طرف لکھتا ہے۔

اَنْ یَّکْتُبَ اِلَیْكَ = کہ وہ تمہاری طرف لکھے۔

یَکْتُبُوْنَ اِلَیْكَ = وہ تمہاری طرف لکھتے ہیں۔

اَنْ یَّکْتُبُوْا اِلَیْكَ = کہ وہ تمہاری طرف لکھیں۔

☆☆☆☆☆

اِلٰی = کی طرف حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

رَبِّهٖ = رَبٌّ+هٖ = اس کا رب ۔ اپنے رب

رَبٌّ = پروردگار

هٖ = اس کا۔اپنا ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۲)

سَبِیْلًا = راستہ

سبیل اردو میں مستعمل ہے۔

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا =

ہاں جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف (جانے کا)

کوئی راستہ اختیار کرلے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

وَ = اور

تَوَكَّلْ = تو بھروسہ کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

حروف اصلی وَكَلَ وزن = تَفَعَّلَ

ت، ع کلمہ (ک) + وَكَلَ = تَوَكَّلَ

تَوَكَّلَ = اس نے بھروسہ کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

توکل اردو میں مستعمل ہے۔

یَتَوَكَّلُ = وہ بھروسہ کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

یَتَوَكَّلُ - تَوَكَّلُ - تَوَكَّلْ

عَلٰی = پر حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

اَلْحَيِّ = زندہ جاوید ہستی (اللہ تعالیٰ)

حیات اردو میں مستعمل ہے۔

اَلَّذِیْ = جسے

لَا = نہیں

یَمُوْتُ = وہ مرتا ہے یا مرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

حروف اصلی مَوَتَ = مَاتَ (قاعدہ نمبر ۸)

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔

موت اردو میں مستعمل ہے۔

مَاتَ = وہ مرا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ =

اور اس زندہ جاوید ہستی پر بھروسہ رکھو۔ جسے (کبھی) موت نہیں آئے گی۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ

وَ = اور

سَبِّحْ = تو پاکی بیان کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

حروف اصلی = سَبَحَ وزن = فَعَّلَ

سَبَّحَ = اس نے پاکی بیان کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

يُسَبِّحُ = وہ پاکی بیان کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تسبیح اردو میں مستعمل ہے۔

فعل امر کے مراحل

يُسَبِّحُ - سَبِّحُ - سَبِّحْ

بِحَمْدِهِ = بِ + حَمْدٌ + هٖ

= اس کی تعریف کے ساتھ۔

بِ = کے ساتھ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

حَمْدٌ = تعریف

حمد اردو میں مستعمل ہے۔

هٖ = اس کی ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ =

اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح (پاکی بیان) کرو۔

وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا

وَ = اور

حروف اصلی كَفَيَ = كَفَى

كَفَى = وہ کافی ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

بِهٖ = بِ + هٖ = اس کے ساتھ

بِذُنُوبِ = گناہوں کے ساتھ۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

ذُنُوبٌ = جمع ہے ذَنْبٌ کی = گناہ

عِبَادِهٖ = اپنے بندوں ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

عِبَادٌ = جمع ہے عبدٌ کی = غلام۔ بندہ

خَبِيرًا = خبردار

خبیر اردو میں مستعمل ہے۔

وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا =

اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کو کافی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مبشر اور نذیر

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی ﷺ آپ کا کام نہ کسی ایمان لانے والے کو جزا دینا ہے نہ کسی انکار کرنے والے کو سزا دینا۔ آپ کسی کو ایمان کی طرف کھینچ لانے پر اور انکار سے زبردستی روک دینے پر مامور نہیں کئے گئے ہو۔ آپ کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ جو راہ راست قبول کرے اسے نیک انجام کی خوشخبری سنا دو اور جو اپنی گمراہی پر اڑا رہے اس کو اللہ کی پکڑ سے ڈرا دو۔

اس طرح کے ارشادات قرآن مجید میں جہاں بھی آئے ہیں ان کا اصل روئے سخن کفار کی طرف ہے اور مقصد دراصل ان کو یہ بتانا ہے کہ نبی ﷺ ایک بے غرض ہادی ہیں جو مخلوق خدا کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ کا پیغام (واحکامات) ان تک پہنچاتے ہیں اور انہیں انکے انجام سے خبردار کرتے ہیں۔ وہ تمہیں زبردستی تو اس پیغام کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتے۔ جو تم خواہ مخواہ بگڑنے اور لڑنے مرنے پر تل جاتے ہو۔ تم ان کی بات مانو گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے۔ اور نہ مانو گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے ان کا کچھ نہیں بگڑے گا وہ تمہیں میرا پیغام پہنچا کر اپنا فرض ادا کر چکے۔ اب تمہارا معاملہ ہم سے ہے۔ اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بسا اوقات لوگ اس غلط فہمی میں پڑ جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے معاملے میں بھی نبی ﷺ کا کام بس اللہ کا پیغام پہنچا دینے اور انجام نیک کی خوشخبری سنا دینے تک محدود ہے۔ حالانکہ قرآن مجید جگہ جگہ اور بار بار تصریح کرتا ہے کہ مسلمانوں کے لیے نبی ﷺ صرف مبشر ہی نہیں بلکہ معلم، مرشد، مزکی، مربی اور سب سے بڑھ کر ان کے لیے بہترین نمونہ عمل ہیں۔ پھر وہ حاکم، قاضی، امیر اور مطاع بھی ہیں اور ان کی زبان اقدس سے نکلا ہوا ہر فرمان ان کے حق میں قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ جن کے آگے ان کو دل کی پوری رضامندی کے ساتھ سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔ قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

فریضۂ رسالت کی بے لوث ادائیگی

یہ نبی معظم ﷺ کی نبوت کے حق میں ایک بہت قوی دلیل ہے یعنی یہ کہ آپ اپنے منصب رسالت کے کی ادائیگی میں سراسر بے لوث ہیں۔ کوئی شخص آپ پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ آپ ﷺ یہ ساری مشکلات اس لیے جھیل رہے ہیں کہ کوئی نفسانی

غرض آپ کے پیش نظر ہے۔ بعثت سے قبل آپ کا کاروبار تجارت خوب چمک اٹھا تھا۔ اب افلاس میں مبتلا ہو گئے۔ پہلے قوم میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ہر شخص سر آنکھوں پر بیٹھاتا تھا اب گالیاں اور پتھر کھا رہے ہیں بلکہ جان تک خطرے میں ہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے آپ ﷺ اپنے بیوی بچوں میں ہنسی خوشی دن گزار رہے تھے اب ایک ایسی کش مکش میں پڑ گئے کہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام۔

اس پر مزید یہ کہ بات وہ لے کر اٹھے ہیں کہ سارا ملک دشمنی پر اتر آیا ہے حتی کہ خود اپنے ہی بھائی بند خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ کیا کوئی خودغرض آدمی ایسا کر سکتا ہے؟ خودغرض تو اپنی قوم اور قبیلے کے تعصبات کو ابھار کر اپنی قابلیت اور جوڑ توڑ سے سرداری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے نہ کہ وہ بات لے کر اٹھتا ہے جو کہ تمام قومی تعصّبات کے خلاف ایک چیلنج ہے۔ یہ وہ دلیل ہے جس کو قرآن مجید میں نہ صرف نبی ﷺ بلکہ بالعموم تمام انبیاءؑ کی صداقت کے ثبوت میں بارہا پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اطاعت گزاروں کو جنت کی بشارت دے دیجئے اور نافرنوں کو جہنم کے عذاب سے ڈرا دیجیے لوگوں میں اعلانِ عام کر دیجیے کہ میں تم سے اپنے وعظ کا کوئی معاوضہ ہرگز نہیں چاہتا۔ اس سے میرا ارادہ اللہ کی رضامندی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میں سے جو راہِ راست پر آنا چاہے اس کے سامنے سیدھا راستہ واضح کر دوں۔

توکل کے لائق صرف وہی زندہ وجاوید ہستی ہے

فرمایا اے پیغمبر ﷺ اپنے تمام کاموں میں اس اللہ پر بھروسہ رکھیے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ جو موت وفنا سے مبرّا ہے۔ جو اول وآخر ظاہر وباطن اور ہر چیز حتی کہ سینوں کے حال سے بھی باخبر ہے۔ جو دائم، باقی، سرمدی، ابدی، حی اور قیوم ہے۔ جو ہر چیز کا مالک اور رب ہے۔ اس کو اپنا ماوٰی اور ملجا ٹھہرا لیجئے۔ اسی کی ذات ایسی ہے جو کہ توکل کے لائق ہے۔ تم ہر گھبراہٹ میں اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہی کافی ہے وہی ناصر ہے وہی مؤید ومظفر ہے۔

ایک آیت میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

اے نبی ﷺ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف جو کچھ

نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے یہ نہ کیا تو آپ نے حق رسالت ادا نہیں کیا۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حالات کی خرابی کی وجہ سے ایک صحابی رات کو آنحضور ﷺ کے گھر کے باہر پہرہ دے رہا تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں باآوازِ بلند مطلع فرمادیا کہ اب تم اپنے گھر چلے جاؤ میری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا ہے اب تمہاری ضرورت نہیں۔ ایک آیت میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

مشرق اور مغرب کا رب وہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو اپنا کارساز سمجھو۔

(سورۃ المزمل آیت نمبر ۹)

ایک آیت میں مزید فرمایا

تو اسی کی عبادت کر اور اسی پر توکل رکھ۔

اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کر

حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ ہم لوگوں کی خوبیوں کی وجہ سے ان کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں اور وہ اپنی تعریف سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ خاص طور پر عورتوں کو اپنی تعریف سن کر بے حد خوشی ہوتی ہے۔ حالانکہ جس صفت کی وجہ سے کسی کی تعریف کی جاتی ہے وہ اس کی ذاتی صفت نہیں ہوتی بلکہ عطائی ہوتی ہے۔ جب تعریف عطائی صفت کی وجہ سے ہوئی تو دراصل وہ تعریف صفت عطا کرنے والے کی ہوئی۔ لہٰذا مخلوق کی ہر طرح کی تعریف دراصل اس کے خالق ہی کی تعریف ہے۔ اسی لئے قرآنِ کریم کی پہلی سورت مبارکہ کی پہلی آیتِ کریمہ میں فرمانِ باری تعالیٰ جاری ہوا کہ الحمد للہ رب العلمین تمام طرح کی تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تسبیح کے معنی ہیں پاکی بیان کرنا۔ سبحان اللہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ پاک ہے مبرّا ہے۔ وہ ہر عیب سے مبرّا ہے وہ ہر کمزوری اور عجز سے مبرّا ہے وہ ہر طرح کے شرک سے پاک ہے۔ وہ ہر اس بہتان سے پاک ہے جو اس کی مخلوق نے بغیر کسی دلیل کے اس پر لگا رکھے ہیں۔

سبق نمبر ۵

سورة الفرقان ۔ آیت نمبر ۶۰ - ۵۹

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ۝۵۹ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝۶۰

جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہ رحمٰن (بڑا ہی مہربان) ہے۔ تو اس کا حال کسی مکمل باخبر سے پوچھ لے۔ اور جب ان (کفار ومشرکین) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کیسا رحمٰن؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے تم ہمیں حکم دیتے ہو۔ اور وہ (دعوت) ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیتی ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اَلَّذِیْ = جس نے

خَلَقَ = اس نے پیدا کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

خلق اردو زبان میں مستعمل ہے۔

اَلسَّمٰوٰتِ = سماءٌ کی جمع = آسمان۔ بلندی۔ فضا

وَالْاَرْضَ = اور زمین

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ =

جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

وَمَا بَيْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

وَ = اور

مَا = جو کچھ

بَيْنَهُمَا = بَيْنَ + هُمَا = ان دونوں کے درمیان

بَيْنَ = درمیان

هُمَا = ان دو ھا کی تثنیہ (قاعدہ نمبر۶)

فِیْ = میں حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

فی اردو زبان میں مستعمل ہے۔

سِتَّةٌ = چھ

اَيَّامٌ = جمع ہے يَوْمٌ کی

يَوْمٌ = دن

وَمَا بَيْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ = اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو چھ دن میں (پیدا کیا)۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

ثُمَّ = پھر

اِسْتَوٰى = وہ ٹھہرا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروف اصلی = سَوَیَ وزن = اِفْتَعَلَ

ا،ت+سوی = اِسْتَوَیَ = اِسْتَوٰی

يَسْتَوِیْ = وہ ٹھہرتا ہے یا ٹھہرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

عَلٰى = پر حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

عَرْشٌ = عرش

عرش اردو زبان میں مستعمل ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ = پھر وہ عرش پر جا ٹھہرا۔

اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا

اَلرَّحْمٰنُ = اَلْ + رَحْمٰنٌ

= انتہائی رحم فرمانے والی اللہ تعالیٰ کی ذات۔

رحمٰن اردو زبان میں مستعمل ہے۔

فَاسْئَلْ = فَ + اِسْئَلْ = پس تو پوچھ

فَ = پس

اِسْئَلْ = تو سوال کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

سَئَلَ = اس نے پوچھا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

یَسْئَلُ = وہ پوچھتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

یَسْئَلُ - سْئَلُ - اِسْئَلُ - اِسْئَلْ

بِهٖ = بِ + ہٖ = اسکے بارے

بِ = ساتھ

ہٖ = اس۔اس کا

خَبِیْرًا = باخبر (قاعدہ نمبر ۴)

اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا = وہ بہت ہی رحم فرمانے والی ذات ہے پس تو اس کا حال کسی مکمل باخبر سے پوچھ لے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ

وَ = اور

اِذَا = جب اِذَا کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۴)

قاعدہ نمبر ۱۴

اِذَا کا استعمال

جب اِذَا فعل ماضی سے پہلے آجائے تو ماضی کا ترجمہ فعل مضارع میں کرتے ہیں۔ مثلاً

اِذَا فَعَلَ = جب وہ کرتا ہے۔

اِذَا ذَکَرُوْا = جب وہ ذکر کرتے ہیں۔

اِذَا قِیْلَ = جب کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

قِیْلَ = کہا جاتا ہے۔ ماضی مجہول (قاعدہ نمبر ۱۵)

قاعدہ نمبر ۱۵

فعل ماضی مجہول

یہ فعل ماضی سے بنتا ہے اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ف۔کلمہ کی زبر کو پیش سے اور ع۔کلمہ کی زبر یا پیش کو زیر سے بدل دیں تو فعل ماضی مجہول بن جائے گا۔ گویا کہ فُعِلَ کے وزن پر آنے والے کلمات ماضی مجہول ہوتے ہیں۔ مثلاً

ضُرِبَ الطِّفْلُ = بچے کو مارا گیا۔

قُتِلَ الْکَافِرُ = کافر کو قتل کیا گیا۔

اِذَا قِیْلَ = جب کہا جاتا ہے۔

حروف اصلی (مادہ) قَوَلَ

قَوَلَ سے ماضی مجہول قُوِلَ بنا۔

ایسی و یا ی جو ماضی مجہول کے ع۔کلمہ کی جگہ ہو۔اس کی حرکت اس سے پہلے حرف کو دے دیتے ہیں۔لہٰذا

قُوِلَ = قِوْلَ

گرامر کے ایک اور اصول کے تحت اگر و سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو تو ایسی و کو ی سے بدل دیتے ہیں لہٰذا

قِوْلَ = قِيْلَ

قول اور قیل وقال اردو زبان میں مستعمل ہیں۔

☆☆☆☆☆

لَهُمْ = لَ + هُمْ = ان سے

لَ = کے لئے

هُمْ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

اُسْجُدُوْا = تم سب سجدہ کرو۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

سجدہ اور ساجد اردو زبان میں مستعمل ہے۔

سَجَدَ = اس نے سجدہ کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَسْجُدُ = وہ سجدہ کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يَسْجُدُ - سْجُدُ - اُسْجُدُ - اُسْجُدْ

اُسْجُدُوْا = علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

لِلرَّحْمٰنِ = لِ + الرَّحْمٰنِ = رحمٰن کو

حروفِ جر (قاعدہ نمبر ۷)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ =

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو۔

قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ

قَالُوْا = انہوں نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

اِذَا کی وجہ سے ترجمہ فعل حال میں ہوگا۔

قَالُوْا = قَال + وْا علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

وَمَا = اور کیسا۔

الرَّحْمٰنُ =

نہایت رحم فرمانے والی اللہ کی ذات اقدس۔

قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ =

وہ کہتے ہیں۔ کیسا رحمٰن؟

اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا

اَ = کیا

نَسْجُدُ = ہم سجدہ کرتے ہیں یا کریں گے۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

سَجَدَ = اس نے سجدہ کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

اَنَسْجُدُ = کیا ہم سجدہ کریں۔

لِمَا = لِ + مَا = اسکے لئے جسے۔

تَاْمُرُنَا = تَاْمُرُ + نَا = تو ہمیں حکم دیتا ہے۔

تَأْمُرُ = تو حکم دیتا ہے یا دے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

نَا = ہم۔ ہمیں

اَمَرَ = اس نے حکم دیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

زَادَ = اس نے بڑھایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

زیادہ اردو زبان میں مستعمل ہے۔

حروف اصلی زَيَدَ = زَادَ (قاعدہ نمبر ۸)

بیمار حروف ی الف میں تبدیل ہوئی۔

هُمْ = انہیں

وَزَادَهُمْ = اور اس نے انہیں بڑھا دیا۔

نُفُوْرًا = نفرت۔ بدکنا۔

اَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا =

کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لئے تم ہمیں حکم دیتے ہو۔ اور وہ (دعوت) ان کی نفرت (یا بدکنے) میں اضافہ کر دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

زمین و آسمان کی پیدائش چھ روز میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور (اس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا۔ تا کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔

(سورة هود آیت نمبر ۷)

ایک جگہ فرمایا کہو کیا تم اس ذات سے کفر کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور اس کے مدِ مقابل بناتے ہو۔ وہی تو سارے جہانوں کا مالک ہے اور اسی نے زمین کے اوپر پہاڑے بنائے (گاڑے) اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں چار دن میں (تمام) ضرورت مندوں کے لیے یکساں سامانِ معیشت (خوراک) مقرر کیا۔ پھر وہ اسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور (اس وقت) وہ دھواں تھا۔ تو اس نے اس (آسمان) سے اور زمین سے فرمایا کہ کہ دونوں وجود میں آجاؤ خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے۔ انہوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں۔ پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کی مناسبت سے وحی بھیجی اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے مزین کیا۔ اور اسے محفوظ کیا۔ یہ زبردست (اور) خبردار اللہ کی تدبیر ہے۔

(سورة حٰم السجدة آیت نمبر ۹ تا ۱۲)

رحمٰن کے بارے کسی باخبر سے پوچھ لو

فرمایا جوذات باری تعالیٰ کی صفات کا جاننے والا ہواور اس کی ذات کا عرفان حاصل کر چکا ہوایسے سے اس (رحمٰن) کی شان دریافت کر کے اس کی معرفت حاصل کرلو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کی پوری خبر رکھنے والے اور اسکی ذات مکمل آگاہ آنحضرت ﷺ ہی تھے جو دنیا و آخرت میں تمام اولادِ آدم کے سردار تھے۔ جو اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتے تھے بلکہ جو فرماتے تھے وہ فرمانِ باری تعالیٰ ہی ہوتا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی جو صفتیں بیان کی ہیں وہ سب حق ہیں۔ آپ نے جو خبریں ہمیں دیں وہ سب سچ ہیں۔ سچے امام آپ ﷺ ہی ہیں۔ جو آپ ﷺ کی بات کو سچ بتلائے وہ سچا۔ اور جو آپ ﷺ کے خلاف کہے وہ مردود ہے۔ خواہ کوئی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کھلے طور پر جاری ہو چکا کہ اگر تمہارے درمیان کوئی تنازعہ (اختلاف) کھڑا ہو جائے تو اسے (فیصلہ کروانے کے لیے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔

رحمٰن کو سجدہ کرنے سے انکار

حدیث مرسل میں ہے کہ مدینہ طیبہ کی کسی گلی میں حضرت سلمانؓ رسول ﷺ کو سجدہ کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ سلمان! مجھے سجدہ نہ کرو۔ سجدے کے لائق وہ ہے جو ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

(ابن ابی حاتم)

مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو سجدہ کرتے تھے۔ ان سے جب رحمٰن کو سجدہ کرنے کو کہا جاتا تھا تو کہتے تھے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے۔ وہ اللہ کے نام رحمٰن کے منکر تھے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کے کاتب سے حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تحریر کے آغاز میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لکھو۔ تو مشرکین نے کہا نہ ہم رحمٰن کو جانیں نہ رحیم کو۔ ہمارے طریقے کے مطابق بسمك اللھم لکھواؤ۔ اس موقع پر یہ آیت اتاری گئی۔

کہہ دیجئے کہ تم (اللہ کو) اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمٰن (کے نام سے) جس نام سے بھی پکار۔ اس کے سب نام اچھے ہیں۔ اور نماز نہ (زیادہ) بلند آواز سے پڑھو نہ آہستہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۱۰)

یعنی جو اللہ ہے وہی رحمٰن بھی ہے۔ پھر مشرکین کہتے تھے کہ کیا ہم صرف تیرے حکم جاری کرنے سے سجدہ کرلیں۔ الغرض وہ نفرت میں اور زیادہ بڑھ گئے۔

سورۃ الفرقان کی اس آیت کے پڑھنے یا سننے پر سجدہ واجب ہے۔

سبق نمبر ۶

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۶۴-۶۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ۝

وہ ذات انتہائی بابرکت ہے جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند بنایا۔ اور وہ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا۔ ہر اس شخص کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا یا شکر ادا کرنا چاہے۔ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں (تمھیں) سلام ہو۔ اور جو اپنے ربّ کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں۔

تَبٰـرَكَ الَّذِىْ جَعَلَ فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا

تَبٰرَكَ = وہ انتہائی مبارک ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروف اصلی بَرَكَ وزن = تَفَاعَلَ

ت، ا + بَرَكَ = تَبٰرَكَ

مبارک اور متبرک اردو میں مستعمل ہیں۔

اَلَّذِىْ = وہ (مذکر) جس نے۔

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲)

فِىْ = میں

فی اردو میں مستعمل ہے۔مثلاً فی زمانہ

السَّمَآءِ = اَلْ + سَمَآءٌ = بلندی۔آسمان۔فضا۔

بُرُوْجًا = جمع ہے بُرْجٌ کی = قلعہ۔ستون۔

مینار۔گنبد۔بڑا مہیب ستارا۔ (قاعدہ نمبر۴)

برج،چو برجی اردو زبان میں مستعمل ہے۔

تَبٰـرَكَ الَّذِىْ جَعَلَ فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا = وہ ذات

انتہائی مبارک ہے جس نے آسمان میں برج بنائے۔

وَجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا

وَ = اور

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

فِيْهَا = فِىْ + هَا = اس میں

فِىْ = میں

هَا = اس ها کی تختی (قاعدہ نمبر۲)

سِرٰجًا = چراغ (سورج) (قاعدہ نمبر۴)

وَ = اور

قَمَرًا = چاند (قاعدہ نمبر۴)

مُّنِيْرًا = چمکتا ہوا۔روشن۔ (قاعدہ نمبر۴)

قَمَرًا مُّنِيْرًا = چمکتا ہوا چاند۔

صفت اور موصوف (قاعدہ نمبر۱۶)

قاعدہ نمبر۱۶

صفت اور موصوف

جب دو ہم وزن عام اسم یا دو ہم وزن خاص اسم ساتھ ساتھ آ جائیں تو پہلے اسم کو موصوف اور بعد والے کو صفت کہتے ہیں۔

مثلاً

كِتَابٌ جَدِيْدٌ = نئی کتاب

قَمَرًا مُّنِيْرًا = چمکتا ہوا چاند

اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ = نیک آدمی

☆☆☆☆☆

وَجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا = اور اس نے اس میں سورج اور چمکتا ہوا چاند بنایا۔

وَهُوَالَّذِىْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً

وَ = اور

هُوَ = وہ ایک مذکر

اَلَّذِیْ = جس نے۔

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

اَلَّیْلَ = اَلْ + لَیْلًا = رات (قاعدہ نمبر ۴)

اَلنَّهَارَ = اَلْ + نَهَارًا = دن (قاعدہ نمبر ۴)

لیل ونہار اردو میں مستعمل ہے۔

خِلْفَةً = ایک دوسرے کا جانشین۔ (قاعدہ نمبر ۴)

خلیفہ اردو میں مستعمل ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً = اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا۔

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا

لِمَنْ = لِ + مَنْ

لِ = کے لیے

مَنْ = جس نے۔ جو

لِمَنْ = اس کے لیے جس نے۔

اَرَادَ = اس نے چاہا یا ارادہ کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

ارادہ اردو میں مستعمل ہے۔

حروفِ اصلی = رَوَدَ وزن = اَفْعَلَ

ا + رَوَدَ = اَرْوَدَ = اَرَادَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

یُرْوِدُ = یُرِیْدُ

بیمار حرف و "ی" میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

یُرِیْدُ = وہ چاہتا ہے یا چاہے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

لِمَنْ اَرَادَ = اس کے لیے جس نے چاہا۔

اَنْ یَّذَّكَّرَ = کہ وہ نصیحت حاصل کرے۔

یہ کلمہ اَنْ اور یَتَذَكَّرُ کا مجموعہ ہے۔

حروفِ اصلی ذَكَرَ وزن = تَفَعَّلَ

ت ع۔ کلمہ + ذَكَّرَ = تَذَكَّرَ

تذکیر اردو میں مستعمل ہے۔

تَذَكَّرَ = اس نے نصیحت حاصل کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

یَتَذَكَّرُ = وہ نصیحت حاصل کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

یَتَذَكَّرُ = یَذَّكَّرُ (قاعدہ نمبر ۱۷)

قاعدہ نمبر ۱۷

تَفَعَّلَ یا تَفَاعَلَ کے ابواب میں اگر کسی مادے کا ف ۔کلمہ ان گیارہ حروف (ت، ث، د، ذ، ز، ط، ظ، س، ش، ص، ض) میں سے کوئی حرف ہو تو تَفَعَّلَ یا تَفَاعَلَ کی ت کو حذف کر کے ف ۔کلمہ پر تشدید لگا دیتے ہیں۔

لہٰذا

یَتَذَكَّرُ = یَذَّكَّرُ

☆☆☆☆☆

اَنْ + يَذَّكَّرُ = اَنْ يَّذَّكَّرَ ادغام (قاعدہ نمبر ۱۲)

اَنْ اور حَتّٰی کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۳)

اَوْ = یا

اَرَادَ = اس نے چاہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

شُكُوْرًا = شکر گزاری۔

شاکر اور شکور اردو میں مستعمل ہے۔

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا =

اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا یا شکر ادا کرنا چاہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ

وَ = اور

عِبَادُ = عَبْدٌ کی جمع = غلام۔ بندگی کرنے والا۔

عابد، عبادت اردو میں مستعمل ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ = اور رحمان کے بندے۔ (قاعدہ نمبر ۱)

اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

اَلَّذِيْنَ = وہ جو۔

يَمْشُوْنَ = يَمْشِيْ + ون

مَشَيَ = مَشٰى

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

مَشٰى = وہ چلا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَمْشِيْ = وہ چلتا ہے یا چلے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يَمْشُوْنَ = وہ چلتے ہیں یا چلیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

عَلَى الْاَرْضِ = زمین پر۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

ارض اردو میں مستعمل ہے۔

هَوْنًا = عاجزی سے (قاعدہ نمبر ۴)

اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا =

وہ جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

وَ = اور

اِذَا = جب

خَاطَبَهُمْ = خَاطَبَ + هُمْ

خَاطَبَ = اس نے خطاب کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی خطب وزن = فَاعَلَ

يُخَاطِبُ = وہ خطاب کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

خطاب، خطبہ اردو میں مستعمل ہیں۔

خَاطَبَهُمْ = وہ ان سے خطاب کرتے ہیں۔

ها کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

اِذَا خَاطَبَهُمُ = جب وہ ان سے گفتگو کرتے ہیں۔

اِذَا کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۴)

اَلْجٰهِلُوْنَ = جاہل لوگ۔

جاہل اردو میں مستعمل ہے۔

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ = اور جب ان سے جاہل لوگ (جہالت والی) گفتگو کرتے ہیں۔

قَالُوْا = قَالَ + وا

قَالَ = اس نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

وا = علاماتِ جمع۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

قَالُوْا = ان سب نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۳)

يَقُوْلُ = وہ کہتا ہے یا کہے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

قَالُوْا سَلٰمًا = وہ کہہ دیتے ہیں (تمہیں) سلام ہو۔

اِذَا کی وجہ سے ترجمہ مضارع میں ہوا۔ (قاعدہ نمبر ۱۴)

سلام اردو میں مستعمل ہے۔

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا = اور جب ان سے جاہل لوگ (جہالت والی) گفتگو کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں (تمہیں) سلام ہو۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا

وَ = اور

اَلَّذِيْنَ = وہ جو

يَبِيْتُوْنَ = وہ رات گزارتے ہیں۔

يَبِيْتُ = وہ رات گزارتا ہے یا گزارے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

بَاتَ = اس نے رات گزاری۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی بَيَتَ = بَاتَ

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

بیتنا (گزرنا) اردو میں مستعمل ہے۔

يَبِيْتُوْنَ = وہ رات گزارتے ہیں۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

لِرَبِّهِمْ = لِ + رَبِّهِمْ

لِ = کے لیے۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

رَبِّهِمْ = رَبّ + هِمْ = ان کا رب۔ اپنے رب

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

سُجَّدًا = سجدے (کی حالت) میں۔ (قاعدہ نمبر ۴)

قِيَامًا = قیام (کی حالت) میں۔ (قاعدہ نمبر ۴)

سجدہ اور قیام اردو میں مستعمل ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا = اور جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں۔

برج کی شرح

برج کے معنی عربی لغت میں قلعے، گنبد، مینار، ستون، قصر اور مستحکم عمارت کے ہیں۔ سورج کے مدار کو بارہ منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر منزل کو بُرج کہتے ہیں۔ ان بُرجوں سے مراد شاید عالمِ بالا کے وہ خطے ہیں جن میں سے ہر خطے کو نہایت مستحکم سرحدوں کے ذریعے سے ایک دوسرے سے جدا رکھا گیا ہے۔ اگرچہ یہ سرحدیں غیر مرئی طور پر کھینچی ہوئی ہیں۔ لیکن ان کو پار کر کے کسی چیز کا ایک خطے سے دوسرے خطے میں چلے جانا انتہائی مشکل ہے۔ لہٰذا بروج وہ محفوظ خطے ہیں جو زمین کی حفاظت کے لئے قائم کیے گئے ہیں۔ ان خطوں میں سے ہر خطے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی روشن سیارہ یا تارا رکھ دیا ہے تا کہ سارا عالم ان کی روشنی سے منور ہو جائے۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یہ ہماری کارفرمائی ہے کہ ہم نے آسمان میں برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لئے زینت بخشی"

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو بھیانک اور تاریک نہیں بنایا بلکہ ایک ایسی حسین وجمیل دنیا کو تخلیق فرمایا کہ جس میں نگاہوں کو جذب کرنے والے جلوے ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کاریگری میں ایک جدت پسند صانع کی صنعت اور ایک حکیمِ اجلّ کی حکمت ہی نظر نہیں آتی بلکہ ایک کمال درجے کا پاکیزہ ذوق رکھنے والے آرٹسٹ کا آرٹ بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ایک اور جگہ اسی ذوق ضاعی کے بارے ارشاد فرمایا۔

(اللہ) وہ ہے کہ جس نے جو چیز بھی بنائی ہے خوب ہی بنائی ہے اور اس نے انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا۔

(سورۃ السجدۃ آیت نمبر ۷)

برجوں کی افادیت کا اندازہ لگانے کے لیے ایک جائزہ پیش خدمت ہے۔

مشاہدات سے معلوم ہوا ہے کہ دوربین سے دکھائی دینے والے شہاب ثاقب جو فضا سے زمین کی طرف آتے نظر آتے ہیں ان کی اوسط تعداد ۱۰ اکھرب روزانہ ہے۔ جن میں سے تقریباً دو کروڑ ہر روز زمین کے بالائی خطے میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بمشکل ایک زمین کی سطح تک پہنچنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ ان کی رفتار بالائی فضا میں کم وبیش ۲۶ میل فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات ۵۰ میل فی سیکنڈ تک مشاہدہ کی گئی ہے۔ اس قدر تیز رفتاری اور ہوا سے رگڑ کھانے کی وجہ سے وہ جل اٹھتے ہیں۔ اور ان کی کثیر تعداد زمین تک پہنچنے سے پہلے فضا میں بکھر جاتی ہے۔ بارہا ایسا بھی ہوا کہ ظاہری آنکھوں نے بھی ٹوٹنے والے تاروں کی غیر معمولی بارش دیکھی۔ چنانچہ ۱۳ نومبر ۱۸۳۳ء کو شمالی امریکہ کے مشرقی علاقے میں صرف ایک مقام پر نصف شب سے لے کر صبح تک تقریباً ۲ لاکھ شہاب ثاقب گرتے ہوئے دیکھے گئے۔ عالم بالا

کی طرف شہاب ثاقب کی یہی بارشیاطین کی پرواز میں رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے اور روزانہ ۱۰ کھرب کی اوسط سے ٹوٹنے والے تاروں کی یہ برسات ان کے لئے اس فضا کو عبور کرنا ناممکن بنادیتی ہے۔

قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ سرکش شیاطین کے آسمان دنیا تک پہنچ کر سن گن لینے اور ان کی آگ کے شعلوں (شہاب ثاقب) سے مہمان نوازی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ہم نے آسمانِ دنیا کو (ستاروں کے) چراغوں کی زینت سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا اور ان شیطانوں کے لیے ہم نے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ الملک آیت نمبر ۵)

ایک دوسری سورت میں یوں ارشاد فرمایا کہ ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا اور اسے سرکش شیطانوں (کی دراندازی) سے محفوظ بنایا۔وہ عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کو سننے کے لئے کان بھی نہیں لگا سکتے۔بلکہ وہ ہر طرف سے مار بھگائے جاتے ہیں۔ان کے بھگانے کے لیے دائمی عذاب ہے۔مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔

(سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر ۱۰ تا ۷)

سورج اور چاند کی تخلیق

جس ذات باری تعالیٰ نے برج بنائے اسی نے سورج کو پیدا فرمایا۔سورج کا خاندان گیارہ سیاروں پر مشتمل ہے جو اس کی کشش کی وجہ سے اس کے گرد گردش کر رہے ہیں۔جن میں سے ایک ہماری زمین ہے۔ان میں سے بعض سیارے اکیلے ہیں اور بعض اپنے (ایک یا ایک سے زیادہ) چاند کے ہمراہ سورج کے گرد اس حال میں گردش کر رہے ہیں کہ ان کے چاند ان کے گرد مخصوص انداز میں محوِ گردش ہیں۔ہماری زمین بھی ایک چاند رکھتی ہے۔جو ایامِ حج، ماہِ رمضان اور ایامِ عیدین، دیگر تہواروں کی تواریخ کے تعین میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ذرا سوچیں کہ اگر یہ چاند نہ ہوتا تو ہم تعینِ تواریخ (کیلنڈر) کا غیر متنازعہ نظام کیسے وضع کرتے۔

پھر ذرا غور فرمائیں کہ اگر سورج اور اس کی تمازت نہ ہوتی تو ہماری فصلیں اور پھل کیسے پک کر کھانے کے قابل ہوتے۔ پھر سمندروں سے پانی کا بخارات بن کر اٹھنا بھی سورج ہی کی تپش کا مرہونِ منت ہے۔پھر ان بخارات کو بادلوں کی شکل میں فضا میں معلق رکھنا اور ان بھاری بھر کم بادلوں کو ہوا کے دوش پر سوار کر کے منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں کرنا، ان کے ذریعے سے موسلا دھار بارشیں برسانا اور اس سے لوگوں کو رزق فراہم کرنا یہ سب میرے اس حکیم اور عزیز رب کریم کی کرشمہ سازی ہے۔جو ہر عیب سے پاک ذات ہے۔لہٰذا دل

کی گہرائیوں سے بے اختیار یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

دن اور رات کا آنا جانا

گردش لیل ونہار کائنات کے مربوط اور پراز حکمت نظام کا وہ حیرت انگیز عجوبہ ہے جس پر سارے کاروبار جہاں کا دارومدار ہے۔لہٰذا خالق کائنات نے ہماری زمین کوسورج کے نظامِ شمسی کا سیارہ بناکر اس کی گردش سے دن اور رات پیدا فرمادیئے۔

دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتا چلا جاتا ہے۔ دن کو روشن اس لیے بنادیا کہ اس کی روشنی میں کسب معاش، کاروبارِ جہاں اور کھانے پینے کا انتظام وانصرام باسہولت ہوسکے۔رات کو تاریک اس لیے بنایا کہ اس میں صرف آرام کرنا اور سونا وغیرہ ہوتا ہے۔اور اس کے لئے روشنی کی نسبت اندھیرا زیادہ موزوں ہے۔ذرا غور فرمائیں کہ زمین اپنے محور کے گرد ٹھیک چوبیس گھنٹوں میں ایک چکر مکمل کرتی ہے۔جس سے دن اور رات وجود میں آتے ہیں۔ہر وقت آدھی زمین پر دن اور آدھی پر رات چھائی رہتی ہے کیا ہی حکیمانہ نظام ہے۔جس کا ملاحظہ کرکے عقل حیرت زدہ رہ جاتی ہے۔اور زبان پر بے ساختہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ جاری ہوجاتا ہے۔

ذکر اور شکر

غور وفکر عقل کا اور شکر دل کا فعل ہے۔خالق نے عقل اور دل کو بیدار رکھنے کے لیے کائنات کا چپہ چپہ سورج، چاند اور ستاروں سے منور کررکھا ہے۔اور ہماری سہولت اور ضرورت کے لئے دن اور رات کی گردش کا ایک نظام قائم کررکھا ہے۔اللہ کی ان عنایات اور نشانیوں سے فائدہ اٹھا کر عَبْدًا شَكُوْرًا کا لقب حاصل کرنا انسان کے ارادے اور عمل پر منحصر ہے۔اور اسی ارادے اور عمل کے امتحان کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔کہ یہ اس کائنات کی رنگینیوں میں گم ہوکر رہ جاتا ہے یا اپنے مقصدِ تخلیق کو سمجھ کر اسے پورا کرنے کی تگ ودو بھی کرتا ہے۔اپنے خالق کو پہچان کر اس کی غلامی کا حق ادا کرنا ہی اسے اسکے مشکل امتحان میں کامیاب کرواسکتا ہے۔درحقیقت ذکر اور شکر دو ایسی صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔جو شخص اپنے اوپر رب کے انعامات اور نعمتوں کا اضافہ چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے رب کی نعمتوں کا کثرت سے شکر ادا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اگر تم شکر کروگے تو ہم اپنی نعمتوں اور اپنی رحمتوں میں اضافہ کرتے چلے جائیں گے اور اگر ناشکری کروگے تو تم ہمارے شدید ترین عذاب میں گرفتار ہوجاؤ گے۔ ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ فرشتہ) آپ ﷺ کے لیے احد پہاڑ اور عرب کے سنگریزے سونے کے بنا دیے جانے کی پیشکش کی۔لیکن آپ ﷺ نے جواب دیا کہ میں اتنی بڑی آزمائش میں پڑنا نہیں چاہتا۔بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے ایک روز کھانا ملے اور دوسرے روز میں بھوکا رہوں۔تاکہ جب مجھے کھانا نہ ملے تو میں اپنے رب کو یاد کروں

اور اس سے مانگوں۔ اور جب وہ مجھے کھانا پہنچا دے تو میں اس کا شکر ادا کروں۔ آپ نے اپنے لیے زہد اور فقر کیوں اختیار فرمایا۔ اس میں ہمارے لیے بہت بڑا درس ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رزق کی فراوانی اور کثرت اس کی کمی سے بھی بڑی آزمائش ہے۔

توحیدِ خالقِ کائنات

ہر تصویر اپنے مصوّر اور ہر تخلیق اپنے خالق کا تعارف کرواتی ہے۔ اسی طرح یہ پوری کائنات اور اس میں ایک مربوط نظم بذاتِ خود یہ اعلان کر رہا ہے کہ اس کا صانع اور خالق کوئی غالب اور قوی ہستی ہے اور وہی ہستی اللہ کہلانے کی مستحق ہے۔ انسان نے اپنے معبود کو آیاتِ مشہودہ اور آیاتِ مقروءہ سے ہی تو پہچانا ہے۔ یہ پورا نظامِ کائنات اللہ کی آیاتِ مشہودہ ہیں۔ کیونکہ اس کا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ مربوط اور پر از حکمت نظام کوئی غالب ہستی ہی قائم کر سکتی ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (اس جیسی کوئی اور ہستی نہیں)۔ اور قرآنِ حکیم کی آیاتِ مقروءہ جن کی تلاوت اس حقیقت کا ثبوت ہے۔ کہ مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ (یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا) اس خوبصورت چمکتی دمکتی کائنات کو دیکھ کر انسان پکار اٹھتا ہے۔ اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ میرا تو معبود وہ ہے جس نے جو چیز بھی بنائی بہت ہی خوب بنائی۔

(سورۃ السجدۃ آیت نمبر ۷)

عباد الرحمٰن

عباد عبد کی جمع ہے جس کے معانی ہیں پرستش کرنے والا مطیع، تابع فرمان، بندہ اور غلام۔ ویسے تو تمام انسان اسی کے بندے ہیں لیکن یہاں مراد وہ محبوب و پسندیدہ بندے ہیں۔ جو شعوری طور پر بندگی اختیار کر کے اپنے اندر پسندیدہ صفات پیدا کرتے ہیں اور یہی صفات ایک مومن کو عام مسلمانوں سے ممتاز کرتی ہیں۔

الرحمٰن

یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ جو انتہائی مبالغے کے اظہار والی صفت فَعْلَانٌ کے وزن پر ہے۔ جیسے طُوْفَانٌ طُغْيَانٌ جو الفاظ اس وزن پر آتے ہیں ان میں زور، شدت، قوت اور طغیانی ہوتی ہے۔ گویا کہا جا رہا ہے۔ یہ اس ہستی کے غلام اور تابع فرمان ہیں جس کا رحم جوش، قوت، طاقت اور طغیانی کی صورت میں ہر وقت موجزن رہتا ہے۔

عاجزانہ چال کی امتیازی صفت

استکبار ابلیس کی صفت ہے یہ وہ خبیث پودا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کسی طیب اور پاک پودے کا نشوونما پانا ناممکن ہے۔ اس کی موجودگی بالخصوص انسان کی چال سے ظاہر ہوتی ہے۔ نرم چال کا مقصود دراصل یہی ظاہر کرنا ہے کہ ان کے دل استکبار سے پاک ہوتے ہیں۔ استکبار کی حقیقت حق سے

انکار ہے۔اگر ایک شخص حق کے آگے سر تسلیم خم کر دے تو وہ عباد الرحمٰن میں شامل ہے۔

نرم چال سے مراد پوری قوت وتوازن اور پر سکون وباوقار انداز سے قدم بڑھانا ہے۔جس میں ریاء سے پاک عاجزی وانکساری ہو، نہ کہ ضعف وکمزوری کا اظہار ہو۔

حضرت عمرؓ نے ایک نوجوان کو مریل سی چال چلتے دیکھا تو روک کر پوچھا کہ آپ بیمار ہو؟اس نے عرض کیا نہیں آپ نے درہ اٹھا کر اسے دھمکاتے ہوئے کہا پوری قوت کے ساتھ چلو۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔میں نے رسول ﷺ سے حسین تر اور تیز چلنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔گویا کہ زمین آپ ﷺ کے لیے لپٹی جاتی ہے۔آپ ﷺ معمولی رفتار سے چلتے اور ہم دوڑ کر ساتھ ملتے تھے۔حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں رسول ﷺ یوں چلتے تھے گویا بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔حافظ ابن القیمؒ نے زاد المعاد میں ایسی چال کو بہادروں اور عزم وہمت والوں کی چال قرار دیا ہے۔ظالموں، جابروں، خود پسندوں اور مفسدوں کی طرح اکڑ اکڑ کر مغرورانہ اور متکبرانہ انداز میں چلنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا

اور زمین پر اکڑ اکڑ کر نہ چلو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

(سورة بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۷)

چلنے کا انداز انسانی فطرت کی غمازی کرتا ہے اور اللہ کے بندوں کی فطرتِ سلیم غرور تکبر سے نا آشنا ہوتی ہے۔

جب جاہل خواہ مخواہ الجھنا چاہیں

یہاں جاہل سے مراد ان پڑھ یا بے علم انسان نہیں بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو بدتمیزی اور جہالت کا رویہ اختیار کرے۔شائستگی کا جواب بیہودگی سے دے اور زیادہ قیل وقال کرے۔اور اللہ کے بندوں کی تو شان یوں بیان کی گئی ہے۔کہ

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ

اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے پہلو تہی اختیار کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں (بھائی) ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔سلام ہے تم کو ہم جاہلوں سے الجھنا پسند نہیں کرتے۔

(سورة القصص آیت نمبر ۵۵)

جاہلوں کو سلام کی حقیقت

جب جاہل لوگ اللہ کے بندوں سے الجھتے ہیں ان پر پھبتیاں کستے ہیں یا ان کا تمسخر اڑاتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہہ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ ''سلام'' کسی سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا ایک شائستہ اور بابرکت طریقہ ہے اس طرح اگر کسی سے علیحدگی اختیار کی جائے تو توقع ہے کہ اگر اس کے اندر خیر کی کوئی رمق موجود ہوگی تو وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے گا۔ اور الجھنے الجھانے کی بجائے بات سننے اور سمجھنے کی طرف مائل ہوگا۔ اور کسی کے اندر خیر کی کوئی رمق ہی نہیں ہے اور وہ محض مناظرہ کرنے کے درپے ہے تو ایسے شخص کے ساتھ اپنا قیمتی وقت ضائع کرنا عبادالرحمٰن کے شایانِ شان نہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے آزر سے علیحدہ ہوتے وقت اس کو جو سلام کیا وہ اسی طرح کا سلام تھا۔ سیرت ابن ہشام میں محمد اسحاق کے حوالے سے روایت بیان کی گئی ہے۔

ہجرت حبشہ کے بعد جب نبی ﷺ کی بعثت کی خبریں حبشہ میں پھیلیں تو وہاں سے تقریباً بیس افراد پر مشتمل عیسائیوں کا ایک وفد تحقیق و جستجوئے حق کے لیے مکہ آیا اور نبی ﷺ سے مسجد حرام میں ملا۔ قریش کے بہت سے لوگ بھی یہ ماجرا دیکھ کر وفد کے قریب کھڑے ہو گئے۔ وفد کے لوگوں نے حضور ﷺ سے کچھ سوالات کیے جن کا آپ ﷺ نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی اور قرآن مجید کی کچھ آیات ان کے سامنے پڑھیں۔ قرآن حکیم کی آیات سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے اس کے کلام الٰہی ہونے کی تصدیق کی اور حضور ﷺ پر ایمان لے آئے۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو ابوجہل اور اس کے چند ساتھیوں نے ان لوگوں کو راستے میں جالیا اور انہیں سخت ملامت کی کہ آپ لوگ بڑے نامراد ہو۔ تمہارے ہم مذہب لوگوں نے تمہیں اس لیے بھیجا کہ تم اس شخص کے بارے میں تحقیق کر کے آؤ اور انہیں ٹھیک ٹھیک خبر دو۔ مگر ابھی تم اس کے پاس بیٹھے ہی تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر اس پر ایمان لے آئے تم سے زیادہ احمق گروہ تو کبھی ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ سلام ہے بھائیو آپ کو۔ ہم تمہارے ساتھ جہالت بازی نہیں کر سکتے ہمیں ہمارے طریقے پر چلنے دو اور آپ اپنے طریقے پر چلتے رہو۔ ہم اپنے آپ کو جان بوجھ کر بھلائی سے محروم نہیں رکھ سکتے۔

قیام الیل ذریعۂ قرب الٰہی

اس سے پہلی آیت میں عبادالرحمٰن کی جلوت کی زندگی کے ایک خاص پہلو کو واضح فرمایا گیا اور اس آیت کریمہ میں ان کی خلوت کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ فرمایا کہ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو فرائض کی ادائیگی کے بعد اپنے اللہ سے لو لگانے اور اس سے مانگنے کے لیے اپنی راتوں کی سحر خلوتوں میں سجدے اور قیام کی حالت میں کرتے ہیں۔ آیت کے اسلوب بیان سے جو ذوق وشوق نمایاں ہو رہا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ گویا کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنی راتیں نہ عیش کدوں میں گزارتے ہیں نہ نرم وگرم بستروں پر دنیا وعاقبت سے بے فکر ہو کر سوتے ہیں۔ بلکہ راتوں کو اٹھ کر اپنے رب کو راضی کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا

"ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں"۔

ایک جگہ اہل جنت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ　(سورۃ الذاریات آیت نمبر ۱۷)

"وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور سحر کے اوقات میں مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے"۔

اور سورۃ الزمر میں یوں ارشاد فرمایا۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ

"کیا اس شخص کا انجام کسی مشرک جیسا ہو سکتا ہے جو اللہ کا تابع فرمان ہو، رات کے اوقات میں سجدے اور قیام کرتا رہتا ہو، آخرت کے بارے میں ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت سے آس لگائے ہوئے ہو؟"　(آیت نمبر ۹)

اسی شب بیداری کے بارے میں حضرت علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا۔

واقف ہو اگر لذتِ بیداریٔ شب سے
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پراسرار

سجدہ اور قیام اعلیٰ ترین ارکانِ نماز ہیں۔ سجدے کا ذکر قیام سے پہلے اس کی اہمیت اور قربتِ الٰہی کے بہتر ذریعے کی وجہ سے ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ رات کا اکثر حصہ عبادت میں مشغول رہتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے اور مومنوں کی تو شان یوں بیان کی گئی ہے۔ کہ

فُرْسَانٌ بِالنَّهَارِ وَرُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ

وہ صبح (جہاد کے لئے) گھوڑے پر اور رات کو (مصلے کی پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ) تنہائی اختیار کرتے ہیں۔

قیام اللیل میں اعتدال

مگر اس سے قطعاً یہ مراد نہیں ہے کہ انسان حقوق العباد سے غافل ہو جائے اور تمام رات عبادات میں مصروف رہے۔ تمام رات جاگنے والا تو صبح کے وقت جہاد کے بھی قابل نہیں رہتا۔ رات کی عبادت کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو ہدایات جاری فرماتے ہیں کہ قیام اللیل بھی کریں اور آرام بھی کریں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٥ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ٥ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ٥ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ٥ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ٥ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ٥

اے چادر لپیٹ کر سونے والے رات کو نماز میں قیام کیا (کھڑے رہا) کرو مگر رات کا تھوڑا سا حصہ، آدھی رات یا اس میں سے کچھ کم کر لو یا اس سے کچھ زیادہ بڑھا دو۔ اور قرآن کی تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کرو، ہم تم پر عنقریب ایک بھاری فرمان نازل کرنے والے ہیں۔ درحقیقت رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لیے بہت کارگر ہے۔ اس وقت (قرآن کا) پڑھنا (یاد کرنا)، بہت ٹھیک اور (بابرکت) ہوتا ہے۔ بے شک دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے اور بھی بہت سی مصروفیات ہیں۔

(سورۃ المزمل آیت نمبر ۱ تا ۷)

ایک دفعہ حضرت انس ؓ نے بھی نبی کریم ﷺ کی دیکھا دیکھی رات بہت لمبا قیام فرمایا تو ان کے پاؤں بھی متورم ہو گئے۔ نبی ﷺ نے پتہ چلنے پر منع فرماتے ہوئے کہا کہ انس بن مالک ؓ اللہ نے غیر نبی کو اس قدر عبادت کا مکلف نہیں ٹھہرایا۔ (تم اس پر دوام اختیار نہیں کر سکو گے لہٰذا) اپنے رات کے قیام کو کچھ کم کر لو۔

عذاب جہنم سے بچاؤ کی دعائیں

رات کی یہ نفلی عبادات اللہ کے بندوں میں غرور و تکبر کی بجائے عاجزی و انکساری پیدا کرتی ہیں۔ اور وہ اللہ سے دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب کریم ہمیں جہنم کے دردناک عذاب سے بچالیں۔ ہم اگر جنت میں جا سکتے ہیں تو صرف آپ کی رحمت اور فضل سے نہ کہ اپنے اعمال صالحہ کی بنیاد پر۔

سبق نمبر ۷

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۶۷ - ۶۵

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝

اور جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم سے جہنم کا عذاب دور ہٹا دیجئے بے شک اس کا عذاب ہلاکت آمیز ہے۔ بے شک وہ (جہنم) بہت ہی بری عارضی اور مستقل قیام گاہ ہے۔ اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور (ان کا خرچ) ان دونوں (انتہاؤں) کے درمیان (اعتدال پر) قائم ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ

وَالَّذِيْنَ = اور وہ جو۔

يَقُوْلُوْنَ = يَقُوْلُ + وْن

قَالَ = اس نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی قَوَلَ = قَالَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

قول اردو میں مستعمل ہے۔

يَقُوْلُ = وہ کہتا ہے یا کہے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يَقُوْلُوْنَ = وہ کہتے ہیں۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

رَبَّنَا = رَبٌّ + نَا

رَبٌّ = پروردگار۔ پالنے والا۔ مالک۔

رب اردو میں مستعمل ہے۔

نَا = ہمارا۔

رَبَّنَا = اے ہمارے رب۔

اِصْرِفْ = آپ دور رکھیے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

صَرَفَ = اس نے دور کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

صرف اردو میں مستعمل ہے۔

يَصْرِفُ = وہ دور کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يَصْرِفُ - صْرِفُ - اِصْرِفُ - اِصْرِفْ

عَنَّا = عَنْ + نَا = ہم سے

عَنْ = سے

نَا = ہم

عَذَابَ جَهَنَّمَ = جہنم کا عذاب۔

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ =

اور جو دعائیں کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب دور ہٹا دیجئے۔

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا

اِنَّ = بے شک

عَذَابَهَا = اس کا عذاب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

جہنم کے مونث ہونے کی وجہ سے ھا استعمال ہوا۔

كَانَ = ہے۔ تھا۔

غَرَامًا = جان لیوا۔ مصیبت ناک۔ ہلاکت آمیز۔

چمٹنے والا۔ چٹی۔ (قاعدہ نمبر ۴)

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا =

بے شک اس کا عذاب ہلاکت آمیز ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا

إِنَّهَا = إِنَّ + هَا

إِنَّ = بے شک

هَا = وہ مؤنث

إِنَّهَا = بے شک وہ۔ هَا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

سَآءَتْ = سَآءَ + تْ

سَآءَ = وہ برا ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروف اصلی سَوَءَ = سَآءَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

سَآءَتْ = وہ بری ہوئی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸)

قاعدہ نمبر ۱۸

تا کی تختی

صیغہ مخاطب کی یہ تختی فعل ماضی کے آخر میں لگ کر آتی ہے۔

اس کے صیغے درج ذیل ہیں۔

تَ = تو ایک مرد نے

تِ = تو ایک عورت نے۔

تُمَا = تم دو مردوں یا عورتوں نے۔

تُمْ = تم سب مردوں نے۔

تُنَّ = تم سب عورتوں نے۔

تُ = میں ایک مرد یا عورت نے۔

تْ = اس ایک عورت نے۔

تا کی تختی کا استعمال نَصَرَ کے ساتھ

نَصَرْتَ = تو ایک مرد نے مدد کی۔

نَصَرْتِ = تو ایک عورت نے مدد کی۔

نَصَرْتُمَا = تم دو مردوں یا دو عورتوں نے مدد کی۔

نَصَرْتُمْ = تم سب مردوں نے مدد کی۔

نَصَرْتُنَّ = تم سب عورتوں نے مدد کی۔

نَصَرْتُ = میں ایک مرد یا عورت نے مدد کی۔

نَصَرَتْ = اس ایک عورت نے مدد کی۔

ملاحظہ

ملے جلے مرد اور عورتوں کے لیے تُمْ استعمال ہوگا۔

☆☆☆☆☆

يَسُوْءُ = وہ برا ہوتا ہے یا ہوگا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

مُسْتَقَرًّا = ٹھہرنے کی جگہ۔

مُقَامًا = رہنے کی جگہ۔ (قاعدہ نمبر ۴)

مستقر اور مقام اردو میں مستعمل ہے۔

إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا = بے شک وہ (جہنم) بہت ہی بری ٹھہرنے اور رہنے کی جگہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا

وَالَّذِيْنَ = اور وہ جو۔

اِذَا = جب

اَنْفَقُوْا = اَنْفَقَ + وا

اَنْفَقَ = اس نے خرچ کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی = نَفَقَ وزن = اَفْعَلَ

اِنفاق اردو میں مستعمل ہے۔

يُنْفِقُ = وہ خرچ کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَنْفَقُوْا = انہوں نے خرچ کیا۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

اِذَآ اَنْفَقُوْا = جب وہ خرچ کرتے ہیں۔

اِذَا کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۴)

لَمْ = نہیں

لَمْ يُسْرِفُوْا = لَمْ + يُسْرِفُ + ون

يُسْرِفُ = وہ فضول خرچی کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَسْرَفَ = اس نے فضول خرچی کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی = سَرَفَ وزن = اَفْعَلَ

اسراف اردو میں مستعمل ہے۔

يُسْرِفُوْنَ = وہ فضول خرچی کرتے ہیں یا کریں گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

لَمْ يُسْرِفُوْا = انہوں نے فضول خرچی نہیں کی۔ (قاعدہ نمبر ۱۹)

قاعدہ نمبر ۱۹

لَمْ اور لَمَّا کا استعمال

لَمْ اور لَمَّا فعل مضارع سے قبل آتے ہیں اور وہ مضارع کی آخری پیش کو جزم میں اور ون کو وا میں بدل دیتے ہیں۔ نیز ان کی وجہ سے مضارع کا ترجمہ ماضی میں کیا جاتا ہے۔

مثلاً

يُسْرِفُ = وہ فضول خرچی کرتا ہے یا کرے گا۔

لَمْ يُسْرِفْ = اس نے فضول خرچی نہیں کی۔

يُسْرِفُوْنَ = وہ فضول خرچی کرتے ہیں کریں گے۔

لَمْ يُسْرِفُوْا = انہوں نے فضول خرچی نہیں کی۔

يَذْكُرُ = وہ ذکر کرتا ہے یا کرے گا۔

لَمْ يَذْكُرْ = اس نے ذکر نہیں کیا۔

يَذْكُرُوْنَ = وہ ذکر کرتے ہیں یا کریں گے۔

لَمْ يَذْكُرُوْا = انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

☆☆☆☆☆

لَمْ يُسْرِفُوْا = وہ فضول خرچی نہیں کرتے۔

اِذَا کی وجہ سے ماضی کا ترجمہ پھر حال میں بدل گیا۔

قَتَرَ = اس نے بخل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَقْتُرُ = وہ بخل کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يَقْتُرُوْنَ = وہ بخل کرتے ہیں یا کریں گے۔

(قاعدہ نمبر۱۰)

لَمْ يَقْتُرُوا = انہوں نے بخل نہیں کیا۔ (قاعدہ نمبر۱۹)

لَمْ يَقْتُرُوا = وہ بخل نہیں کرتے ہیں۔ (قاعدہ نمبر۱۴)

اِذَا کی وجہ سے ماضی پھر حال میں بدل گیا۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا = اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں۔

وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا

وَ كَانَ = اور ہوتا ہے۔

بَيْنَ = درمیان۔

بین بمعنی درمیان اردو میں مستعمل ہے۔

ذٰلِكَ = وہ۔اس

قَوَامًا = اعتدال۔میانہ روی۔ (قاعدہ نمبر۴)

وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا = اور (ان کا خرچ) دونوں (انتہاؤں) کے درمیان (اعتدال پر) قائم ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اسراف اور بخل سے بچاؤ

اسلامی نقطہ نظر سے اسراف تین چیزوں کا نام ہے۔

(۱) ناجائز کاموں میں دولت صرف کرنا خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲) جائز کاموں میں خرچ کرتے ہوئے حد سے تجاوز کرنا۔

(۳) جائز کاموں میں اللہ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنا مقصود نہ ہو بلکہ پیش نظر ریا اور نمائش ہو۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے بخل کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے۔

آدمی اپنی اور اہل خانہ کی ضروریات پر اپنی حیثیت اور قدرت کے مطابق خرچ نہ کرے۔نیکی اور بھلائی کے کاموں میں پیسہ خرچ کرتے ہوئے اس کی جان پر بن جاتی ہے۔جو آدمی بخیل ہوتا ہے وہ اسراف پسند بھی ہوتا ہے اسی لیے آپ ہر روز مشاہدہ کرتے ہوں گے کہ بخیل آدمی پیسہ پیسہ کر کے اکٹھا کرتا ہے اور پھر فضول رسوم ورواج اور بیہودہ مقامات پر نمود و نمائش اور بعض اوقات نیک کاموں پر بے دریغ پیسے لٹا دیتا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے ایک بڑی ہی خوبصورت حکایت نقل کی ہے کہ دو بخیل دوست ایک درخت کے نیچے قریب قریب لیٹے ہوئے تھے گرمی اور حبس کا عالم تھا اور دونوں کے پاس ہاتھ والا پنکھا تھا۔دونوں گرمی میں ہی پڑے رہے اور پنکھا اس لیے استعمال نہ کیا کہ اگر ایک پنکھا استعمال کرے گا تو اس کی ہوا سے دوسرا بھی مفت میں مستفید ہو جائے گا۔بخیل آدمی یہ کسی صورت برداشت کر ہی نہیں سکتا کہ اس کی کسی صلاحیت سے دوسرا بھی فائدہ اٹھائے۔

اگر چہ متوسط درجہ کی زندگی کے لئے کوئی ایک معین معیار

مقرر کرنا مشکل ہے۔ اس میں حالات کے تغیر کے اعتبار سے فرق ہوسکتا ہے لیکن یہ فرق اتنا باریک بھی نہیں ہے کہ ایک عام آدمی اس کو معلوم نہ کرسکے۔ اپنے معاشرے کو سامنے رکھ کہ ہر آدمی اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا معیار کیا رکھے۔

اس معاملے میں سلف صالحین نے ہمارے لئے جو نمونہ چھوڑا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو الاونس دینے کی بجائے آدمی کا رجحان ایثار کی طرف مائل رہنا چاہیے یعنی وہ اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے کے خبط میں مبتلا ہونے کی بجائے زیادہ سے زیادہ انفاق فی سبیل اللہ کرے۔ اس راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا بھی اسراف نہیں ہے۔ رہے وہ لوگ جو معیارِ زندگی بلند کرنے کے خبط میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو وہ شیطان کے بھائی بن جاتے ہیں۔ ان کو کبھی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی جس معاشرے میں یہ بیماری عام ہوجاتی ہے بالآخر اس پر اشتراکیت وغیرہ (اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان باطلہ) کا عذاب مسلط ہوکر رہتا ہے۔

فرمایا رحمٰن کے بندے جب اپنی ضروریات پر خرچ کرتے ہیں تو اس میں احتیاط وکفایت شعاری ملحوظ رکھتے ہیں نہ وہ اس میں اسراف کو راہ دیتے ہیں نہ بخل کو۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کے مال میں دوسروں کے بھی حقوق ہیں۔ اس وجہ سے وہ اپنی ضروریات کو ان کی حدود سے متجاوز نہیں ہونے دیتے تاکہ دوسروں کے حقوق ادا کرسکیں۔ لہٰذا رحمٰن کے بندے بخیل ہوتے ہیں نہ اسراف پسند بلکہ وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ فَقَّهَ الرَّجُلَ قَصَدَهُ فِي مَعِيْشَتِهِ

جس نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(طبرانی)

جس کو اللہ تعالیٰ سمجھ بوجھ دیتا ہے وہ اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ تاکہ وہ معاشی مسائل سے بچ سکے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۷)

بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔

ایک جگہ اور بخل سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۶۸)

شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔

سبق نمبر ۸

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۶۹-۶۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝۶۸
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝۶۹

اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی جان کو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرایا ہو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ اور وہ زنا نہیں کرتے، اور جو یہ (گناہِ کبیرہ) کرے گا۔ اسے گناہ ملے گا۔ قیامت کے دن اس (گنہگار) کے لیے عذاب دگنا کر دیا جائے گا، اور وہ ذلت و رسوائی کی حالت میں اس میں ہمیشہ مبتلا رہے گا۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

وَالَّذِيْنَ = اور وہ جو

لَا = نہیں۔

يَدْعُوْنَ = يَدْعُوْ + ون

حروفِ اصلی دَعَوَ = دَعَا

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

دَعَا = اس نے پکارا۔ اس نے دعا کی۔ (قاعدہ نمبر ۲)

دعا اردو میں مستعمل ہے۔

يَدْعُوْ = وہ پکارتا ہے یا پکارے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يَدْعُوْنَ = وہ پکارتے ہیں یا پکاریں گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

مَعَ اللّٰهِ = اللہ کے ساتھ۔ (قاعدہ نمبر ۱)

مع اردو میں مستعمل ہے۔

اِلٰهًا = معبود۔

الہ اردو میں مستعمل ہے۔

اٰخَرَ = دوسرا۔

آخر اردو میں مستعمل ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ =
اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ

وَ = اور

لَا = نہیں

يَقْتُلُوْنَ = يَقْتُلُ + ون

يَقْتُلُ = وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

قَتَلَ = اس نے قتل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

قتل اردو میں مستعمل ہے۔

يَقْتُلُوْنَ = وہ قتل کرتے ہیں یا کریں گے۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَلنَّفْسَ = کسی جان کو۔ مفعول (قاعدہ نمبر ۴)

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ = اور وہ کسی جان کو قتل نہیں کرتے۔

الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

اَلَّتِيْ = جسے (مؤنث)

حَرَّمَ = اس نے حرام ٹھہرایا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی حَرَمَ وزن = فَعَّلَ

ع۔ کلمہ (ر) + حَرَمَ = حَرَّمَ

حرم، حرام، محرم اردو میں مستعمل ہیں۔

يُحَرِّمُ = وہ حرام ٹھہراتا ہے یا ٹھہرائے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

حَرَّمَ اللّٰهُ = اللہ نے حرام قرار دیا۔

اِلَّا = مگر

بِالْحَقِّ = بِ + اَل + حَقّ = حق کے ساتھ۔

حروفِ جر (قاعدہ نمبر ۷)

حق اردو میں مستعمل ہے۔

اَلَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ = جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام ٹھہرادیا مگر حق کے ساتھ۔

وَلَا يَزْنُوْنَ

لَا = نہیں۔

يَزْنُوْنَ = يَزْنِيُ + ون

حروفِ اصلی زَنَيَ = زَنٰی

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

يَزْنِيُ = يَزْنِيْ

يَزْنِيْ = وہ زنا کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

زَنٰی = اس نے زنا کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

زنا اردو میں مستعمل ہے۔

يَزْنُوْنَ = وہ زنا کرتے ہیں یا کریں گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

وَلَا يَزْنُوْنَ = اور وہ زنا نہیں کرتے۔

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا

وَ مَنْ = اور جو

يَفْعَلُ = وہ کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فَعَلَ = اس نے کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

فعل اردو میں مستعمل ہے۔

مَنْ يَّفْعَلْ = جو کرے۔ حروفِ شرطیہ (قاعدہ نمبر ۲۰)

قاعدہ نمبر ۲۰

مَنْ اور اِنْ کا استعمال

حروفِ شرطیہ مَنْ، اِنْ فعل مضارع سے پہلے آتے ہیں اور اس کے معنی میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اور فعل مضارع کے آخری حرف کی پیش کو جزم میں اور علامتِ جمع ون کو وا میں بدل دیتے ہیں۔

يَفْعَلُ = وہ کرتا ہے یا کرے گا۔

مَنْ يَّفْعَلْ = جو کرے۔

مَنْ يَّفْعَلُوْا = جو کریں۔

يَشْرَبُ = وہ پیتا ہے یا پئے گا۔

اِنْ يَّشْرَبْ = اگر وہ پیتا۔

مَنْ يَّعْمَلُوْا = جو عمل کریں۔

وَ مَنْ يَّعْمَلْ صَالِحًا = اور جو نیکی کرے۔

☆☆☆☆☆

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ = اور جو یہ کرے۔ (قاعدہ نمبر ۲۰)

يَلْقَ = اسے ملتا ہے/ ملے گا۔ وہ پاتا ہے/ پائے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

لَقِيَ = اس نے پایا۔ اسے ملا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

أَثَامًا = گناہ

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا = اور جو یہ (شرک، قتل یا زنا) کرے گا اسے گناہ ملے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ضٰعَفَ = اس نے دگنا یا کئی گنا کیا۔ اس نے اضافہ کیا۔

ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی ضَعَفَ وزن = فَاعَلَ

اضافہ اردو میں مستعمل ہے۔

يُضٰعِفُ = وہ دگنا کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

يُضٰعَفُ = دگنا کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔

مضارع مجہول (قاعدہ نمبر۲۱)

قاعدہ نمبر۲۱

مضارع مجہول

اگر فعل مضارع کی علامتوں (ی، ت، ا، ن) پر پیش، اور ع - کلمہ پر زبر لگا دیں تو وہ فعل مضارع مجہول (Passive Voice) بن جائے گا۔ مثلاً

يَضْرِبُ = وہ ضرب لگاتا ہے یا لگائے گا۔

يُضْرَبُ = وہ پیٹا جاتا ہے۔ یا پیٹا جائے گا۔

يَنْصُرُ = وہ مدد کرتا ہے۔ یا کرے گا۔

يُنْصَرُ = وہ مدد کیا جاتا ہے۔ یا کیا جائے گا۔

يُنْصَرُوْنَ = وہ مدد کیے جاتے ہیں۔ یا کیے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

يُضٰعَفُ = دگنا کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔

(قاعدہ نمبر۲۰)

يُضٰعِفُ کی ف پر جزم پیچھے آئے ہوئے حرفِ شرط مَنْ کی وجہ سے آئی۔

لَهُ = لَ + هُ

لَ = کے لیے

هُ = وہ مذکر

لَهُ = اس کے لیے ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

اَلْعَذَابُ = اَلْ + عَذَابٌ = عذاب

عذاب اردو میں مستعمل ہے۔

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ = اس کے لیے عذاب دگنا کر دیا جائے گا۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ = قیامت کے دن۔ (قاعدہ نمبر۱)

یوم، ایام اردو میں مستعمل ہیں۔

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ = قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دگنا کر دیا جائے گا۔

وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا

وَ = اور

يَخْلُدُ = وہ ہمیشہ رہتا ہے یا رہے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

خَلَدَ = وہ ہمیشہ رہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

خالد، خُلد اردو میں مستعمل ہے۔

يَخْلُدْ = وہ ہمیشہ رہے گا۔ (قاعدہ نمبر۲۰)

د پر جزم حرف شرط مَنْ کی وجہ سے آئی۔

فِيْهٖ = فِيْ + هٖ

فِيْهٖ = اس میں۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

مُهَانًا = اہانت زدہ۔ حقارت زدہ۔ بے وقعت۔ ذلیل۔ رسوا۔

(قاعدہ نمبر۴)

اہانت اردو میں مستعمل ہے۔

وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا = اور وہ اس میں ذلت و رسوائی کی حالت میں ہمیشہ رہے گا۔

☆☆☆☆☆

عباد الرحمٰن کی صفات

اس آیت کریمہ میں عباد الرحمٰن کی اعلیٰ ترین صفات بیان کی گئی ہے کہ وہ کبائر سے اجتناب کرتے ہیں۔

شرک قتل اور زنا میں سے دو کا تعلق حقوق العباد سے اور ایک کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔ یہ تینوں کبائر تمام آسمانی کتابوں کے مطابق بڑے جرائم میں سے ہیں۔ فرمایا کہ رحمٰن کے بندے ان جرائم کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔ جو لوگ ان کا ارتکاب کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے وہ اس کے انجام سے لازماً دوچار ہوں گے۔

شرک، قتل، زنا سے بچاؤ

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ یہ کہ تو کسی کو اللہ کا مدمقابل ٹھہرائے حالانکہ تجھے اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے پوچھا گیا اس کے بعد فرمایا اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ یہ کہ تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائے گا۔ پوچھا گیا اس کے بعد فرمایا اَنْ تَزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد)

زنا اور قتل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ زنا قتل ناحق کا موجب بنتا ہے رسولِ مکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ بیٹا اس کا جس کے بستر پر جنم لے اور زانی کے لئے پتھر۔ لہٰذا ولدِ زنا کو عموماً قتل کر دیا جاتا ہے۔

اگرچہ گناہ کبیرہ اور بھی بہت سے ہیں لیکن عرب کے اس معاشرے میں یہی تین گناہ زیادہ رائج تھے۔ اللہ کی نافرمانی اگر غفلت و لاپرواہی یا جذبات کے غلبے کی وجہ سے ہو تو یہ گناہ ہے۔ اور اگر جانتے بوجھتے ہوئے حالتِ ایمان کے ساتھ نافرمانی کی جائے تو وہ فسق ہے۔ اور اگر اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے بے پرواہ ہو کر کی جائے تو کفر کہلاتی ہے۔ کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ نہیں ہوتا انسان کی نیت اور اسکا رویہ گناہ کو کبیرہ یا صغیرہ بنا تا ہے۔ لاپرواہی غفلت اور بے پرواہی غرور اور تکبر کا نتیجہ ہے۔

شرک

شرک کے معنی ہیں اللہ کے علاوہ کسی اور کو بھی معبود قرار دینا۔ کسی کو اس جیسا یا اس کا ہمسر سمجھنا۔ پروردگار عالم نے شرک کو ظلم عظیم اور نا قابل معافی جرم قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا

(سورۃ النساء آیت نمبر ۴۸)

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں فرماتا اس کے سوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں جو جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا بہتان باندھا۔

شرک کی اقسام

شرک کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں۔

(۱) شرک فی الذات

الوہیت میں کسی اور کو حصہ دار قرار دینا مثلاً یہودیوں کا حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا، مشرکین کا فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بنانا اور عیسائیوں کا تین معبودوں والا عقیدہ تثلیث یہ سب شرک فی الذات کی مثالیں ہیں۔

(۲) شرک فی الصفات

صفاتِ باری تعالیٰ میں کسی اور کو بھی شریک کرنا شرک فی الصفات ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۱۱)

اس جیسی کوئی ہستی نہیں ہے وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔

(۳) شرک فی الاختیارات

کسی کو نفع ونقصان پہنچانا، حاجت روائی، دستگیری اور دعائیں سننا، تقدیر کی اچھائی برائی اور حلال وحرام کے اختیارات سبھی اللہ کے پاس ہیں۔ ان اختیارات کا حامل کسی اور کو قرار دینا شرک فی اختیاراتِ الٰہی ہے۔

(۴) شرک فی الحقوق

الٰہ ہونے کی حیثیت سے بندوں پر اللہ کے جو حقوق ہیں وہ یا ان میں سے کوئی حق اس کے سوا کسی اور کے لیے بھی ماننا۔ مثلاً رکوع وسجود، آستانہ بوسی، شکرِ نعمت، اعترافِ برتری، نذر ونیاز کا حق کسی اور کو دینا۔ اس کے علاوہ کسی کی غیر مشروط محبت یا اطاعت بھی ذات الٰہی کے حقوق میں شرک ہے۔ حدیث شریف میں دکھاوے کی نماز کو چھوٹا شرک کہا گیا ہے۔ یعنی اگر ہم نے اللہ کی بجائے کسی دوسرے کو راضی کرنے کے لیے عبادت کی تو شرک ہو جائے گا۔ اسی طرح اللہ سے محبت کا جو تقاضا ہے وہ پورا نہ کیا اس کو راضی کرنے کی بجائے اپنے نفس کو راضی کیا اور اس کو ناراض کر لیا مثلاً نماز نہ پڑھی اور اپنے کاروبار میں مشغول رہے۔ تو یہ ارتکابِ شرک شمار ہوگا۔ جس کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے نبی ﷺ آپ کہہ دیجیے اگر تمہیں تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں خوف لگا رہتا ہے اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو تم اللہ کے حکمِ (عذاب) کا انتظار کرو۔ اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(سورة التوبة آیت نمبر ۲۴)

قتلِ ناحق

قصاص، ارتداد (مرتد ہو جانا) یا شادی شدہ زانی کے علاوہ اسلام میں کسی کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔ اور یہ قتل بھی منظم اسلامی حکومت حد جاری کرنے کے بعد کرے گی۔ ورنہ فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے جس نے کسی شخص کو قتل کر دیا گویا کہ اس نے سارے انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی کو موت سے بچالیا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو موت سے بچالیا۔

زنا

اللہ تعالیٰ نے زنا کو نہ صرف جرم قرار دیا ہے بلکہ ارشاد فرمایا ہے کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اس لیے دین اسلام میں مردوں کو غضِ بصر (نگاہیں نیچی رکھنے)، مخلوط مجالس سے اجتناب برتنے کا حکم ہے اور عورتوں کو اپنی زینت چھپانے اور بغیر ضرورت گھر سے باہر نکلنے تک سے منع کر دیا گیا آنحضور ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ ہم میں سے نہیں۔ دینِ اسلام میں زانی کی سزا یہ ہے کہ اسے سرِ عام سوکوڑے مارے جائیں اور اگر کوئی شادی شدہ اس جرم کا مرتکب ہو تو اسے رجم کیا جائے۔ اور دورانِ رجم اس پر ترس تک نہ کھایا جائے۔

کبائر کے ارتکاب پر عذاب

یُضٰعَفُ کے معنی کسی شے پر بتدریج اضافہ کرنے کے ہیں۔ یہ اضافہ دگنا بھی ہوسکتا ہے اور کئی گنا بھی اور اس میں تدریجی اضافہ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔

فرمایا کہ جو لوگ ان کبائر میں سے کسی کے مرتکب ہوں گے وہ قیامت کے دن ان کی سزا اس طرح بھگتیں گے کہ ان کو دگنا یا کئی گنا عذاب ہوگا۔ اور ان کے عذاب میں بتدریج اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ کچھ سزا بھگت کر وہ چھوٹ جائیں یا ان کی سزا میں کچھ تخفیف ہو جائے بلکہ نہایت ذلت کی حالت میں اس عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہیں گے۔ عذاب پر ذلت کے اضافے نے اس کی سنگینی دو چند کر دی ہے۔ عذاب ایسا بھی ہوسکتا ہے جو عذاب تو ہو لیکن اس میں ذلت نہ ہو۔ لیکن ان کے عذاب میں ذلت کی مار بھی شامل ہوگی۔ یہ باتیں قریش کے متکبرین کو سنائی جارہی ہیں اور استکبار کی اصل سزا دائمی ذلت ہی ہے۔

سبق نمبر ۹

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۷۰ - ۷۲

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور صالح عمل کیا۔ تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے ہمیشہ رحم فرمانے والے ہیں۔ اور جس نے توبہ کی اور نیک عملی اختیار کی۔ تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سچی توبہ کے ساتھ پلٹ آتا ہے۔ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب ان کا گزر کسی بے ہودگی پر ہوتا ہے تو شرافت (بزرگی) سے گزر جاتے ہیں۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا

إِلَّا = سوائے۔مگر۔

مَنْ = جو۔جس

تَابَ = اس نے توبہ کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

حروفِ اصلی تَوَبَ = تَابَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر۸)

توبہ اردو میں مستعمل ہے۔

يَتُوبُ = وہ توبہ کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

آمَنَ = وہ ایمان لایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی أَمَنَ وزن = أَفْعَلَ

أَأْمَنَ = آمَنَ

مومن، ایمان اردو میں مستعمل ہے۔

يُؤْمِنُ = وہ ایمان لاتا ہے یا لائے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

عَمِلَ = اس نے عمل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

عمل اردو میں مستعمل ہے۔

يَعْمَلُ = وہ عمل کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

عَمَلًا صَالِحًا = عملِ صالح۔نیک عمل (قاعدہ نمبر۴)

صالح اردو میں مستعمل ہے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا = مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور صالح عمل کیا۔

فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

فَ = پس۔تو

أُولَٰئِكَ = وہ سب

بَدَّلَ = اس نے تبدیل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی = بَدَلَ وزن = فَعَّلَ

بدل، بدلہ اردو میں مستعمل ہے۔

يُبَدِّلُ = وہ تبدیل کرتا ہے یا کرے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر۹)

= لفظ جلالہ

سَيِّئَاتِهِمْ = سَيِّئَاتٌ + هِمْ ها کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

= ان کی برائیاں

سَيِّئَاتٌ = سَيِّئَةٌ کی جمع = برائی

حَسَنَاتٍ = حَسَنَةٌ کی جمع = نیکی

فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ = تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیں گے۔

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

وَ = اور

كَانَ = ہے یا تھا۔

اَللّٰهُ = لفظ جلالہ

وَ كَانَ اللّٰهُ = اور اللہ تعالیٰ ہیں۔

ملاحظہ

اِنَّ اور اَنَّ کے بعد آنے والا اسم زبر والا ہوگا۔ مگر اس اسم کی خبر ہمیشہ پیش والی ہوگی۔ مثلاً

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ =

بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں۔

اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ = بے شک زید کھڑا ہے۔

جبکہ كَانَ اپنے بعد آنے والے اسم کو پیش اور اس کی خبر کو زبر دیتا ہے

مثلاً

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا = زید کھڑا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

غَفُوْرًا = انتہائی مغفرت فرمانے والا۔

رَحِيْمًا = ہمیشہ رحم فرمانے والا۔

زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

غفور اور رحیم اردو میں مستعمل ہیں۔

وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا = اور اللہ تعالیٰ انتہائی مغفرت فرمانے والے اور ہمیشہ رحم فرمانے والے ہیں۔

وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

وَ = اور

مَنْ = جو۔ جس۔

تَابَ = اس نے توبہ کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی تَوَبَ = تَابَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

وَ مَنْ تَابَ = اور جس نے توبہ کی۔

عَمِلَ = اس نے عمل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَعْمَلُ = وہ عمل کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

صَالِحًا = نیک۔

وَ عَمِلَ صَالِحًا = اور اس نے نیک عمل کیے۔

عمل، صالح اردو میں مستعمل ہیں۔

وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا = اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل اختیار کی۔

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

فَاِنَّهٗ = فَ + اِنَّ + هٗ

فَ = پس ۔ اِنَّ = یقیناً ۔ بے شک هٗ = وہ

فَاِنَّهٗ = پس بے شک وہ۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

يَتُوْبُ = وہ توبہ کرتا ہے یا کرے گا۔

وہ پلٹتا ہے یا پلٹے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۷)

تَابَ = اس نے توبہ کی۔ وہ پلٹا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

اِلٰى = کی طرف

اَللّٰهُ = لفظِ جلالہ

اِلَى اللّٰهِ = اللہ کی طرف۔

مَتَابًا = سچی توبہ کے ساتھ۔

زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر۴)

فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا = تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سچی توبہ کے ساتھ پلٹ آتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ

وَالَّذِیْنَ = اور وہ جو

لَا = نہیں

یَشْھَدُوْنَ = یَشْھَدُ + ون

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

یَشْھَدُ = وہ شہادت دیتا ہے یا دے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

شَھِدَ = اس نے شہادت دی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

شہید، شاہد، شہادت اردو میں مستعمل ہیں۔

یَشْھَدُوْنَ = وہ شہادت دیتے ہیں یا دیں گے۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

اَلزُّوْرَ = اَلْ + زُوْرٌ = جھوٹ (قاعدہ نمبر۴)

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ = اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا

وَاِذَا = اور جب

مَرُّوْا = مَرَّ + وا

مَرَّ = وہ گزرا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

حروفِ اصلی مَرَرَ = مَرَّ

یَمُرُّ = وہ گزرتا ہے یا گزرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

مَرُّوْا = وہ گزرے۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

وَاِذَا مَرُّوْا = اور جب وہ گزرتے ہیں۔ (قاعدہ نمبر۱۴)

اِذَا کی وجہ سے ماضی حال میں بدل گیا۔

بِاللَّغْوِ = بِ + اَلْ + لَغْوٌ

لَغْوٌ = بے ہودگی۔ لایعنی۔ فضول کام

لغو اردو میں مستعمل ہے۔

بِاللَّغْوِ = کسی بے ہودگی پر۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ = اور جب وہ کسی بے ہودگی پر گزرتے ہیں۔

مَرُّوْا = وہ گزرتے ہیں۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

کِرَامًا = بزرگی سے۔ شرافت سے (قاعدہ نمبر۴)

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا = اور جب وہ کسی بے ہودگی پر گزرتے ہیں۔ تو شرافت (بزرگی) سے گزر جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

توبہ کرنے کا انعام

گزشتہ آیات میں بیان کردہ دائمی عذاب سے صرف وہی لوگ محفوظ رہیں گے جو توبہ کے بعد اپنی اصلاح کر کے ایمان وعمل کی راہ اختیار کریں گے۔ توبہ کے معنی پلٹنا ہیں۔ تائب اسے کہتے ہیں جو برے اوصاف کو چھوڑ کر اوصاف حمیدہ کو اپنائے۔ علماءِ کرام نے ہر گناہ پر توبہ کو واجب قرار دیا ہے۔

توبہ کی شرائط

اگر گناہ کا تعلق ذات باری تعالیٰ کی نافرمانی سے ہو تو اس کی توبہ کی قبولیت کی تین شرائط ہیں۔

(۱) گناہ ہو جانے پر نادم ہو۔

(۲) گناہ کو چھوڑ دے۔

(۳) دوبارہ گناہ کی طرف کبھی نہ پلٹنے کا عزم کرے۔

(۴) اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو اس کے لیے چوتھی شرط یہ ہے کہ متعلقہ شخص کی حق تلفی کا کما حقہ ازالہ بھی کیا جائے۔

انسان ہونے کے ناطے اگر دوبارہ غلطی سرزد ہو جائے تو بندے کو فوراً بیان کردہ شرائط کے مطابق دوبارہ توبہ کرنی چاہیے۔ مندرجہ بالا شرائط کے مطابق معافی مانگنا اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہے کہ ابوحمزہ انسؓ بن مالک الانصاری خادمِ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس قدر خوش ہوتے ہیں۔ جس طرح کسی شخص کو موت کے منہ سے بچ جانے کی خوشی ہوتی ہے۔ اس کی مثال یوں بیان فرمائی کہ اگر ایک شخص صحرا میں محوِ سفر ہو۔ اور اس کا مال واسباب اور کھانے پینے کی چیزوں سے لدا اونٹ اچانک گم ہو جائے۔ تلاشِ بسیار کے بعد مایوس ہو کر وہ ایک درخت کے نیچے موت کے انتظار میں لیٹ کر سو جائے اس کی آنکھ کھلنے پر اچانک اس کا اونٹ پورے مال واسباب کے ساتھ اسے مل جائے پھر وہ شخص انتہائی خوشی کے عالم میں اپنے حواس پر قابو نہ رکھتے ہوئے پکار اٹھے کہ اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ اس قدر خوشی میں اس کے ہوش ٹھکانے نہیں رہتے اور وہ ناسمجھی میں یہ کلمہ کہہ دیتا ہے۔ کسی انسان کو اس مایوسی کے عالم میں یوں سامان زیست ملنے اور اونٹ کے واپس آنے پر جتنی خوشی ہوتی ہے اللہ جلّ شانہٗ کو اپنے گمراہ بندے کے صراطِ مستقیم پر واپس آنے سے اتنی ہی خوشی ہوتی ہے۔

(بخاری ومسلم)

اگر کوئی شخص تنہائیوں میں اپنے رب سے گناہوں کی معافی کا طلبگار ہوتا ہے تو اللہ پہلے آسمان پر آ کر فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتے ہیں۔ فرشتو! دیکھو ہمارا بندہ اعتراف گناہ کے بعد کس قدر عاجزی وانکساری سے آنسو بہا کر ہم سے بخشش طلب کر رہا ہے۔ ہمیں اپنے جلال کی قسم ہم نے اس کے تمام گناہ بخش دیئے۔ اور جب کبھی بھی طلبِ صادق رحمٰن کو پکارتی ہے تو رحمتِ الٰہی جوش اور ولولے کے ساتھ نہ صرف اس کے گناہ

معاف کرتی ہے بلکہ گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتی ہے اور ان نیکیوں کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔

(سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷۰)

حضرت ابوعبدالرحمٰنؓ بن عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی توبہ قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس پر نزع کا عالم طاری نہ ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

ایک روز جب میں مسجد نبوی شریف سے عشاء کی نماز پڑھ کر لوٹا تو دیکھا کہ ایک عورت میرے دروازے پر کھڑی ہے۔ میں اسے سلام کر کے اندر چلا آیا اور دروازہ بند کر کے نوافل ادا کرنے لگا کچھ دیر بعد اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور پوچھا کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی میں آپ سے ایک سوال پوچھنے آئی ہوں میں زنا کی مرتکب ہوئی اور ایک بچے کو جنم دیا اور پھر اسے قتل ڈالا۔ کیا میرا گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں وہ بڑی حسرت سے آہیں بھرتی ہوئی واپس چلی گئی اور کہنے لگی ہائے افسوس کیا یہ حسن آگ کے لیے پیدا ہوا تھا؟ نماز فجر کے بعد میں نے نبی کریم ﷺ کو رات کا واقعہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا آپ نے غلط جواب دیا۔ ابوہریرہؓ! کیا تو نے قرآن حکیم میں یہ آیت کریمہ نہیں پڑھی۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

"سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں۔ ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور نہایت ہی رحم فرمانے والے ہیں۔"

(سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷۰)

حضور ﷺ کا یہ جواب سن کر میں اس عورت کی تلاش میں نکلا۔ رات بعد از نمازِ عشاء وہ ملی میں نے اسے خوشخبری سنائی۔ جسے سنتے ہی وہ سجدے میں گر گئی اور کہنے لگی شکر ہے اس غفور و رحیم ذات کا جس نے میرے لیے معافی کا دروازہ کھولا پھر اس نے توبہ کی اور اپنی لونڈی کو اس کے بیٹے سمیت آزاد کر دیا۔

جھوٹ کی گواہی سے اجتناب

جھوٹ کی گواہی کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ وہ کسی جھوٹی بات کی گواہی نہیں دیتے دوسرے یہ کہ وہ جھوٹ کا مشاہدہ نہیں کرتے اور اس کے تماشائی نہیں بنتے۔ بعض علماء نے اس سے مراد مشرکین کے میلے ٹھیلے لیے ہیں بعض نے جوئے، شراب، گانے اور بے حیائی کی مجالس مراد لی ہیں۔ فلمیں، تھیٹر اور ڈرامے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔

اگر آج ہم صرف جھوٹی گواہی دینا چھوڑ دیں تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ ہماری عدالتوں میں ۹۹ فیصدی مقدمات جھوٹی گواہیوں کے بل بوتے پر لڑے جاتے ہیں۔ قاتل قتل کرنے کے بعد دندناتے پھرتے ہیں۔ اور وہ جھوٹی گواہیوں کے زور پر مقدمہ جیت جاتے ہیں۔ اور کئی بے گناہ جھوٹی گواہیوں کی بنیاد پر پھانسی پر لٹکا دیے جاتے ہیں۔ اگر ہم جھوٹی گواہیوں سے باز آجائیں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

ایک بار حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا مومن جھوٹ بول سکتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن جھوٹ بولنے والا نہیں ہوتا۔ دوسرے مطلب کے اعتبار سے جھوٹ کا لفظ باطل اور شرک کا ہم معنی ہے۔ انسان جس برائی کی طرف بھی جاتا ہے۔ لذت یا خوشنمائی یا ظاہری فائدے کے اس جھوٹے ملمع کی وجہ سے جاتا ہے جو شیطان نے اس پر چڑھا رکھا ہے۔ یہ ملمع اتر جائے تو ہر برائی کی حقیقت ظاہر ہو جائے لہٰذا ہر گناہ اور بدی اس لحاظ سے جھوٹ ہے کہ وہ اپنی جھوٹی چمک دمک کی وجہ سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے مومن چونکہ حق کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اس لئے وہ اس جھوٹ کو ہر روپ میں پہچان جاتا ہے۔ خواہ وہ کیسے ہی دلائل یا فریب نظر آرٹ یا سماعت فریب خوش آویزیوں کا جامہ پہن کر آئے۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ بتا دوں تین دفعہ یہی فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت تک آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے اب اس سے الگ ہو کر فرمایا سنو! جھوٹی بات کہنا، سنو! اور جھوٹی گواہی دینا اسے بار بار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم اپنے دل میں کہنے لگے کہ کاش اب رسول ﷺ خاموش ہو جاتے۔ (بخاری، مسلم)

لغو سے اعراض

یہاں مومنین کی ایک عظیم صفت بیان فرمائی ہے کہ مومنین سلیم الطبع پاکیزہ ذوق والے ہوتے ہیں وہ جان بوجھ کر فضول، لایعنی، لاحاصل کاموں اور بیہودہ گپ شپ کرنے، دیکھنے یا سننے نہیں جاتے۔ وہ لطیف مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔ ٹھٹھے بازیوں، فحش مذاق، مسخرا پن، غیبتوں، تہمتوں اور گالیوں سے ان کے کان نا آشنا اور زبان ناواقف ہوتی ہے اور اگر کبھی ان کے راستے میں ایسی کوئی چیز آجائے تو وہ نگاہ غلط انداز تک ڈالے بغیر اس پر سے اس طرح گزر جاتے ہیں جیسے ایک نفیس مزاج آدمی گندگی کے ڈھیر سے گزر جاتا ہے غلاظت اور تعفن سے دلچسپی ایک بے ذوق اور پلید آدمی تو لے سکتا ہے مگر ایک خوش ذوق اور مہذب انسان مجبوری کے بغیر اس کے پاس سے بھی گزرنا گوارا نہیں کر سکتا۔

سبق نمبر۱۰

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۷۴-۷۳

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۝

اور جب انہیں ان کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ ان (آیات) پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں گرتے۔اور جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہمارے ازواج (خاوندوں اور بیویوں) اور ہماری اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمایئے اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا دیجئے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

وَ = اور

اَلَّذِيْنَ = وہ جو

اِذَا = جب

ذُكِّرُوْا = ذُكِّرَ + وا علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

ذُكِّرُوْا = وہ نصیحت کیے گئے۔

ماضی مجہول (قاعدہ نمبر ۱۵)

ذَكَّرَ = اس نے نصیحت کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروف اصلی = ذكر وزن = فَعَّلَ

ع-کلمہ (كَ) + ذَكَرَ = ذَكَّرَ

ذُكِّرَ = وہ نصیحت کیا گیا۔

يُذَكِّرُ = وہ نصیحت کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اِذَا ذُكِّرُوْا = جب وہ نصیحت کیے جاتے ہیں۔

اِذَا کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۴)

بِاٰيٰتِ = آیات کے ساتھ۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

رَبِّهِمْ = اپنے رب کی۔ مضاف۔ مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ = اور جب انہیں ان کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے۔

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا

لَمْ = نہیں

يَخِرُّوْا = يَخِرُّ + وا

حروف اصلی خَرَرَ = خَرَّ

خَرَّ = وہ گرا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

خَرُّوْا = وہ گرے۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

يَخِرُّ = وہ گرتا ہے یا گرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يَخِرُّوْنَ = وہ گرتے ہیں یا گریں گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

لَمْ يَخِرُّوْا = وہ نہیں گرتے۔ (قاعدہ نمبر ۱۹)

ملاحظہ

لَمْ کی وجہ سے حال ماضی میں اور ون "وا" میں تبدیل ہوا۔ لیکن اِذَا کی وجہ سے اسکا ترجمہ دوبارہ حال میں چلا جائے گا۔

عَلَيْهَا = عَلٰى + ها = اس پر

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا = وہ ان پر نہیں گرتے۔

صُمًّا = بہرے۔ وجوہات زبر (قاعدہ نمبر ۳)

عُمْيَانًا = اندھے۔ (قاعدہ نمبر ۳)

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا = وہ ان (آیات) پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں گرتے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا

وَالَّذِيْنَ = اور وہ لوگ جو

يَقُوْلُوْنَ = يَقُوْلُ + ون

قَالَ = اس نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی　قَوَلَ = قَالَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔　(قاعدہ نمبر ۸)

يَقْوُلُ = يَقُولُ

يَقُولُ = وہ کہتا ہے یا کہے گا۔　مضارع　(قاعدہ نمبر ۹)

يَقُوْلُوْنَ = وہ کہتے ہیں یا دعا مانگتے ہیں۔

علامتِ جمع　(قاعدہ نمبر ۱۰)

رَبَّنَا = رَبٌّ + نَا

رَبٌّ = پروردگار

نَا = ہمارے

رَبَّنَا = اے ہمارے پروردگار۔

هَبْ = عطا کر۔　فعل امر۔ دعا　(قاعدہ نمبر ۱۱)

وَهَبَ = اس نے عطا کیا۔　ماضی　(قاعدہ نمبر ۲)

يَوْهَبُ = يَهَبُ = وہ عطا کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع　(قاعدہ نمبر ۹)

بیمار حرف و حذف ہوگئی۔　(قاعدہ نمبر ۸)

لَنَا = لَ + نَا = ہمارے لیے

لَ = کے لیے

نَا = ہمارے

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا = اور جو لوگ دعا مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما دیجیے۔

مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ

مِنْ = سے

اَزْوَاجِنَا = اَزْوَاجٌ + نَا = ہمارے جوڑے۔

= ہمارے شریک سفر۔

اَزْوَاجٌ = زَوْجٌ کی جمع = جوڑا۔ شریک سفر۔ خاوند کے لیے بیوی اور بیوی کے لیے خاوند۔

زوجہ (بیوی) اردو میں مستعمل ہے۔

نَا = ہمارے

وَ = اور

ذُرِّيّٰتِنَا = ذُرِّيّٰتٌ + نَا

ذُرِّيّٰتٌ = ذُرِّيَّةٌ کی جمع

ذُرِّيَّةٌ = اولاد

ذریت اردو میں مستعمل ہے۔

قُرَّةٌ = ٹھنڈک۔ آسودگی۔ تازگی۔

اَعْيُنٍ = عَيْنٌ کی جمع = آنکھ

قُرَّةَ اَعْيُنٍ = آنکھوں کی ٹھنڈک۔

مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ = ہمارے ازواج (خاوندوں اور بیویوں) اور ہماری اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک۔

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

وَ = اور

اِجْعَلْنَا = اِجْعَلْ + نَا

اِجْعَلْ = تو بنا۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَجْعَلُ = وہ بناتا ہے یا بنائے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يَجْعَلُ - جَعَلَ - اِجْعَلُ - اِجْعَلْ

اِجْعَلْنَا = ہمیں بنا دیجیے۔

لِلْمُتَّقِيْنَ = لِ + الْ + مُتَّقِيْنَ

لِ = کے لیے۔

مُتَّقِيْنَ = مُتَّقِیْ کی جمع = پرہیزگار

متقی اردو میں مستعمل ہے۔

اِمَامًا = امام۔ پیشوا۔

امام اردو میں مستعمل ہے۔

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا = پرہیزگاروں کا امام۔

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا =

اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام (پیشوا) بنا دیجیے۔

☆☆☆☆☆

قرآنی آیات کی تاثیر

آیات پر اندھے اور بہرے بن کر گرنا ایک محاورہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمٰن کے بندے ایسے نہیں ہیں جو آیاتِ الٰہی سن کر ٹس سے مس نہ ہوں بلکہ وہ ان سے گہرا اثر قبول کرتے ہیں جو ہدایات ان آیات میں انہیں دی گئی ہوں وہ انہیں بلا چون و چرا تسلیم کرتے ہیں۔ جو احکامات دیے جائیں وہ ان کی بجا آوری کرتے ہیں۔ اور جس چیز سے انہیں روکا جائے اس سے رک جاتے ہیں اور جس عذاب سے ڈرایا گیا ہو اس کے تصور سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اسی غور فکر اور تدبر کے نتیجے میں قرآن حکیم انہیں راہیں سجھاتا اور زندگی گزارنے کے طریقے بتاتا ہے اور پھر وہ سن اور سمجھ کر بیٹھے نہیں رہتے بلکہ ان پر عمل کر کے اپنی زندگیاں سنوارتے ہیں۔ برخلاف اس کے کفار پر کلام الٰہی کا اثر نہیں ہوتا وہ کفر چھوڑتے ہیں نہ اپنی بداعمالیوں سے باز آتے ہیں بلکہ اپنی سرکشی، جہالت اور ضلالت پر جمے رہتے ہیں۔

آنکھوں کی ٹھنڈک کی دعا

رحمٰن کے بندے اپنی عاقبت کی فکر کے ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال کی عاقبت کی بھی فکر کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اپنے آپ اور اپنے اہل خانہ کا جہنم سے بچاؤ

اس فرض کا کما حقہ احساس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے اہل و عیال میں ان لاابالی لوگوں کی طرح زندگی نہیں گزارتے جن کو صرف اپنے عیش کی فکر ہوتی ہے۔ انہیں اس امر سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی کہ ان کے اہل و عیال نیکی کی راہ پر چل رہے ہیں یا بدی پر۔ اللہ کے بندوں کا حال اس سے بالکل مختلف ہوتا ہے ان کو دنیا سے زیادہ اپنے متعلقین کی آخرت

کی فکر دامن گیر رہتی ہے کہ کہیں ان میں سے کوئی شیطان کی پیروی اختیار کر کے جہنم کا ایندھن نہ بن جائے۔ اہلِ جنت کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالُوْا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ

''اور ہم اس سے پہلے اپنے اہل وعیال میں ڈرنے والے تھے۔'' (سورۃ طور آیت نمبر ۲۶)

اس میں ان کے اسی فکر اور اندیشہ کی طرف اشارہ ہے۔ لہٰذا وہ برابر ان کے لئے ہدایت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ان کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہوتی ہے کہ اے اللہ گھر میں میری بیوی اور بچوں کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنادیجئے اور گھر سے باہر مجھے متقین کا پیشوا بنادیجئے۔

بیوی نیک، صالح، فرمانبردار اور شریعت کی پابند ہو تو گھر جنت نظیر بن جاتا ہے۔ ایک مجاہد اپنی بیوی کو تیس ہزار اشرفیاں دے کر نصیحت کر کے جہاد پر گیا کہ اگر میرے بعد اللہ نے کسی بیٹے یا بیٹی سے نوازا تو اس کی تعلیم وتربیت پر یہ رقم خرچ کرنا واپسی پر اس مجاہد نے ایک نوجوان کو جب مسجد میں درس دیتے ہوئے دیکھا تو رشک کیا۔ کاش اس کا بیٹا بھی ایسا ہی عالم ہوتا۔ گھر آئے تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ مسجد میں جو نوجوان درسِ حدیث دے رہا تھا وہ آپ ہی کا لختِ جگر ہے تو انہوں نے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی تھی۔ آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہ بیوی جس نے بچوں کی تربیت کی اور آنکھوں کا نور ہے وہ بچہ جو لوگوں کو نور ہدایت بانٹے۔ جہاں مومن یہ دعا کرتا ہے وہ عملاً اس کا مصداق بننے کی کوشش بھی کرتا ہے کیونکہ اس سے آخرت میں اولاد کی تربیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضورﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ''آپ سب لوگ کسی کی رعیت ہو اور کسی پر حاکم۔ اور ہر حاکم سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' بلاشبہ باپ سے اولاد، خاوند سے بیوی اور آفیسر سے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

متقین میں بلند مرتبہ پانے کی دعا

یہاں دعا اپنی معراج کو پہنچتی ہے۔ دعا مانگی جارہی ہے اے اللہ گھر میں تو نیک اور صالح بیوی، بچے تیرا انعام ہیں لیکن اے بہت زیادہ عطا کرنے والے ہمیں اپنا ڈر اور محبت اس قدر عطا فرمادے کہ کبھی ڈرنے والوں اور آپ سے پیار کرنے والوں میں سبقت لے جائیں۔ ہمیں تقویٰ کی روش پر یوں چلادیجیے کہ اہل تقویٰ میں بلند مرتبہ نصیب ہو جائے۔ یہاں تک کہ ہم آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں سب سے آگے نکل جائیں اور آخرت میں بھی صالحین اور متقین کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے اٹھائے جائیں۔

سبق نمبر ۱۱

سورۃ الفرقان ۔ آیت نمبر ۷۵ ۔ ۷۷

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے صبر کے بدلے خاص قسم کے بلند و بالا محل دیئے جائیں گے اور وہاں دعا و سلام سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔ وہ اس (جنت) میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ (جو) کیا ہی اچھی ٹھہرنے کی اور رہنے کی جگہ ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب کو تمہاری کچھ پرواہ نہ ہوتی اگر تم (اسے) نہ پکارتے۔ پس بے شک تم نے جھٹلا دیا۔ اب عنقریب اس کا (خمیازہ) لازمی (بھگتنا) پڑے گا۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا

اُولٰٓئِكَ = وہ سب

يُجْزَوْنَ = يُجْزٰى + ون

جَزٰى = اس نے جزا دی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی جَزَىَ = جَزٰى

بیمار حرف ى الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

جزا اردو میں مستعمل ہے۔

يَجْزِىْ = وہ جزا دیتا ہے یا دے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يُجْزٰى = وہ جزا دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا۔

مضارع مجہول (قاعدہ نمبر ۲۱)

يُجْزَوْنَ = وہ سب جزا دیے جاتے ہیں یا دیے جائیں گے۔

علامتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَلْغُرْفَةَ = اَلْ + غُرْفَةٌ

اَلْغُرْفَةَ = بالاخانہ۔ بلند منزل۔ بلند و بالا محل۔

بِمَا = بِ + مَا = اس سبب کہ جو۔

بِ = اس سبب۔

مَا = جو۔

صَبَرُوْا = انہوں نے صبر کیا۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

صَبَرَ = اس نے صبر کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

صبر اردو میں مستعمل ہے۔

يَصْبِرُ = وہ صبر کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا = یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے صبر کے بدلے (جنت کے) خاص قسم کے بلند و بالا محل دیے جائیں گے۔

وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا

يُلَقَّوْنَ = يُلَقّٰى + ون

لَقّٰى = اس نے لیا۔ اس نے پایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی لَقِىَ وزن = فَعَّلَ

ع۔کلمہ (ق) + لَقِىَ = لَقَّىَ = لَقّٰى

يُلَقِّىْ = وہ پاتا ہے یا پائے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يُلَقّٰى = اسے دیا جائے گا۔

مضارع مجہول (قاعدہ نمبر ۲۱)

يُلَقَّوْنَ = وہ دیے جائیں گے۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

فِيْهَا = فِىْ + هَا

فِىْ = میں

هَا = اس (جنت) هَا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

تَحِيَّةً = دعا (قاعدہ نمبر ۴)

وَ = اور

سَلٰمًا = سلام

سلام اردو میں مستعمل ہے۔

وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا = اور وہاں دعا و سلام سے

ان کا استقبال کیا جائے گا۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا

خٰلِدِيْنَ = خَالِدٌ + يْنَ = ہمیشہ رہنے والے۔

علامات جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

خَالِدٌ = ہمیشہ رہنے والا۔

خالد اردو میں مستعمل ہے۔

فِيْهَا = فِيْ + هَا = اس میں۔

هَا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا = وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حَسُنَتْ = حَسُنَ + تْ

حَسُنَ = وہ بہت اچھا ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حسن، حسین اردو میں مستعمل ہیں۔

يَحْسُنُ = وہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

حَسُنَتْ = وہ بہت اچھی ہوئی۔ تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸)

مُسْتَقَرًّا = ٹھہرنے کی جگہ۔

زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

مُقَامًا = رہنے کی جگہ۔ (قاعدہ نمبر ۴)

مستقر اور مقام اردو میں مستعمل ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا = وہ اس (جنت) میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے (جو) کیا ہی اچھی ٹھہرنے کی اور رہنے کی جگہ ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ

قُلْ = کہہ دیجئے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

قَالَ = اس نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَقُوْلُ = وہ کہتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

مَا = نہیں

عَبَأَ = اس نے پروا کی ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَعْبَؤُا = وہ پرواہ کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

مَا يَعْبَؤُا = وہ پرواہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا۔

بِكُمْ = بِ + كم = تمہاری

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ = وہ تمہاری پرواہ نہ کرتا۔

رَبِّيْ = رَبّ + ی = میرا رب۔

ملاحظہ

ی اور نا اسم یا حرف کے آخر میں لگ کر آتے ہیں۔ مثلاً

كِتَابِيْ = میری کتاب۔

بَيْتِيْ = میرا گھر۔

رَبَّنَا = ہمارا رب

☆☆☆☆☆

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ = آپ کہہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

لَوْ = اگر

لَا = نہیں

دُعَآؤُكُمْ = دُعَاءٌ + كُمْ

دُعَاءٌ = پکار۔دعا

دعا اردو میں مستعمل ہے۔

كُمْ = تمہارا ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ = اگر تم (اسے) نہ پکارتے۔

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا

فَقَدْ = فَ + قَدْ = پس بے شک

كَذَّبْتُمْ = كَذَّبَ + تُمْ

حروفِ اصلی كَذَبَ وزن = فَعَلَ

کذب، کذاب اردو میں مستعمل ہے۔

كَذَّبَ = اس نے جھٹلایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

يُكَذِّبُ = وہ جھٹلاتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

كَذَّبْتُمْ = تم سب نے جھٹلایا۔

تا کی تختی (قاعدہ نمبر۱۸)

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ = پس بے شک تم نے جھٹلا دیا۔

فَسَوْفَ = فَ + سَوْفَ

فَ = پس

سَوْفَ = عنقریب

يَكُوْنُ = وہ ہوتا ہے یا ہوگا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

كَانَ = وہ ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

حروفِ اصلی كَوَنَ = كَانَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر۸)

فَسَوْفَ يَكُوْنُ = پس عنقریب ہوگا۔

لِزَامًا = لازمی ہونے والا۔ چمٹ جانے والا۔

دنیوی اور اخروی عذاب۔

وجوہاتِ زبر (قاعدہ نمبر۴)

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا =

پس بے شک تم نے جھٹلا دیا۔ اب عنقریب اس کا

(خمیازہ) لازمی (بھگتنا) پڑے گا۔

☆☆☆☆☆

صبر کا انعام

فرمایا کہ یہ لوگ جو مذکورہ بالا صفات سے متصف ہیں اپنے ان اوصاف واعمال کے صلے میں جنت کے بالا خانے پائیں گے انہوں نے دنیا میں تواضع اور عاجزی انکساری کی زندگی گزاری جسکی وجہ سے وہ جنتوں میں بلند مقام پائیں گے۔ صبر جس کے بدلے میں وہ یہ انعام پائیں گے اس وصف کو پیدا کرنا اور اس پر استقامت اختیار کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جو لوگ صبر کے اس امتحان میں پورے اتریں گے وہ جنت کے

حق دار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آداب وتسلیمات کے ساتھ جنتوں میں ان کا استقبال کریں گے۔ انہیں مبارکباد پیش کریں گے اور انہیں جنتوں میں ان کے رب کی رضا کا پروانہ مل جائے کہ شاباش آپ نے بڑی جدوجہد کی، بڑی تکالیف اٹھائیں مصائب برداشت کئے لیکن لالچ اور خوف تمہارے ایمان کو متزلزل نہ کرسکا۔ آؤ آج مجھ سے اپنا انعام حاصل کرو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو۔

غرفة کا ترجمہ عام طور پر بالا خانے سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے معنی بلند وبالا عمارت کے بھی ہیں بالا خانے کے تصور سے آدمی کے ذہن میں ایک دومنزلہ بلڈنگ کی تصویر گھوم جاتی ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں انسان جو بھی بڑی سے بڑی اور اونچی سے اونچی عمارتیں بناتا ہے حتیٰ کہ ہندوستان کا تاج محل اور امریکہ کے فلک شگاف (Skyscrapers) تک جنت کے ان محلات کی محض ایک ادھوری سی نقل ہیں جن کا ایک دھندلا سانقشہ اولادِ آدم کے لاشعور میں محفوظ چلا آتا ہے۔

دعائیں نہ مانگنے کا انجام

فرمایا اگر تم اللہ کو نہ پکارو، اس سے دعائیں نہ مانگو، اس کی عبادت نہ کرو اور اپنی حاجات کے لئے اس کی مدد کے لئے التجائیں نہ کرو تو پھر تمہارا اللہ تعالیٰ کی نگاہِ اقدس میں کوئی وزن نہ ہوگا۔ اور وہ تمہاری ذرا بھی پرواہ نہیں کرے گا محض مخلوق ہونے کی حیثیت سے پھر تم میں اور پتھروں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ اگر تم اس کی بندگی نہ کرو گے تو اس کا کوئی کام رکا نہیں رہ جائے گا۔ اس کی نگاہِ التفات کو جو چیز تمہاری طرف مائل کرتی ہے وہ اپنے پروردگار کے حضور تمہارا ہاتھ پھیلانا، التجائیں کرنا، دعائیں مانگنا اور اس کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی رگڑنا ہی تو ہے اور اس سے بے پرواہ ہونے میں خود تمہارا اپنا ہی نقصان ہے۔ وہ تو بڑی بے نیاز ذات ہے۔ یہ جو تم نے اس کی آیات کو ماننے سے انکار کردیا ہے یا اس کی ہستی کو ہی جھٹلا دیا ہے اس کا خمیازہ تمہیں عنقریب بھگتنا ہوگا۔ کہ تم ایک نہ ختم ہونے والے عذاب کے شکنجے میں جکڑ دیے جاؤ گے۔ ہاں البتہ اگر اس بے نیاز ہستی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر التجائیں کرو گے تو وہ ہستی تمہیں معاف فرمادے گی۔ اور تمہاری طلب پر اطاعت کی توفیق بھی عطا فرمادے گی۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ تم سب کی حمد وثنا اور تقدیس اس کے رتبے میں کوئی اضافہ کرسکتی ہے اور نہ ہی تمہاری تنقیص اس کے مقامِ عالی کو گھٹا سکتی ہے۔

سبق نمبر ۱۲

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۲ - ۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ اور تم اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوب سننے والے اور خوب جاننے والے ہیں۔ اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ اور نہ (اپنی) گفتگو کے دوران ان سے اونچی آواز میں بات کرو۔ جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں (اس کا) شعور (بھی) نہ ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

يَا = اے۔ارے مذکر،مؤنث (واحد،جمع) کے لیے

اَيُّهَا = اے ۔ارے مذکر واحد کے لیے۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ =

اے انسان تجھے تیرے کریم رب کے بارے میں کس نے دھوکے میں مبتلا کر دیا۔

اَيَّتُهَا = اے۔ارے مؤنث واحد کے لیے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً =

اے مطمئن جان چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ وہ تجھ پر راضی ہوا اور تو اس پر راضی (ہے)۔

ملاحظہ

يَا اور اَيُّهَا دونوں کے یکجا استعمال کرنے کا مقصد زورِ بیان پیدا کرنا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اَلَّذِيْنَ = اَلَّذِيْ کی جمع = وہ جو (قاعدہ نمبر۱۰)

اٰمَنُوْا = اٰمَنَ + وا = وہ ایمان لائے۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

اٰمَنَ = وہ ایمان لایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی اَمَنَ وزن = اَفْعَلَ

ءَاْمَنَ = اٰمَنَ

ملاحظہ

جب دو الف اکٹھے آجائیں۔ پہلے پر زبر ہو اور دوسرے پر جزم ہو تو پہلے پر کھڑی زبر لگا کر دوسرے کو حذف کر دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

يُؤْمِنُ = وہ ایمان لاتا ہے یا لائے گا۔مضارع (قاعدہ نمبر۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا = اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔

= اے اہل ایمان۔اے مومنو

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

لَا تُقَدِّمُوْا = لَا + تُقَدِّمُ + وا

علامات جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

قَدَّمَ = وہ آگے بڑھا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی قَدَمَ وزن = فَعَّلَ

تقدیم اردو میں مستعمل ہے۔

تُقَدِّمُ = تو آگے بڑھتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

قَدِّمْ = تو آگے بڑھ۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

لَا تُقَدِّمُوْا = تم سب آگے نہ بڑھو۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

لَا تُقَدِّمْ = تو آگے نہ بڑھ۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر۲۲)

قاعدہ نمبر۲۲

فعلِ نہی

ایسا فعل جس میں کسی کام کو نہ کرنے کا حکم دیا جائے۔فعلِ نہی کہلاتا ہے۔یہ مضارع سے قبل لا لگانے اور مضارع کی آخری پیش کو جزم میں بدلنے سے بنتا ہے۔اسے بناتے وقت علامتِ جمع ون کو وا میں بدل دیتے ہیں۔ مثلاً

لَا تَشْرِبْ = تو نہ پی۔

لَا تَقْتُلُوْا = تم قتل نہ کرو۔

☆☆☆☆☆

بَيْنَ = درمیان

بین اردو میں مستعمل ہے

بَيْنَ يَدَيِ = دونوں ہاتھوں کے درمیان۔سامنے۔

يَدٌ = ایک ہاتھ۔

يَدَيْ = دونوں ہاتھ۔

اَللّٰهِ = لفظ جلالہ

بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ = اللہ کے سامنے۔اللہ سے۔

وَ = اور

رَسُوْلِهٖ = رَسُوْلٌ + ہٗ

مضاف،مضاف الیہ (قاعدہ نمبر۱)

رَسُوْلٌ = پیغمبر۔رسول

رسول اردو میں مستعمل ہے۔

ہٗ = اس مذکر کا ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

رَسُوْلِهٖ = اس کے رسول سے

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ = تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ

وَ = اور

اِتَّقُوْا = اِتَّقِ + وا = تم سب ڈرو۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

تقوٰی اردو میں مستعمل ہے۔

حروف اصلی وَقَى وزن = اِفْتَعَلَ

اِوْتَقَىٰ = اِوْتَقٰى = اِتَّقٰى

اِتَّقٰى = وہ ڈرا ماضی (قاعدہ نمبر۵)

ملاحظہ

وہ و یا ی جو اِفْتَعَلَ کے ت کے قریب ہو اس کو ت سے بدل دیتے ہیں۔

جب و یا ی پر زیر، زبر یا پیش اور اس سے پہلے حروف پر زبر ہو۔تو اس و یا ی کی حرکت ختم کر کے اس سے پہلے حرف پر کھڑی زبر لگا دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یَوْ تَقِیُ = یَتَّقِیُ

یَتَّقِیُ = وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر۹)

ی پر پیش یا زیر ہوتو وہ گرادی جاتی ہے۔

فعل امر کے مراحل

یَتَّقِیُ - تَّقِیُ - اِتَّقِیُ - اِتَّقِ

اِتَّقِ = تو ڈر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ = اور تم سب اللہ سے ڈرو۔

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اِنَّ = بے شک

اَللّٰهُ = لفظِ جلالہ

سَمِیْعٌ = خوب سننے والے۔

سمع اور سماعت اردو میں مستعمل ہے۔

عَلِیْمٌ = سب کچھ جاننے والے۔

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ = بے شک اللہ تعالیٰ خوب سننے والے اور سب کچھ جاننے والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا = اے ایمان والو!

لَا = نہ۔نہیں

لا اردو میں مستعمل ہے۔ مثلاً

لایعنی، لاجواب، لاتعداد، لازوال، لاپتہ وغیرہ

لَاتَرْفَعُوْا = لَا تَرْفَعْ + وا

رَفَعَ = اس نے اونچا کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

رفعت، مرتفع اردو میں مستعمل ہیں۔

تَرْفَعُ = تو اونچا کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

اِرْفَعْ = تو بلند کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

لَا تَرْفَعُوْا = تم بلند نہ کرو۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر۲۲)

اَصْوَاتَكُمْ = اَصْوَاتٌ + كُمْ

اَصْوَاتٌ = صَوْتٌ کی جمع = آواز

صوت اردو میں مستعمل ہے۔

كُمْ = تم سب مردوں کی۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

اَصْوَاتَكُمْ = تمہاری آوازیں۔اپنی آوازیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ =

اے اہل ایمان تم اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

فَوْقَ = پر۔اوپر

فوقیت اردو میں مستعمل ہے۔

صَوْتِ النَّبِيِّ = نبی کی آواز۔

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر۱)

صَوْتٌ = آواز

اَلنَّبِيِّ = اَلْ + نَبِيٌّ

نَبِيٌّ = اللہ تعالیٰ کا نمائندہ۔ نبی۔

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ = نبی کی آواز پر۔

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ

وَ = اور

لَا = نہ۔نہیں

لَا تَجْهَرُوْا = لَا تَجْهَرْ + وا

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

جَهَرَ = اس نے آواز اونچی کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

تَجْهَرُ = تو آواز اونچی کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

لَا تَجْهَرْ = تو آواز اونچی نہ کر۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر۱۱)

لَا تَجْهَرُوْا = تم سب آوازیں اونچی نہ کرو۔

لَهٗ = لَ + ہٗ = اس کے لیے۔

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

بِالْقَوْلِ = بِ + اَلْ + قَوْل

بِ = ساتھ

قَوْلٌ = گفتگو۔نظریہ۔خیال۔قول۔رائے۔

بِالْقَوْلِ = گفتگو میں۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

قول اردو میں مستعمل ہے۔

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ = اور (اپنی) گفتگو میں ان سے اونچی آواز سے بات نہ کرو۔

= اور اپنی رائے (منوانے) کے لئے ان کے سامنے آواز اونچی نہ کرو۔

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

كَجَهْرِ = كَ + جَهْرٌ = جیسا کہ بلند کرنا۔

كَ = کی مانند۔جیسا کہ

جَهْرٌ = بلند کرنا۔

بَعْضِكُمْ = بَعْضٌ + كُمْ = تمہارے بعض لوگ

كُمْ = تم سب مردوں کا۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

لِبَعْضٍ = بعض کے لیے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

بعض اردو میں مستعمل ہے۔

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ = جیسا کہ اونچی آواز سے بات کرنا تمہارے بعض لوگوں کا بعض لوگوں سے۔

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ

اَنْ = کہ۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ۔

اَنْ تَحْبَطَ = کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ضائع ہو جائیں۔

اَنْ اور حَتّٰی کا استعمال (قاعدہ نمبر۱۳)

حَبِطَ = وہ ضائع ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

حبط ضبط اردو میں مستعمل ہے۔

تَحْبَطُ = تو ضائع ہوتا ہے یا ہوگا۔ مضارع

= تو ضائع ہوتی ہے یا ہوگی۔ (قاعدہ نمبر ۹)

اَعْمَالُكُمْ = اَعْمَالٌ + كُمْ = تمہارے اعمال۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اَعْمَالٌ = عَمَلٌ کی جمع = عمل

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ =

کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں۔

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

وَ = اور

اَنْتُمْ = تم سب مذکر۔ (قاعدہ نمبر ۲۳)

قاعدہ نمبر ۲۳

اَنْتَ کی تختی

ضمیر منفصل اَنْتَ کی تختی اسم فعل یا حرف کے ساتھ جڑے بغیر استعمال ہوتی ہے۔اس کے صیغے مندرجہ ذیل ہیں۔

اَنْتَ = تو ایک مرد۔

اَنْتِ = تو ایک عورت۔

اَنْتُمَا = تم دو مرد یا عورتیں۔

اَنْتُمْ = تم سب مرد۔

اَنْتُنَّ = تم سب عورتیں۔

اس کا استعمال درج ذیل ہے۔

اَنْتَ مُسْلِمٌ = تو ایک مسلمان مرد ہے۔

اَنْتِ مُسْلِمَةٌ = تو ایک مسلمان عورت ہے۔

اَنْتُمَا مُسْلِمَانِ = تم دو مسلمان مرد ہو۔

اَنْتُمَا مُسْلِمَتَانِ = تم دو مسلمان عورتیں ہو۔

اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ = تم سب مسلمان مرد ہو۔

اَنْتُنَّ مُسْلِمَاتٌ = تم سب مسلمان عورتیں ہو۔

☆☆☆☆☆

لَا تَشْعُرُوْنَ = تم شعور نہیں رکھتے ہو۔

شَعُرَ = اسے شعور حاصل ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

شعور اردو میں مستعمل ہے۔

تَشْعُرُ = تجھے شعور حاصل ہوتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

لَا تَشْعُرُوْنَ = لَا تَشْعُرُ + ون (قاعدہ نمبر ۱۰)

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ =

اور تمہیں (اس کا) شعور (بھی) نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

سورۃ الحجرات کا تعارف

نام

آیت نمبر ۴ میں الحجرات کا لفظ آیا ہے۔جس کے معنی گھر ہیں۔اسی مناسبت سے اس کا نام الحجرات ہے۔

زمانہ

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت کے احکام مدینہ طیبہ کے آخری دور میں نازل ہوئے ہیں۔

موضوع ومباحث

اسلام صرف عقائد مذہبی رسوم اور مناسک کا نام نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اہل ایمان کو ارکانِ اسلام اور ارکانِ ایمان ذہن نشین کروا لینے کے بعد انہیں اسلامی تہذیب وثقافت سے روشناس کروایا ہے اور ان بیماریوں کا تذکرہ فرمایا ہے جو ایمان کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر چاٹ جاتی ہیں۔

اہم نکات

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تین طرح کے احکامات نازل فرمائے ہیں۔

(۱) اسلامی ریاست کے لئے ہدایات

آیت نمبر۱ میں ایمان لانے اور کلمۂ توحید کا اقرار کر لینے کے بعد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کرنے اور ان سے پیش قدمی نہ کرنے کا فرمان جاری ہوا ہے۔ گویا کہ یہ آیت ہمیں اسلامی آئین کی بنیادی دفعہ فراہم کرتی ہے۔ یہ حکم مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی معاملات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کی پابندی حکومت، پارلیمنٹ اور عدالت سب پر لازم ہے۔

آیت نمبر۱۳ میں ان قومی (عربی عجمی کا فرق) اور نسلی (ذات برادری) امتیازات پر ضرب لگائی گئی ہے جو دنیا میں عالمگیر فساد کے موجب ہوتے ہیں۔ قوموں، قبیلوں اور خاندانوں کا اپنے شرف پر فخر وغرور اور دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھنا، اور اپنی بڑائی قائم کرنے کے لئے دوسروں کو گرانا ان اہم اسباب میں سے ہے جن کی وجہ سے دنیا ظلم سے بھر گئی ہے۔

(۲) اجتماعی معاملات کی درستگی کیلئے ہدایات

آدابِ رسولِ معظم ﷺ

آیت نمبر۲ تا ۵ اور آیت نمبر۷ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حضور جن آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ فرمایا (۱) اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے پست رکھو (۲) نبی معظم ﷺ کے آرام میں مخل نہ ہوا کرو (۳) نبی کریم ﷺ کے فرمان پر اپنی رائے کو مقدم نہ رکھو۔

اہم خبر کی تحقیق کا حکم

آیت نمبر۶ تا ۸ میں اہم خبر پر یقین کر لینے سے پہلے مخبر اور خبر کی تحقیق کر لینے کے بارے میں حکم ارشاد ہوا ہے۔ اور افواہوں پر یقین نہ کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

لڑائی کے بعد صلح کرا دینے کا حکم

آیت نمبر۹ تا ۱۰ میں مسلمانوں کی باہمی لڑائی جھگڑے میں مسلمانوں کے طرزِ عمل (صلح کروا دینے) کے بارے میں

احکام نازل فرمائے گئے ہیں۔

(۳) انفرادی اصلاح پر مبنی ہدایات

اس کے تحت مسلمانوں کو آیت نمبر ۱۱ تا ۱۲ میں انکی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں فساد برپا کرنے والی برائیوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اپنے مسلمان بھائیوں کا تمسخر اڑانا (۲) اپنے بھائیوں کی عیب جوئی کرنا (۳) انہیں طعنے دینا (۴) انہیں برے القاب سے چڑانا (۵) ان پر بدظنی کرنا (۶) ان کے بھید ٹٹولنا (۷) اپنے بھائیوں کی غیبت کرنا۔

سب سے آخر میں آیت نمبر ۱۴ تا ۱۸ میں فرمایا کہ ایمان زبانی دعوے کا نام نہیں بلکہ عملی طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و تابع فرمانی اور اس کی راہ میں اپنی جان و مال کھپا دینے کا نام ہے۔ حقیقی مومن وہی ہیں جو یہ روش اختیار کریں۔ تمہیں ایمان کی دولت کا نصیب ہونا سراسر اللہ کا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اپنی دینداری، نیک عملی کا احسان رکھنا سراسر جہالت ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں تو مسلمان کہلا سکتے ہیں مگر اللہ کے ہاں مومن قرار نہیں پا سکتے۔

اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرنا

پیش قدمی سے یہ مراد ہے کہ انسان کسی کام کے کرنے سے پہلے اس بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا معلوم نہ کرے۔ اللہ کی تعلیمات اور رسول اکرم ﷺ کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر اپنی مرضی و منشا اور خواہشات نفس کی پیروی کرنے کو پیش قدمی کہتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے مطابق زندگی گزارنا اور پیش قدمی سے بچنا ایمان کا اولین اور بنیادی تقاضا ہے۔ سورۃ احزاب میں ارشاد ہے کہ جس معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے فیصلہ فرما دیا ہو تو اس کے بارے میں کسی مومن کو اس سے ہٹ کر کوئی دوسرا فیصلہ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵ میں تو اسے ایمان کے سراسر خلاف قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اے محمد ﷺ تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ تمہیں اپنے باہمی اختلافات میں فیصلہ کرنے والا (حکم) نہ مان لیں پھر جو کچھ فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی یعنی حرج محسوس نہ کریں بلکہ اسے بخوشی تسلیم کر لیں۔

حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

نبی ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم لوگوں کے درمیان کس چیز کے مطابق فیصلے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کتاب اللہ کے مطابق آپ ﷺ نے پوچھا اگر کتاب اللہ میں اس بارے حکم نہ ملے تو کس چیز کی طرف رجوع کرو گے؟ انہوں نے کہا سنتِ مطہرہ کے مطابق۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں بھی رہنمائی نہ ملے تو؟ انہوں نے عرض کیا پھر میں خود

اجتہاد کروں گا۔ اس پر حضور ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کے نمائندے کو وہ طریقہ اختیار کرنے کی توفیق بخشی جو اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے۔ (حدیثِ مبارکہ)

تقویٰ کیا ہے؟

تقویٰ ایک رویے کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف کے ملے جلے احساس سے پیدا ہوتا ہے تقویٰ یہ ہے کہ انسان کے دل میں ہر کام کرنے سے پہلے اپنے خالق کے سامنے اپنی جواب دہی کا احساس ہو۔ اگر انسان اسی خوف، شعورِ بندگی اور احساسِ جواب دہی کے نتیجے میں کام کرنے سے پہلے اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کرتا ہے تو کہا جائے گا کہ اس نے تقویٰ کی روش پر چلتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیش قدمی نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس تو ہمیشہ سے دانا و بینا ہے وہ دلوں کے تمام راز جانتی ہے۔ ممکن ہے دنیا میں کسی گناہ کے بعد انسان کہے کہ میں شریعت کے حکم سے ناواقف تھا۔ لیکن اللہ جانتے ہیں کہ اس کے اعمال کا ظہور تقویٰ سے خالی دل اور خواہشات نفس کی پیروی کا نتیجہ ہیں یا وہ بھول چوک، نسیان اور ناسمجھی کی وجہ سے کسی لغزش کا مرتکب ہوا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ کے حضور اپنی آوازیں بلند نہ کرو

آدابِ نبی ﷺ کے سلسلہ میں آوازوں کو پست رکھنے والی آیت مبارکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ جب بنو تمیم کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وفد کے لیے امیر کی تقرری کے سلسلہ میں بحث و مباحثہ شروع ہوا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی آراء میں اختلاف ہوا اور اس قدر ہوا کہ قریب تھا کہ دو بہترین ہستیاں ہلاک ہو جائیں۔ اس تنازعہ میں دونوں جلیل القدر اصحابؓ کی آوازیں حضور ﷺ کی آواز سے بلند تر ہو گئیں۔ (بخاری)

اس آیتِ مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے کہا یارسول ﷺ اللہ کی قسم اب تو میں آپ سے سرگوشی میں بات کروں گا۔ (مسند بزار)

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ثابت بن قیسؓ کی آواز قدرتی طور پر بہت بلند تھی۔ انہوں نے جب آوازیں اونچی کرنے پر اعمال کے ضائع ہو جانے کی وعید والی آیات سنیں تو راستے ہی میں بیٹھ گئے اور رونے لگے جب حضرت عاصم ابن عدیؓ کا وہاں سے گزر ہوا تو ان سے رونے کا سبب

دریافت کیا جواب ملا کہ مجھے خوف ہے کہیں یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل نہ ہوئی ہو کیوں کہ میری آواز بہت بلند ہے۔ حضرت عاصمؓ یہ سن کر چلے گئے ادھر حضرت ثابتؓ اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ آخر کار اٹھے، گھر جا کر اپنی بیوی کو سارا ماجرا سنا کر کہا میں گھوڑے کے اصطبل میں جا رہا ہوں۔ تم اس کا دروازہ باہر سے بند کر کے لوہے کی کیل لگا دو۔ اللہ کی قسم میں اس میں سے نہ نکلوں گا۔ یہاں تک کہ مر جاؤں یا اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو مجھ سے راضی کر دیں۔ ادھر حضرت عاصمؓ نے دربارِ رسالت مآب میں حضرت ثابتؓ کی حالت بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور ثابتؓ کو میرے پاس بلاؤ لیکن جب حضرت عاصمؓ اس جگہ آئے تو دیکھا کہ حضرت ثابتؓ وہاں موجود نہ تھے۔ ان کے مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے آپ کو گھوڑے کے اصطبل میں مقفل کر رکھا ہے۔ کہا ثابتؓ! چلو تمہیں رسول اللہ ﷺ یاد فرما رہے ہیں۔ کہا بہت خوب کیل نکال ڈالو اور دروازہ کھول دو، باہر نکل کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی جس کا جواب سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تم قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو اور جنت میں چلے جاؤ اس پر حضرت ثابتؓ کا سارا رنج کافور ہو گیا باچھیں کھل گئیں اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی اس بشارت پر بہت خوش ہوں اور اب میں آئندہ کبھی بھی اپنی آواز کو اللہ کے رسول ﷺ کی آواز سے بلند نہیں کروں گا۔ (ابنِ جریر)

امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد نبوی شریف میں دو اشخاص کی بلند آوازیں سن کر ان سے فرمایا تمہیں معلوم ہے تم کہاں ہو؟ پھر ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا طائف کے۔ آپ نے فرمایا اگر تم مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں پوری طرح سزا دیتا۔ علماء کرام کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبرِ اطہر کے پاس بھی بلند آواز سے بولنا مکروہ ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کے سامنے مکروہ تھا۔ اس لئے کہ جس طرح حضور ﷺ اپنی زندگی میں قابلِ احترام و عزت تھے۔ اسی طرح اب اور ہمیشہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں بھی قابل احترام ہیں۔

آدابِ مجلسِ سرورِ کائنات ﷺ

نبی مکرم ﷺ کی محفل میں احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا واجب تھا۔ مکمل خاموشی اور توجہ سے آقا کی باتیں سننا اور بغیر اجازت

گفتگو نہ کرنا فرض قرار دیا گیا تھا۔ دیر سے مجلس میں پہنچنے والے حضرات کو خاموشی سے بغیر سلام کئے جہاں جگہ میسر ہو بیٹھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

عظمتِ محبوبِ خدا ﷺ

رسول خدا کے علاوہ کوئی شخص کسی بھی مقام ومرتبہ کا حامل ہو اسکی جناب میں بے ادبی گناہ تو ہے لیکن اس کی وہ سزا نہیں ہے جو درحقیقت کفر کی ہے وہ ایک بدتمیزی اور خلاف تہذیب حرکت قرار پائے گی۔ مگر محبوب خدا کی شان میں گستاخی سے تو سارے کے سارے اعمال ضائع کردیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ احترامِ رسالت دراصل احترامِ باری تعالیٰ ہے اور باطن کے تقویٰ کا اظہار ہے۔

صحابہ کرامؓ پر مذکورہ آیت کریمہ کا اثر

اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ بخدا اب تو میں آپ سے صرف سرگوشی کے انداز میں گفتگو کروں گا۔ حضرت عمر فاروقؓ تو اس قدر آہستہ بات کرنے لگے کہ آپ ؐ کی بات کو سمجھنے کیلئے آپ ؐ سے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا کہ آپ نے کیا کہا۔

غیر اسلامی نظریات کی حقیقت

جس طرح پہلی آیت کریمہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حضور پیش قدمی سے منع فرما کر انسانی خواہشات کو شریعت کا تابع بنایا گیا ہے اسی طرح اس آیت کریمہ میں بھی حکم دیا گیا ہے کہ زندگی گزارنے کے مختلف اسالیب اور طریقے جو انسان نے خود وضع کر رکھے ہیں مغربی مفکرین اور مستشرقین نے جو اپنی آراء اور فکری تحریکوں کا شور برپا کر رکھا ہے تم ان سب تحریکوں کے مقابلے میں آپ ﷺ ہی کی تحریک کو بلند مرتبہ قرار دو۔ تمہاری آواز یا ان قائدین کی آوازیں اور نظریات پست رہنے چاہیں۔ اپنی فکر یا کسی اور مفکر کی رائے کو نبی ﷺ کے فرمان سے بلند کرنے سے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ انسان سمجھتا رہتا ہے کہ غیر اسلامی نظام زندگی گزار کر اسے اس کی نمازیں، روزے، زکوۃ اور حج اللہ کے ہاں معتبر قرار دلوادیں گے۔ لیکن اللہ نے اعلان فرمادیا ہے۔ اگر تم غیر اسلامی نظامِ زندگی، حکومت، معیشت اور معاشرت پر راضی ہو جاؤ گے تو تمہاری انفرادی نیکیاں جو تم نے حقوق اللہ یا حقوق العباد کے حوالے سے کی ہوں گی وہ تم سے قبول نہیں کی جائیں گی۔ لہٰذا اسلام کے مقابلے پر ہر نظریے کو پست کرنا اور اسلامی فکر کو غالب کرنے کی کوشش کرنا ہم پر فرض ہے۔

سبق نمبر ۱۳

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۵-۳

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے امتحان لے لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت اور بڑا شاندار معاوضہ ہے۔ بے شک جو لوگ آپ ﷺ کو (آپ کے) گھروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر وہ آپ ﷺ کے (بذاتِ خود) ان کی طرف تشریف لانے تک صبر کرتے۔ تو یہ ان کے لیے یقیناً بہتر ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ بے حد مغفرت فرمانے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ

إِنَّ = بے شک

الَّذِينَ = وہ جو

يَغُضُّونَ = يَغُضُّ + ون = وہ پست رکھتے ہیں۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

حروفِ اصلی غَضَضَ = غَضَّ

غضِ بصر اردو میں مستعمل ہے۔

غَضَّ = اس نے پست کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَغُضُّ = وہ پست رکھتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

أَصْوَاتَهُمْ = أَصْوَاتٌ + هُمْ

أَصْوَاتٌ = صَوْتٌ کی جمع = آواز

صوتی لہریں اردو میں مستعمل ہے۔

أَصْوَاتَهُمْ = اپنی آوازیں۔ ها کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

= ان سب کی آوازیں

عِندَ = نزدیک۔ پاس۔ قریب۔

عندالطلب اردو میں مستعمل ہے۔

رَسُولِ اللَّهِ = اللہ کے رسول۔

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

عِندَ رَسُولِ اللَّهِ = اللہ کے رسول کے حضور۔

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ =

بے شک وہ لوگ جو اللہ کے رسول ﷺ کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ

أُولَٰئِكَ = وہ سب۔

ملاحظہ

ذَٰلِكَ، تِلْكَ، أُولَٰئِكَ کے کلمات دور کی چیزوں کی طرف یا پہلے سے ذکر کی گئی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ذَٰلِكَ = وہ واحد مذکر

تِلْكَ = وہ واحد مونث

أُولَٰئِكَ = وہ جمع مذکر یا جمع مونث یا مجموعہ

☆☆☆☆☆

الَّذِينَ = وہ لوگ۔

امْتَحَنَ = اس نے امتحان لے لیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

امتحان اردو میں مستعمل ہے۔

حروفِ اصلی = مَحَنَ وزن = اِفْتَعَلَ

ا، ت + مَحَنَ = اِمْتَحَنَ

يَمْتَحِنُ = وہ آزماتا ہے یا آزمائے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اللَّهُ = لفظ جلالہ

قُلُوبَهُمْ = قُلُوبٌ + هُمْ = ان کے دلوں کا

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ٦)

قُلُوْبٌ = قَلْبٌ کی جمع = دل

قلب اور تقوٰی اردو میں مستعمل ہے۔

لِلتَّقْوٰی = لِ + اَلْ + تَقْوٰی

لِ = کے لئے

ملاحظہ

اگر لِ کے بعد اَلْ آ جائے تو اَلْ کا ا حذف ہو جائے گا۔

مثلاً

لِ + اَللّٰهُ = لِلّٰهِ = اللہ کے لئے۔

لِ + اَلرَّسُوْلُ = لِلرَّسُوْلِ = رسول کے لئے۔

تَقْوٰی = پرہیزگاری

لِلتَّقْوٰی = پرہیزگاری کے لئے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى = یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے آزمالیا ہے۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ

لَهُمْ = لَ + هُمْ = ان کے لیے۔

لَ = کے لئے۔

هُمْ = وہ سب۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ٦)

مَغْفِرَةٌ = مغفرت۔ بخشش

۔ مغفرت اردو میں مستعمل ہے۔

وَ = اور

اَجْرٌ = اجر۔ بدلہ۔ ثواب۔ معاوضہ۔ مزدوری۔

عَظِيْمٌ = بڑا شاندار۔ اہم۔

اجر اور عظیم اردو میں مستعمل ہیں۔

اَجْرٌ عَظِيْمٌ = بڑا شاندار اجر۔

صفت، موصوف (قاعدہ نمبر ۱۴)

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ = ان کے لیے مغفرت اور بڑا شاندار اجر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ

اِنَّ = بے شک

اَلَّذِيْنَ = وہ جو۔

يُنَادُوْنَكَ = يُنَادِيْ + ون + كَ

حروفِ اصلی نَدَیَ = نَدٰی وزن = فَاعَلَ

نَادٰی = اس نے آواز دی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

ندا اور منادی اردو میں مستعمل ہیں۔

يُنَادِيْ = وہ آواز دیتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

يُنَادُوْنَ = وہ آوازیں دیتے ہیں۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

كَ = تو ایک مرد۔ تجھے۔

يُنَادُوْنَكَ = وہ تجھے آوازیں دیتے ہیں۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ =

بے شک جو لوگ آپ ﷺ کو آوازیں دیتے ہیں۔

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

مِنْ = سے حروفِ جر (قاعدہ نمبر۷)

وَرَآءٌ = پیچھے یا آگے۔ مراد ہے باہر۔

"من ورائے عدالت" اردو میں مستعمل ہے۔

اَلْحُجُرٰتِ = اَلْ + حُجُرَاتٌ

حُجُرٰتٌ = حُجْرَةٌ کی جمع = حجرہ۔ کمرہ۔ گھر

حجرہ اردو میں مستعمل ہے۔

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ =

حجروں (گھروں) کے باہر سے۔

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

اَكْثَرُهُمْ = اَكْثَرُ + هُمْ

اَكْثَرُ = زیادہ تر۔ اکثر

اکثر اردو میں مستعمل ہے

هُمْ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

اَكْثَرُهُمْ = ان کی اکثریت۔

لَا = نہیں

ملاحظہ

اگر لَا کے بعد فعل مضارع کے آخری حرف پر پیش ہو یا جمع کی علامت ون ہو تو لَا کام نہ ہونے کی خبر دیتا ہے۔ مثلاً

لَا يَخَافُ = وہ نہیں ڈرتا ہے۔

لَا يَفْعَلُ = وہ نہیں کرتا ہے۔

لَا تَشْكُرُوْنَ = تم شکر نہیں کرتے ہو۔

☆☆☆☆☆

لَا يَعْقِلُوْنَ = وہ عقل نہیں رکھتے ہیں۔

يَعْقِلُوْنَ = يَعْقِلُ + ون

عَقَلَ = اس نے عقل سے کام لیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

عقل اردو میں مستعمل ہے۔

يَعْقِلُ = وہ عقل سے کام لیتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

يَعْقِلُوْنَ = وہ سب عقل رکھتے ہیں۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ = ان کی اکثریت بے عقل ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا

وَ = اور

لَوْ = اگر۔ کاش۔

اَنَّهُمْ = اَنَّ + هُمْ

اَنَّ = بے شک

هُمْ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

اَنَّهُمْ = بے شک وہ سب۔

صَبَرُوْا = صَبَرَ + وا علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

صَبَرَ = اس نے صبر کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

صبر اردو میں مستعمل ہے۔

يَصْبِرُ = وہ صبر کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

صَبَرُوْا = ان سب نے صبر کیا۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا = اور اگر وہ سب صبر کرتے۔

حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ

حَتّٰى = یہاں تک کہ۔حتیٰ کہ

حتیٰ کہ اردو میں مستعمل ہے۔

خَرَجَ = وہ نکلا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

خارج اردو میں مستعمل ہے۔

تَخْرُجُ = تو نکلتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

حَتّٰى تَخْرُجَ = یہاں تک کہ آپ ﷺ نکل آتے۔

اَنْ، حَتّٰى کا استعمال (قاعدہ نمبر۱۳)

اِلَيْهِمْ = اِلٰى + هِمْ

اِلٰى = کی طرف

هِمْ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

اِلَيْهِمْ = ان سب کی طرف۔

حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ = یہاں تک کہ آپ ﷺ (بذات خود) ان کی طرف نکل آتے۔

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

لَكَانَ = لَ + كَانَ

لَ = یقیناً۔ بے شک۔

كَانَ = وہ ہوا ماضی (قاعدہ نمبر۲)

خَيْرًا = باعثِ خیر۔ بہتر۔ بھلا۔

خیر اردو میں مستعمل ہے

لَهُمْ = لَ + هُمْ

لَ = کے لئے

هُمْ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

لَهُمْ = ان سب کے لئے۔

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ = تو یقیناً یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

وَ = اور

اَللّٰهُ = لفظِ جلالہ

غَفُوْرٌ = مغفرت فرمانے والا۔

رَحِيْمٌ = بے حد رحم فرمانے والا۔

غفور اور رحیم اردو میں مستعمل ہیں۔

ملاحظہ

اگر دو اسم ساتھ ساتھ آجائیں۔جن میں سے پہلا خاص اسم ہو اور دوسرا عام اسم ہو تو دوسرا اسم پہلے اسم کی خبر بیان کرے گا۔ مثلاً

اَلْكِتَابُ جَدِيْدٌ = کتاب نئی ہے۔

اَلرَّجُلُ صَالِحٌ = آدمی نیک ہے۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ = اور اللہ مغفرت فرمانے والے اور بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔

دلوں کی آزمائش

اس آیت کریمہ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ نبی ﷺ کا احترام وہی لوگ کر سکتے ہیں جو پہلے تقویٰ کی بناء پر اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا امتحان دے چکے ہیں اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کے ادب واحترام کا ثبوت اپنی آواز ان کی آواز سے بلند نہ کرنا ہی ہے اور جو ایسا کریں گے ان کے دلوں میں ہی تقویٰ موجود ہے اور ان کے اس ادب واحترام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے تقویٰ کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔ مومنین کو اللہ تعالیٰ کا آدابِ نبی ﷺ سکھانے کا انداز ملاحظہ فرمائیں کہ انہیں امتحان میں کامیابی کی بشارت دے کر انہیں نبی ﷺ کے شایانِ شان ادب کرنے کی رغبت دی جارہی ہے۔ یعنی دراصل آداب نبی ﷺ کو ملحوظ خاطر رکھنے والے ہی اہل تقویٰ ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے ہاں اجرِ عظیم کے مستحق ہیں۔

آدابِ نبی ﷺ

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کچھ عرب جمع ہوئے اور کہنے لگے ہمیں اس شخص کے پاس لے چلو۔ اگر وہ سچا نبی ﷺ ہے تو سعادت کے ہم بھی مستحق ہیں اور اگر وہ بادشاہ ہے تو اس کے انعام وکرام سے نوازے جائیں گے۔ میں نے آکر حضور ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا پھر وہ لوگ آئے اور حجرے کے پیچھے سے نام لے کر آپ ﷺ کو پکارنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ دوسری روایت اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ واقعہ ۸ ہجری عام الوفود میں پیش آیا تھا جب بنی تمیم کے لوگ حاضر ہوئے اور کاشانۂ نبوت کے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دینے لگے یا محمد اخرج الینا اے محمد باہر نکلو، ہماری بڑی اچھی شہرت ہے اور ہماری بڑی عظمت ہے۔

ان کے پکارنے کے اس آداب سے عاری انداز سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ بدو، غیر مہذب اور اجڈ قسم کے دیہاتی لوگ تھے۔ جنہیں نہ گھر سے بلانے کا سلیقہ آتا تھا اور نہ گفتگو کرنے کا۔ یہ اپنے قبیلے کے لئے ایک سردار کی تقرری کی درخواست لے کر آئے تھے۔ اکثر لوگ اسی غیر مہذب انداز سے آپ ﷺ کو گھر سے بلاتے تھے۔ اور گفتگو کرتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی طبعی شرم وحیا کی وجہ سے انہیں کچھ نہیں کہتے تھے۔ ایسے لوگوں کو اس آیت کے ذریعے سے تنبیہ کی گئی کہ وہ اللہ کے رسول کو عام آدمی نہ سمجھیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور نمائندے ہیں ان کی شان دنیاوی افسروں اور بادشاہوں سے بھی ارفع واعلیٰ ہے۔ لہٰذا تم لوگوں کے لئے رسول ﷺ کو گھر سے بلانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ حجرہ کے باہر کھڑے ہو کر اپنے آنے کی اطلاع اندر بھجوا دیا کرو یا کچھ دیر انتظار کر لیا کرو۔ ممکن ہے کہ آپ آرام فرما رہے ہوں یا کسی اور کام میں مصروف ہوں۔ آیت مبارکہ سے تہذیب کے چند اصول واضح ہو رہے ہیں ہمارے قائدین کو بھی چاہئے کہ

(۱) وہ اپنے تک عام لوگوں کی رسائی آسان بنائیں۔

(۲) وہ سخت مجبوری کے عالم میں وقت مقررہ پر نہ آنے والے سائلوں کو مایوس نہ کریں۔

سبق نمبر۱۴

سورة الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۶ - ۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی نافرمان کوئی خبر لے کر آئے۔ تو تم خوب تحقیق کرلیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بے خبری کی وجہ سے کسی گروہ پر چڑھائی کر دو۔ پھر تمہیں اپنے کیے پر ندامت اٹھانی پڑے۔ اور خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اگر وہ اکثر معاملات میں تمہاری بات مان لیں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں کی زینت بنا دیا۔ اور اس نے تمہارے لیے کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسندیدہ بنا دیا۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا احسان اور انعام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے صاحبِ حکمتِ کاملہ ہیں۔

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا = اے ایمان والو۔

اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ

اِنْ = اگر

جَآءَ = وہ آیا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲)

يَجِئُ = وہ آتا ہے۔یا آئے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

اِنْ جَآءَ = اگر آ جائے۔

كُمْ = تمہارے پاس۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

فَاسِقٌ = بدکار۔نافرمان۔حق سے ہٹا ہوا۔ (قاعدہ نمبر۲۴)

قاعدہ نمبر۲۴

اسم فاعل

فَاعِلٌ کے وزن پر آنے والا کلمہ فاعل ہوگا۔ مثلاً

فَاسِقٌ = نافرمان۔

عَالِمٌ = علم رکھنے والا۔

صَابِرٌ = صبر کرنے والا۔

فاسق اردو میں مستعمل ہے۔

☆☆☆☆☆

بِنَبَاٍ = بِ + نَبَاءٌ

بِ = کے ساتھ

نَبَاءٌ = خبر۔ اطلاع۔

بِنَبَاٍ = خبر کے ساتھ۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ = اگر تمہارے پاس کوئی نافرمان کسی خبر کے ساتھ آ جائے۔

فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ

فَتَبَيَّنُوْا = فَ + تَبَيَّنَ + وا

فَ = پس

تَبَيَّنَ = اس نے خوب تحقیق کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی بَيَنَ وزن = تَفَعَّلَ

بین اردو میں مستعمل ہے۔

تَتَبَيَّنُ = تو خوب تحقیق کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

فعل امر کے مراحل

تَتَبَيَّنُ - تَبَيَّنُ - تَبَيَّنْ

تَبَيَّنْ = تو خوب تحقیق کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

فَتَبَيَّنُوْا = تو تم خوب تحقیق کرلیا کرو۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

اَنْ = یہ کہ۔کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ۔

تُصِيْبُوْا = تُصِيْبُ + وا (قاعدہ نمبر۱۰)

اَصَابَ = اس نے چڑھائی کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی صَيَبَ = اَصْيَبَ وزن = اَفْعَلَ

اَصْيَبَ = اَصَابَ

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

تُصِيْبُ = تو چڑھائی کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تُصِيْبُوْنَ = تم چڑھائی کرتے ہو یا کرو گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَنْ تُصِيْبُوْا = کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم چڑھائی کر دو۔

اَنْ اور حَتّٰی کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۳)

قَوْمًا = کسی قوم یا گروہ پر۔ زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

بِجَهَالَةٍ = بِ + جَهَالَةٌ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

بِ = کے سبب۔

جَهَالَةٌ = جہالت۔ بے خبری۔

جہالت اردو میں مستعمل ہے۔

بِجَهَالَةٍ = بے خبری کی وجہ سے۔

فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ =

تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بے خبری کی وجہ سے کسی گروہ پر چڑھائی کر دو۔

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ

فَتُصْبِحُوْا = فَ + تُصْبِحُ + وا

فَ = پس

اَصْبَحَ = وہ ہوا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی صبح وزن = اَفْعَلَ

ا+ صبح = اَصْبَحَ

صبح اردو میں مستعمل ہے۔

تُصْبِحُ = تو ہوتا ہے یا ہو گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تُصْبِحُوْنَ = تم ہوتے ہو یا ہو گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَنْ تُصْبِحُوْا = کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ہو جاؤ۔

(قاعدہ نمبر ۱۳)

فَتُصْبِحُوْا = پس تم ہو جاؤ۔

عَلٰى = پر

مَا = جو

فَعَلْتُمْ = فَعَلَ + تُمْ

فَعَلَ = اس نے کیا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

فعل، فاعل، مفعول اردو میں مستعمل ہیں۔

يَفْعَلُ = وہ کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تُمْ = تم سب

تم اردو میں مستعمل ہے۔

فَعَلْتُمْ = تم نے کیا۔ تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸)

نٰدِمِيْنَ = نَادِمٌ کی جمع

نَادِمٌ = نادم۔ شرمسار۔

نادم اردو میں مستعمل ہے۔

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ =

پھر تم اپنے کیے پر نادم ہو جاؤ۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَ = اور

اِعْلَمُوْا = اِعْلَمْ + وا

عَلِمَ = اس نے جانا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲)

علم اردو میں مستعمل ہے۔

یَعْلَمُ = وہ جانتا ہے یا جانے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

فعل امر کے مراحل

یَعْلَمُ - عْلَمْ - اِعْلَمْ - اِعْلَمْ

اِعْلَمْ = تو جان لے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

اِعْلَمُوْا = تم جان لو۔ علامات جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

اَنَّ = یہ کہ

فِیْكُمْ = فِیْ + كُمْ

فِیْ = میں

فی زمانہ اردو میں مستعمل ہے۔

كُمْ = تم سب

فِیْكُمْ = تم سب میں۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

رَسُوْلَ اللّٰهِ = اللہ کے رسول ﷺ

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر۱)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ = اور خوب جان رکھو کہ

تمہارے درمیان اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ

لَو = اگر

یُطِیْعُكُمْ = یُطِیْعُ + كُمْ

اَطَاعَ = اس نے اطاعت کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی طَیَعَ وزن = اَفْعَلَ

ا + طَیَعَ = اَطْیَعَ = اَطَاعَ

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر۸)

اطاعت اردو میں مستعمل ہے۔

یُطِیْعُ = وہ اطاعت کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

كُمْ = تمہاری

یُطِیْعُكُمْ = وہ تمہاری اطاعت کرتا ہے۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

لَوْ یُطِیْعُكُمْ = اگر وہ تمہاری اطاعت کرلے۔

فِیْ = میں حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

كَثِیْرٍ = اکثر۔ زیادہ تر۔

کثیر اردو میں مستعمل ہے۔

فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ = اکثر معاملات میں۔

اَلْاَمْر = اَلْ + اَمْرٌ

اَمْرٌ = کام۔معاملہ۔

امر اردو میں مستعمل ہے۔

لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ =

اگر وہ اکثر معاملات میں تمہاری اطاعت کرلیں۔

لَعَنِتُّمْ

لَعَنِتُّمْ = لَ + عَنِتَ + تُمْ

لَ = یقیناً

عَنِتَ = وہ مشکل (ہلاکت، دشواری) میں پڑا۔

فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَعْنِتُ = وہ مشکل میں پڑتا ہے یا پڑے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تُمْ = تم سب تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸)

لَعَنِتُّمْ = یقیناً تم مشکل میں پڑ جاؤ۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ

وَلٰكِنَّ = اور لیکن

اَللّٰهُ = لفظ جلالہ

حَبَّبَ = اس نے محبوب بنادیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حُب اردو میں مستعمل ہے۔

حروفِ اصلی حَبَبَ وزن = فَعَّلَ

يُحَبِّبُ = وہ محبوب بناتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اِلَيْكُمْ = اِلٰى + كُمْ

اِلٰى = کی طرف۔

كُمْ = تم سب۔تمہاری

اِلَيْكُمْ = تمہارے لئے۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اَلْاِيْمَانَ = اَلْ + اِيْمَانٌ = ایمان

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ =

اور لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنادیا۔

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

وَ = اور

زَيَّنَهٗ = زَيَّنَ + هٗ

زَيَّنَ = اس نے مزیّن کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی زَيَنَ = زَيَّنَ وزن = فَعَّلَ

مزیّن اردو میں مستعمل ہے۔

يُزَيِّنُ = وہ مزیّن کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

هٗ = اس کو۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

وَزَيَّنَهٗ = اس نے اس کو مزیّن کیا۔

فِيْ = میں۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

قُلُوْبِكُمْ = قُلُوْبِ + كُمْ = تمہارے دل۔ (قاعدہ نمبر ۳)

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ = اور اس نے اسے (ایمان کو) تمہارے دلوں کی زینت بنادیا۔

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ

وَ = اور

كَرَّهَ = اس نے ناپسندیدہ بنایا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی كَرِهَ وزن = فَعَّلَ

کراہت اردو میں مستعمل ہے۔

يُكَرِّهُ = وہ ناپسندیدہ بناتا ہے یا بنائے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اِلَيْكُمْ = اِلٰى + كُمْ = تمہارے لیے۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اَلْكُفْرَ = اَلْ + كُفْرٌ مفعول (قاعدہ نمبر ۴)

كُفْرٌ = انکار۔ کفر

اَلْفُسُوْقَ = اَلْ + فُسُوْقٌ مفعول (قاعدہ نمبر ۴)

فُسُوْقٌ = فِسْقٌ کی جمع = گناہ۔

اَلْعِصْيَانَ = اَلْ + عِصْيَانٌ مفعول (قاعدہ نمبر ۴)

عِصْيَانٌ = نافرمانی۔

کفر، فسق، عاصی اردو میں مستعمل ہیں۔

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ = اور اس نے تمہارے لیے کفر، گناہ اور نافرمانی ناپسندیدہ بنادیے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ

اُولٰٓئِكَ = وہی۔

هُمْ = وہ سب۔

الرّٰشِدُوْنَ = ال + رَاشِدٌ + ون

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

رَاشِدٌ = ہدایت یافتہ۔ (قاعدہ نمبر ۲۴)

راشد اردو میں مستعمل ہے۔

اَلرّٰشِدُوْنَ = ہدایت پانے والے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ = یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً

فَضْلًا = فضل۔ احسان۔ وجوہات زبر (قاعدہ نمبر ۴)

فضل اردو میں مستعمل ہے۔

مِنْ = سے حروفِ جر (قاعدہ نمبر ۷)

اَللّٰهِ = لفظ جلالہ

وَ = اور

نِعْمَةً = نعمت۔ انعام زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

نعمت اردو میں مستعمل ہے۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً =

یہ سراسر اللہ کا احسان اور انعام ہے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

وَاللّٰهُ = اور اللہ تعالیٰ۔

عَلِيْمٌ = خوب جاننے والا۔

حَكِيْمٌ = صاحب حکمتِ کاملہ۔

علیم اور حکیم اردو میں مستعمل ہے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ =

اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے اور صاحبِ حکمتِ کاملہ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

کسی اہم خبر کی تحقیق کر لیا کرو

بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ قبیلہ بنی المصطلق جب مسلمان ہوا تو نبی ﷺ نے میثاق میں ان سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ قبیلہ کے سردار حارث ؓ بن ضرار جو ام المومنین حضرت جویریہ ؓ کے والد محترم ہیں مال زکوۃ جمع کر کے رکھیں گے اور نبی ﷺ کا نمائندہ آ کر لے جایا کرے گا۔ اسی سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ ؓ کو اس قبیلہ کی طرف زکوۃ لینے کے لئے روانہ فرمایا۔ ولید بن عقبہ ؓ کے قبیلہ کی بنی مصطلق سے پرانی دشمنی چلی آ رہی تھی۔ جب ولید بن عقبہ ؓ ان کے ہاں پہنچے تو اس وجہ سے خوف زدہ ہو گئے اور واپس آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا کہ وہ زکوۃ دینے سے انکاری ہیں۔ بلکہ وہ تو مجھے قتل کر دینا چاہتے تھے اس پر بعض صحابہ ؓ نے رائے دی بلکہ آنحضور ﷺ پر زور ڈالا کہ ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے ان پر چڑھائی کرنی چاہیے۔ مگر آپ ﷺ اس معاملہ میں یکسو نہ تھے۔ اسی دوران قبیلے کے سردار حارث ؓ بن ضرار اتفاق سے آپ ﷺ کے ہاں آ پہنچے۔ انہوں نے بتایا کہ جب ولید بن عقبہ ؓ ہمارے ہاں گئے ہی نہیں تو ان کے قتل کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور زکوۃ دینے کو تیار ہیں۔ یہ واقعہ اس آیتِ مبارکہ کے نزول کا باعث بنا۔

خبر کی تحقیق کی ضرورت

عربی میں نَبَـأٌ کے معنی ہیں خاص خبر۔ یعنی ایسی خبر جس کی بنیاد پر اہم نتائج مرتب ہونے کا امکان ہو۔ ایسی خبر کی تصدیق اور

چھان بین ضروری ہے۔اسی لیے فقہاء نے قانون شہادت اور محدثین نے جرح وتعدیل کے ذریعے خبر کی تحقیق کرنے کا اصول بنایا ہے۔اوراس سے عام لوگوں سے لیکر حکومتوں تک کو بھی رہنمائی ملتی ہے کہ کسی ایسے مخبر کی اطلاع پر جس کا کردار مضبوط نہ ہوکوئی ایسا عمل نہ کیا جائے جس کے بعد پچھتانا پڑے۔ کیونکہ اکثر تنازعات اورلڑائی جھگڑوں کی ابتدا جھوٹی خبروں اور بے بنیادافواہوں سے ہوتی ہے۔ جولوگ جھوٹی خبر دیں یاان کی بلا تحقیق تشہیر کریں وہ فاسق ہیں۔ سچے مومن ایسے کام نہیں کر سکتے۔لہٰذا جس شخص کی ذات پر اس کے سچا اور راست باز ہونے کا پورا یقین ہواس کی خبر کو قبول کیا جاسکتا ہے۔لیکن جو لوگ جانے پہچانے نہ ہوں اور ان پر اعتماد کے ذرائع بھی موجود نہ ہوں۔ان کی خبر کو تحقیق کے بغیر تسلیم نہیں کرنا چاہئے۔اگر ایسا نہ کیا جائے تو بعض دفعہ انسان ایسے فتنوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔جن کے بعد لازمی پچھتانا پڑتا ہے۔اور ناقابلِ تلافی نقصان بھی ہوجاتا ہے۔

اطاعتِ رسول ﷺ ہی تقاضائے ایمان ہے

ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی اطلاع پر کچھ اصحابؓ رسول ﷺ نے بنی مصطلق پر فوراً حملے کے لیے زور دیا تھا اور کچھ خاموش بیٹھے رہے اور منتظر رہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تاکہ ہم اس پر عمل کریں۔اللہ تعالیٰ نے اس دوسرے گروہ کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ اہلِ ایمان تو ہر معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہنمائی کے منتظر ہوتے ہیں اور اس گروہ کی مذمت فرمائی جو رسول ﷺ کے فیصلے کا انتظار کیے بغیر ہی حملے کے لیے اصرار کر رہے تھے۔ جولوگ ہر وقت ہر کام سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت حاصل کرنے کی جستجو کرتے ہیں اللہ ان کے دلوں میں ایمان کی محبت کو بڑھا دیتے ہیں اور کفر فسق، نافرمانی اور گناہ سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا فرما دیتے ہیں۔

فضل وانعام

ایمان اور نیکی کی محبت اور کفر اور گناہ سے نفرت سراسر اللہ کا احسان ہے جو سراسر صلاحیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ہمارے رب کریم خوب جانتے ہیں کہ کس دل میں کتنا تقوٰی موجود ہے۔

سبق نمبر ۱۵

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۹ – ۱۰

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور اگر مومنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان میں صلح کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے۔ تو تم زیادتی کرنے والی جماعت کے خلاف لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان برابری کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور تم انصاف کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں۔ بے شک مومن بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

وَ = اور

اِنْ = اگر

طَآئِفَتٰنِ = طَآئِفَةٌ + انِ

کھڑی زبر الف کے مترادف ہوتی ہے۔

طَآئِفَةٌ = ایک جماعت یا گروہ (مؤنث)

طَآئِفَتٰنِ = دو جماعتیں۔ دو گروہ۔ (قاعدہ نمبر ۲۵)

قاعدہ نمبر ۲۵

علاماتِ تثنیہ

۱۔ انِ اور ینِ تثنیہ کی علامات ہیں۔ مثلاً

رَجُلٌ = ایک مرد۔

رَجُلَانِ = دو مرد۔

رَجُلَيْنِ = دو مرد۔

نَصَرَ = اس نے مدد کی۔

نَصَرَا = ان دو نے مدد کی۔

صَبَرَ = اس نے صبر کیا۔

صَبَرَا = ان دو نے صبر کیا۔

يَذْهَبُ = وہ جاتا ہے۔

يَذْهَبَانِ = وہ دو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مِنْ = سے۔

اَلْمُؤْمِنِيْنَ = اَلْ + مُؤْمِنٌ + يْنَ

اَلْمُؤْمِنِيْنَ = ایمان والے۔

اِقْتَتَلُوْا = اِقْتَتَلَ + وا (قاعدہ نمبر ۱۰)

اِقْتَتَلَ = وہ لڑا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی قَتَلَ = اِقْتَتَلَ وزن = اِفْتَعَلَ

اِ ت + قَتَلَ = اِقْتَتَلَ

قتل اردو میں مستعمل ہے۔

اِقْتَتَلُوْا = وہ باہم لڑے۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

يَقْتَتِلُ = وہ لڑتا ہے یا لڑے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فَاَصْلِحُوْا = ف + اَصْلِحُ + وا

اَصْلَحَ = اس نے صلح کرائی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی صَلَحَ وزن = اَفْعَلَ

ا + صَلَحَ = اَصْلَحَ

اصلاح اردو میں مستعمل ہے۔

يُصْلِحُ = وہ صلح کراتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يُصْلِحُ - صْلِحُ - اَصْلِحُ - اَصْلِحْ

اَصْلِحْ = تو صلح کرا۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

فَاَصْلِحُوْا = پس تم صلح کرا دو۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

بَيْنَهُمَا = بَيْنَ + هُمَا = ان دونوں کے درمیان۔

بَيْنَ = درمیان۔

هُمَا = ان دو۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا =

اور اگر مومنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ

فَإِنْ = فَ + إِنْ = پس اگر

بَغَتْ = بَغَى + تْ

بَغَى = اس نے زیادتی کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

بغاوت اردو میں مستعمل ہے۔

حروفِ اصلی بَغَيَ = بَغَى

يَبْغِي = وہ زیادتی کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

بَغَتْ = اس نے زیادتی کی۔ تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۲)

إِحْدَاهُمَا = إِحْدَىٰ + هُمَا ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

إِحْدَىٰ = ایک (مؤنث) (قاعدہ نمبر ۲۶)

قاعدہ نمبر ۲۶

علاماتِ تانیث

ۃ، ی، اء واحد مؤنث کی اور ات جمع مؤنث کی علامات ہیں۔ یہ اسماء کے آخر میں لگ کر آتی ہیں۔

طَائِفَةٌ = جماعت۔

طِفْلَةٌ = بچی۔

صُغْرَىٰ = چھوٹی۔

كُبْرَىٰ = بڑی۔

سَمَآءٌ = آسمان۔

صَائِمَةٌ = روزہ دار خاتون۔

صَائِمَاتٌ = روزہ دار خواتین۔

☆☆☆☆☆

هُمَا = وہ دو مؤنث۔ (قاعدہ نمبر ۶)

إِحْدَاهُمَا = ان دو میں سے ایک۔

عَلَىٰ = پر

اَلْأُخْرَىٰ = اَلْ + أُخْرَىٰ

أُخْرَىٰ = دوسری (قاعدہ نمبر ۲۶)

احد اور آخری اردو میں مستعمل ہے۔

فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ = پھر اگر ان میں سے ایک (جماعت) دوسرے پر زیادتی کرے۔

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ

فَقَاتِلُوا = فَ + قَاتِلْ + وا

قَاتَلَ = وہ لڑا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی قَتَلَ وزن = فَاعَلَ

ا + قَتَلَ = قَاتَلَ

يُقَاتِلُ = وہ لڑتا ہے مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يُقَاتِلُ - قَاتِلُ - قَاتِلْ

قَاتِلْ = تو (ایک مرد) لڑ۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

فَقَاتِلُوا = پس تم سب لڑو۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَلَّتِيْ = وہ جو (ایک مؤنث)

تَبْغِيْ = وہ زیادتی کرتی ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

بَغٰى = اس نے زیادتی کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی بَغَيَ = بَغٰى

حَتّٰى = یہاں تک کہ۔حتی کہ

حتی اردو میں مستعمل ہے

تَفِيْٓءَ = وہ لوٹتی ہے یا لوٹے گی۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فَآءَ = وہ پلٹا۔ وہ لوٹا فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی فَيَءَ = فَآءَ

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی ۔ (قاعدہ نمبر ۸)

حَتّٰى تَفِيْٓءَ = یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔

اَنْ اور حَتّٰى کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۳)

اِلٰى = کی طرف۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

اَمْرِ اللّٰهِ = اللہ کا حکم۔

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

امر اردو میں مستعمل ہے۔

فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ =

پس تم زیادتی کرنے والی جماعت کے خلاف لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا

فَاِنْ = فَ + اِنْ = پس اگر

فَآءَتْ = فَآءَ + تْ

حروفِ اصلی فَيَءَ = فَآءَ

فَآءَ = وہ لوٹا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

ی بیمار حرف الف میں بدل گئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

يَفِيْٓءُ = وہ لوٹتا ہے یا لوٹے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فَاِنْ فَآءَتْ = پس اگر وہ واپس لوٹ آئے۔

فَاَصْلِحُوْا = فَ + اَصْلِحْ + وا

اَصْلَحَ = اس نے صلح کروائی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی صَلَحَ وزن = اَفْعَلَ

ا + صَلَحَ = اَصْلَحَ

يُصْلِحُ = وہ صلح کراتا ہے یا کرائے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يُصْلِحُ - صْلِحُ - اَصْلِحُ - اَصْلِحْ

اَصْلِحْ = توصلح کرا۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

فَاَصْلِحُوْا = پس تم صلح کرادو۔

بَيْنَهُمَا = بَيْنَ + هُمَا = ان دونوں کے درمیان۔

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

بِالْعَدْلِ = بِ + اَلْ + عَدْلِ = برابری کے ساتھ۔

حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

عَدْلٌ = عدل۔ انصاف۔ برابری

عدل اردو میں مستعمل ہے

وَ = اور

اَقْسِطُوْا = اَقْسِطْ + وا

حروف اصلی قَسَطَ وزن = اَفْعَلَ

ا + قَسَطَ = اَقْسَطَ

اَقْسَطَ = اس نے انصاف کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

يُقْسِطُ = وہ انصاف کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يُقْسِطُ - قْسِطُ - اَقْسِطُ - اَقْسِطْ

اَقْسِطْ = تو انصاف کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

وَ اَقْسِطُوْا = اور تم انصاف کرو۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا =

پھر اگر وہ (اللہ کے حکم کی طرف) لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان برابری کے ساتھ صلح کرادو۔ اور تم انصاف کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

اِنَّ اللّٰهَ = بے شک اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ = وہ پسند کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَحَبَّ = اس نے پسند کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروف اصلی حَبَبَ = حَبَّ وزن = اَفْعَلَ

حب اردو میں مستعمل ہے۔

اَلْمُقْسِطِيْنَ = اَلْ + مُقْسِطٌ + ين = انصاف کرنے والے

مُقْسِطٌ = انصاف کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ = بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

اِنَّمَا = یقیناً۔ بے شک

اَلْمُؤْمِنُوْنَ = اَلْ + مُؤْمِنٌ + ون

= ایمان لانے والے۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

مُؤْمِنٌ = ایمان لانے والا۔ مومن۔

اِخْوَةٌ = اَخٌ کی جمع

= بھائی بھائی۔ (باعثِ) اخوت۔ اخوت (پسند)۔

اخوت اردو میں مستعمل ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ =

بے شک سب مومن بھائی بھائی ہیں۔

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

اَصْلِحُوْا = فَ + اَصْلِحْ + وا

فَ = پس

حروف اصلی صَلَحَ وزن = اَفْعَلَ

اَصْلَحَ = اس نے صلح کروائی (ماضی) (قاعدہ نمبر ۵)

يُصْلِحُ = وہ صلح کرواتا ہے یا کروائے گا

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَصْلِحْ = تو صلح کرا۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

فَاَصْلِحُوْا = پس تم سب صلح کرادو۔

علامات جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

بَيْنَ = درمیان

اَخَوَيْكُمْ = اَخَوَيْنِ + كُمْ = اپنے دو بھائیوں

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اَخَوَيْنِ = اَخٌ کا تثنیہ اَخٌ = بھائی (قاعدہ نمبر ۲۵)

بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ = اپنے دو بھائیوں کے درمیان۔

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ = پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ

وَ = اور

اِتَّقُوْا = اِتَّقِ + وا

حروف اصلی وَقَى وزن = اِفْتَعَلَ

اِوْتَقَىَ = اِوْتَقَى = اِتَّقٰى

اِتَّقٰى = وہ ڈرا ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

ملاحظہ

وہ و یا ی جو اِفْتَعَلَ کے ت کے قریب ہو اس کو ت سے بدل دیتے ہیں۔

جب و یا ی پر زیر، زبر یا پیش اور اس سے پہلے حروف پر زبر ہو۔ تو اس و یا ی کی حرکت کو اس سے پہلے حرف کو دے دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

يَوْتَقِيُ = يَتَّقِيُ

يَتَّقِيْ = وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

ی پر پیش یا زیر ہو تو وہ گرادی جاتی ہے۔

فعل امر کے مراحل

يَتَّقِيْ - تَتَّقِيْ - اِتَّقِيْ - اِتَّقِ

اِتَّقِ = تو ڈر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

تقویٰ اردو میں مستعمل ہے۔

اِتَّقُوْا = تم سب ڈرو۔ علامات جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ = اور تم اللہ سے ڈرتے رہو۔

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

لَعَلَّكُمْ = لَعَلَّ + كُمْ = تاکہ تم

لَعَلَّ = شاید کہ۔ تاکہ

كُمْ = تم سب ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

تُرْحَمُوْنَ = تُرْحَمُ + ون

تُرْحَمُ = تجھ پر رحم کیا جاتا ہے۔

مضارع مجہول (قاعدہ نمبر۲۱)

رَحِمَ = اس نے رحم کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

تَرْحَمُ = تو رحم کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

رحم اردو میں مستعمل ہے۔

تُرْحَمُوْنَ = تم پر رحم کیا جاتا ہے۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ = تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

لڑائی مومنین کی شان کے خلاف ہے

اللہ تعالیٰ نے لفظ اِنْ بمعنی اگر استعمال فرما کر اشارہ فرمایا ہے کہ مومن آپس میں لڑ سکتے ہیں مگر یہ ان کی عادت نہیں ہوتی اس لیے فرمایا ہے کہ اگر لڑ پڑیں تو ان کی عدل وانصاف سے صلح کرا دیا کرو۔ اور طائفہ کا لفظ چھوٹے گروہ کے لیے بولا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض مفسرین کے مطابق اس کا اطلاق ایک فرد پر بھی ہو سکتا ہے یعنی اگر دو مسلمانوں میں لڑائی ہو جائے تب بھی یہی حکم ہے۔ بڑے گروہوں کے لیے فرقہ اور جماعت کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے چھوٹے گروہ تو لڑ سکتے ہیں مگر بڑے گروہوں کے لڑنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔

حضرت سیدنا ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر لڑ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ یہ تو ہوا قاتل مگر مقتول کا کیا قصور؟'' فرمایا وہ بھی تو اپنے بھائی کے قتل پر حریص تھا۔ (بخاری شریف)

ایک حدیث میں رسول ﷺ نے فرمایا سب مومن دینی بھائی ہیں انہیں ایک دوسرے پر ظلم وستم نہیں کرنا چاہیے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ مومن کا مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے خلاف لڑائی کرنا کفر ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ مسلمان پر حرام

ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

صلح کروانے کا حکم

مومنین کے دو گروہ اگر لڑ پڑیں تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کروانے کا حکم ہے۔ بذاتِ خود صلح کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اصل چیز عدل اور انصاف کا قائم کرنا ہے۔ زیادتی کرنے والے گروہ سے جنگ کا حکم بھی اس لیے دیا گیا ہے کہ باغی گروہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹایا جائے اور حق غالب کر دیا جائے۔ صلح کروانے والا شخص یا جماعت غیر جانبدار ہونی چاہیے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ صلح کروانے والے اتنے اثر و رسوخ والے ہوں کہ وہ فریقین پر اثر انداز ہو سکتے ہوں۔

عدل کی اہمیت کے بارے میں احادیث پیش خدمت ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو دنیا میں عدل کرتے رہے وہ روزِ قیامت رحمٰن عزوجل کے سامنے موتیوں کے ممبروں پر جلوہ افروز ہوں گے اور یہ ان کے عدل و انصاف کا بدلہ ہوگا۔

(نسائی)

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ یہ لوگ ان ممبروں پر اللہ کے دائیں جانب ہوں گے کیونکہ یہ اپنے اہل و عیال میں اور جو کچھ ان کے قبضے میں تھا کے درمیان اپنے فیصلے میں عدل سے کام لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

اخوت و بھائی چارہ

مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے باہمی اختلاف کی موجودگی میں کوئی چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ اور اگر کوئی حالات سے صرفِ نظر کر کے لاتعلقی کا اظہار کرے گا تو اللہ نے مومنین پر رحم کرنے کا جو وعدہ کر رکھا ہے وہ واپس لے لے گا۔

زیادتی کرنے والوں سے جنگ

عدل و انصاف کو قائم کرنے لیے اگر زیادتی کرنے والوں سے جنگ کرنی پڑے تو درج ذیل قواعد کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔

(۱) زخمی کو تعاقب کر کے موت کے گھاٹ نہ اتارا جائے۔

(۲) قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔

(۳) بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے۔

(۴) ہتھیار ڈالنے والوں سے تعرض کیا جائے۔

(۵) باغیوں کا مال، مالِ غنیمت نہ سمجھا جائے اور نہ ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا جائے۔

سبق نمبر ۱۶

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۱۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا گیا) ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں)۔ ہوسکتا ہے کہ وہ عورتیں (جن کا مذاق اڑایا گیا) ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے پر طعنہ زنی (عیب جوئی) نہ کرو اور (دوسروں کو) برے ناموں سے نہ چڑاؤ۔ ایمان لانے کے بعد گنہگاری میں شہرت حاصل کرنا بہت بری بات ہے۔ اور جو باز نہ آئیں پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا = اے ایمان والو

لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

لَا = نہ ۔ نہیں۔

لَا یَسْخَرْ = وہ مذاق نہ اڑائے۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر ۲۲)

سَخِرَ = اس نے مذاق اُڑایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

تمسخر اور مسخرہ اردو میں مستعمل ہیں۔

یَسْخَرُ = وہ مذاق اڑاتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

قَوْمٌ = مردوں کی جماعت۔ گروہ۔ (قاعدہ نمبر ۲۴)

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

قَوْمٍ = مردوں کی جماعت۔ گروہ۔

قوم اردو میں مستعمل ہے۔

لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ =

مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔

عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ

عَسٰی = ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے۔ عجب نہیں۔

اَنْ = یہ کہ ۔ کہ

اَنْ یَّکُوْنُوْا = اَنْ + یَکُوْنُوْنَ

کَانَ = وہ ہوا۔ وہ تھا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی کَوَنَ = کَانَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

یَکُوْنُ = وہ ہوتا ہے یا ہوگا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

یَکُوْنُوْنَ = وہ ہوتے ہیں یا ہوں گے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَنْ یَّکُوْنُوْا = کہ وہ سب ہوں۔ ادغام (قاعدہ نمبر ۱۲)

اَنْ اور حَتّٰی کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۳)

خَیْرًا = بہتر۔ اچھا۔

خیر اردو میں مستعمل ہے۔

مِنْھُمْ = مِنْ + ھُمْ = ان سب سے۔

مِنْ = سے

ھُمْ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ =

ہوسکتا ہے کہ وہ ان (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں۔

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ

وَ = اور

لَا = نہ

نِسَآءٌ = عورتیں

نسواں اردو میں مستعمل ہے۔

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

نِسَاءٍ = عورتوں

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ =

اور نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں)۔

عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ

عَسٰٓی = ہوسکتا ہے۔

اَنْ = کہ ۔ یہ کہ

یَکُنَّ = یَکُنْ + نَ

کُنْ = ہونا۔ ہوجا۔ فعلِ امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

کَانَ = وہ ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

یَکُوْنُ = وہ ہوتا ہے یا ہوگا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

یَکُنَّ = وہ ہوتی ہیں یا ہوں گی۔

اَنْ یَّکُنَّ = کہ وہ عورتیں ہوں۔ (قاعدہ نمبر ۱۳)

ملاحظہ

ن نونِ نسواں ہمیشہ فعل ماضی اور فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے اور جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

یَشْرَبْنَ = وہ پیتی ہیں یا پئیں گی۔ مضارع

تَفْعَلْنَ = تم سب کرتی ہو یا کرو گی۔ مضارع

کَتَبْنَ = ان سب عورتوں نے لکھا۔ ماضی

☆☆☆☆☆

خَیْرًا = بہتر۔

مِّنْهُنَّ = مِنْ + هُنَّ = ان سب عورتوں سے۔

مِنْ = سے

هُنَّ = وہ سب عورتیں۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ = ہوسکتا ہے کہ وہ عورتیں ان (مذاق اڑانے والی عورتوں) سے بہتر ہوں۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

وَ = اور

لَا = نہ

لَاتَلْمِزُوْٓا = لَا تَلْمِزْ + وا

= تم عیب نہ لگاؤ۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

لَمَزَ = اس نے عیب لگایا یا طعنہ دیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

یَلْمِزُ = وہ عیب لگاتا ہے یا لگائے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

لَاتَلْمِزُوْٓا = تم عیب نہ لگاؤ۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر ۲۲)

اَنْفُسَكُمْ = اَنْفُسَ + كُمْ = اپنی جانوں کو۔

اَنْفُسَ = نَفْسٌ کی جمع = جان

نفس اردو میں مستعمل ہے۔

كُمْ = تم سب کی۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ = اور آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

وَ = اور

لَا = نہ

لَا تَنَابَزُوْا = لَا تَنَابَزْ + وا

تَنَابَزَ = اس نے چڑایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی نَبَزَ وزن = تَفَاعَلَ

ت،ا + نَبَزَ = تَنَابَزَ

تَتَنَابَزُ = تَنَابَزُ = تو چڑاتا ہے۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

ملاحظہ

دو ت تخفیف کے اصول کے تحت ایک ت میں تبدیل ہوئیں۔

تَنَابَزُوْنَ = تم چڑاتے ہو یا چڑاؤ گے۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

لَاتَنَابَزُوْا = تم نہ چڑاؤ۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر۲۲)

بِالْاَلْقَابِ = بِ + اَلْ + اَلْقَابٌ

بِ = کے ساتھ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

اَلْقَابٌ = لَقَبٌ کی جمع = اچھا یا برا نام

لقب اردو میں مستعمل ہے۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ =

اور (دوسروں کو) برے ناموں سے نہ چڑاؤ۔

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ

بِئْسَ = بہت ہی برا۔

بِئْسَ الِاسْمُ = برا نام۔ بری شہرت۔

الِاسْمُ = ال + اِسْمٌ = نام پیدا کرنا۔ شہرت

اَلْفُسُوْقَ = ال + فُسُوْقٌ

فُسُوْقٌ = فِسْقٌ کی جمع = گناہ۔

بَعْدَ الْاِيْمَانِ = ایمان کے بعد۔

فسق، ایمان اردو میں مستعمل ہیں۔

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ =

(۱) ایمان لانے کے بعد گنہگاری میں شہرت حاصل کرنا بہت بری بات ہے۔

(۲) ایمان لانے کے بعد برے نام سے چڑانا گناہ ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

وَ = اور

مَنْ = جو

لَمْ = نہیں۔ نہ

لَمْ يَتُبْ = اس نے توبہ نہیں کی۔ (قاعدہ نمبر۱۹)

تَابَ = اس نے توبہ کی۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲)

حروفِ اصلی تَوَبَ = تَابَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر۸)

توبہ اردو میں مستعمل ہے۔

يَتُوْبُ = وہ توبہ کرتا ہے یا کرے گا۔

= وہ باز آتا ہے یا آئے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

فَاُولٰٓئِكَ = پس وہ۔

هُمُ = وہ سب ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

الظّٰلِمُوْنَ = ال + ظَالِمٌ + ون (قاعدہ نمبر ۱۰)

ظَالِمٌ = ظلم کرنے والا۔ فاعل (قاعدہ نمبر ۲۴)

ظالم اردو میں مستعمل ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ =

اور جو باز نہ آئیں۔پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

☆☆☆☆☆

اس آیت مبارکہ میں وہ برائیاں بیان کی جارہی ہیں جو معاشرے کے امن کو تباہ اور فرد کے سکون کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہیں ان کا سدباب انتہائی ضروری ہے۔کیونکہ یہ انسان کو اس کے مقام سے گراتی اور مقدس رشتوں کو توڑنے کا باعث بنتی ہیں۔انہی آیات کی روشنی میں فقہاء نے قانونِ ہتک عزت بنایا ہے۔

مذاق اڑانے کی مذمت

دوسروں کی تضحیک اور تذلیل کر کے ہنسنے اور دوسرے لوگوں کو چڑانے کو اسلام نے فسق قرار دیا ہے۔یہ کافر کو تو زیب دے سکتا ہے کہ کسی کے ساتھ تمسخر کرے لیکن یہ کسی مومن کے شایانِ شان نہیں ہے۔

کوئی مرد کسی مرد کا اور کوئی عورت کسی عورت کا مذاق نہ اڑانے کا خوبصورت اندازِ بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں مخلوط سوسائٹی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔جہاں کوئی مرد کسی عورت کا مذاق اڑا سکے۔

مذاق اڑانے سے مراد جملے کسنا، نقل اتارنا، کسی کی صورت یا لباس کے نقص یا عیب کی بنیاد پر اس کی طرف اشارے کرنا اور ہنسنا ہے۔اسلام نے اس پر قدغن اس لیے لگائی ہے کہ مذاق اڑانا دراصل اپنی بڑائی اور تکبر اور دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کا موجب بنتا ہے اور جس کا مذاق اڑایا جارہا ہوتا ہے۔اس میں احساس بے عزتی اور پھر جذبۂ انتقام پیدا ہوتا ہے۔جو نزع یا لڑائی کا باعث بنتا ہے۔اسلام ان بد اخلاقیوں کی جگہ اعلی اخلاق کو پروان چڑھا کر معاشرے کو جنت نظیر بنانا چاہتا ہے۔

طعنہ زنی کی مذمت

مذاق اڑانے کی طرح طعنہ زنی بھی انسانی احترام کی نفی اور اندر کے غرور تکبر کی علامت ہے۔یہاں لفظ لمز استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں طعن و تشنیع کرنا، چوٹیں کرنا، پھبتیاں کسنا، اعتراض جڑنا، کھلم کھلا یا زیر لب یا اشاروں سے کسی کو نشانہ ملامت بنانا ہے۔لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کا خوبصورت انداز دو

باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ایک یہ کہ تم اپنے آپ کا مذاق نہ اڑاؤ یعنی جس مومن بھائی کا مذاق اڑا رہے ہو وہ تمہارے ہی جسم کا ایک حصہ ہے۔کیونکہ مومن کی مثال کَالْجَسَدِ وَاحِدٍ کی بیان کی گئی ہے۔یعنی مومن تو ایک جسم کی مانند ہوتے ہیں اور وہ تو تمہارے باپ آدمؑ کا بیٹا اور تمہاری ماں حواؑ کا لختِ جگر تمہارا اپنا بھائی ہے۔

دوسرا یہ کہ جب انسان کسی پر چوٹ کرتا یا طعنہ زنی سے دل دکھاتا ہے تو وہ دراصل دوسرے کو دعوت دے رہا ہوتا ہے کہ اس کا بھی دل دکھایا جائے۔تم کسی کو گالی دو گے تو شاید کوئی تمہارے ساتھ تمہاری بہن اور آباواجداد کو بھی نشانہ بنائے گویا طعنہ زنی کرنے والا اپنے خلاف خود طعنہ بازی کا دروازہ کھولتا ہے۔

برے القاب سے پکارنے کی مذمت

ایسے برے القاب جو بوجہ حقارت یا کسی کو چڑانے کے لیے رکھے جاتے ہیں۔ان سے دوسروں کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔اور اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو بطور تمسخر یا بطور گالی فاسق یا یہودی کہا جائے۔یا اسے ایسے جرم سے منسوب کیا جائے جسے وہ چھوڑ کر توبہ کر چکا ہو جیسے کسی کو توبہ کر لینے کے بعد زانی، چور یا ڈاکو وغیرہ کہا جائے۔ایسی سب باتیں فتنہ وفساد اور لڑائی کا موجب بن جاتی ہیں۔اس لیے ان سے منع کر دیا گیا ہے اور ایسے گناہ گناہِ کبیرہ ہیں۔چنانچہ سیدنا ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور فی الحقیقت وہ فاسق یا کافر نہ ہو تو کہنے والا شخص خود فاسق یا کافر ہو جائے گا۔ (بخاری)

فسق میں نام پیدا نہ کرو

پھبتیاں کسنا، چوٹیں لگانا، کسی کا مذاق اڑانا، عیب جوئی کرنا اور کسی کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنانا فسق ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ برے القاب نہ رکھنے کا یہ حکم بنوسلمہ کے بارے نازل ہوا۔جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہاں ہر شخص کے دو دو تین تین نام تھے۔حضور ﷺ ان میں سے کسی کو کسی نام سے پکارتے تو لوگ کہتے یارسول اللہ ﷺ یہ اس نام سے چڑتا ہے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابوداؤد) جس میں حکم آ گیا کہ ایمان کی حالت میں آپس میں ایک دوسرے کو قابلِ اعتراض ناموں سے پکارنا بہت بری بات ہے۔ارشاد فرمایا تمہیں اس سے توبہ کرنی چاہیے ورنہ ظالموں میں شمار کر دیئے جاؤ گے۔

سبق نمبر ۱۷

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۱۲

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

اے ایمان والو! کثرتِ گمان سے اجتناب کرو۔ بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور نہ کوئی ایک دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تمہیں اس (فعل) سے کراہت ہوئی۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا = اے ایمان والو!

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ

اِجْتَنِبُوْا = اِجْتَنِبْ + وا علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

اِجْتَنَبَ = اس نے اجتناب کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی جَنَبَ وزن = اِفْتَعَلَ

ا، ت + جَنَبَ = اِجْتَنَبَ

يَجْتَنِبُ = وہ اجتناب کرتا ہے یا کرے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

يَجْتَنِبُ - جْتَنِبُ - اِجْتَنِبُ - اِجْتَنِبْ

اِجْتَنِبْ = تو اجتناب کر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

اِجْتَنِبُوْا = تم اجتناب کرو۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

كَثِيْرًا = بہت زیادہ۔ کثرت۔

كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ = کثرتِ گمان سے۔

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

الظَّنِّ = ال + ظَنٌّ = گمان

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ =

تم کثرت گمان سے اجتناب کرو۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

اِنَّ = بیشک

بَعْضَ = بعض

اَلظَّنِّ = اَلْ + ظَنٌّ = گمان

ملاحظہ

اِنَّ اور اَنَّ اپنے بعد میں آنے والے اسم کو زبر دیتے ہیں۔

اِثْمٌ = گناہ

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ =

بیشک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

وَلَا تَجَسَّسُوْا

وَ = اور

لَا = نہ ۔ نہیں۔

لَا تَجَسَّسُوْا = لَا + تَجَسَّسُ + وا

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

تَجَسَّسَ = اس نے تجسس کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی جَسَسَ وزن = تَفَعَّلَ

ت، ع – کلمہ (س) + جَسَسَ = تَجَسَّسَ

تَتَجَسَّسُ = تَجَسَّسُ = تو تجسس کرتا ہے۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تخفیف کے اصول کے تحت ایک ت گر گئی۔

وَلَا تَجَسَّسُوْا = اور تم سب تجسس نہ کرو۔

فعل نہی (قاعدہ نمبر ۲۲)

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا

وَ = اور

لَا = نہ۔نہیں۔

وَلَا يَغْتَبْ = اور وہ غیبت نہ کرے۔

حروفِ اصلی غَيَبَ وزن = اِفْتَعَلَ

ا ، ت + غَيَبَ = اِغْتَيَبَ = اِغْتَابَ

بیمار حرف ی الف میں بدل گئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

اِغْتَابَ = اس نے غیبت کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

يَغْتَابُ = وہ غیبت کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

لَا يَغْتَبْ = وہ غیبت نہ کرے۔ (قاعدہ نمبر ۲۲)

بیمار حرف الف حذف ہو گیا۔

بَعْضُكُمْ = بَعْضٌ + كُمْ = تمہارے بعض لوگ۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

بَعْضًا = بعض لوگوں کی۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا = اور تمہارے بعض (لوگ) بعضوں کی غیبت نہ کریں۔

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ

اَيُحِبُّ = اَ + يُحِبُّ

اَ = کیا

اَحَبَّ = اس نے پسند کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروف اصلی حَبَبَ = حَبَّ وزن = اَفْعَلَ

يُحِبُّ = وہ پسند کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَيُحِبُّ = کیا وہ پسند کرتا ہے۔

اَحَدُكُمْ = اَحَدٌ + كُمْ = تمہارا کوئی ایک۔

اَحَدٌ = ایک (مذکر)۔

كُمْ = تم سب کا۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ = کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے۔

اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا

اَنْ = کہ

اَكَلَ = اس نے کھایا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَاْكُلُ = وہ کھاتا ہے یا کھائے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَنْ يَّاْكُلَ = کہ وہ کھائے۔

اَنْ ، حتّٰى کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۳)

لَحْمَ = گوشت۔ مفعول (قاعدہ نمبر ۴)

اَخِيْهِ = اَخِيْ + هِ

اَخٌ = بھائی

هِ = اس کا۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

اَخِيْهِ = اس کا بھائی۔

مَيْتًا = مردہ۔

میت اردو میں مستعمل ہے۔

اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا = کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

فَكَرِهْتُمُوْهُ

فَكَرِهْتُمُوْهُ = فَ + كَرِهَ + تُمْ + وا + هُ

فَ = پس

كَرِهَ = اس نے کراہت کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر 2)

يَكْرَهُ = وہ کراہت کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر 9)

كَرِهْتُمْ = تم نے کراہت کی۔ تا کی تختی (قاعدہ نمبر 18)

وا = جمع کی علامت۔ (قاعدہ نمبر 10)

هُ = اس۔وہ ها کی تختی (قاعدہ نمبر 5)

فَكَرِهْتُمُوْهُ = پس تمہیں اس (فعل) سے کراہت ہوئی۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

وَ = اور

اِتَّقُوْا = اِتَّقِ + وا فعل امر (قاعدہ نمبر 11)

حروف اصلی وَقَى وزن = اِفْتَعَلَ

اِوْ تَقَى = اِوْ تَقَى = اِتَّقَى

اِتَّقَى = وہ ڈرا ماضی (قاعدہ نمبر 5)

ملاحظہ

وہ و یا ی جو اِفْتَعَلَ کے ت کے قریب ہو اس کو ت سے بدل دیتے ہیں۔

جب و یا ی پر زیر، زبر یا پیش اور اس سے پہلے حروف پر زبر ہو۔ تو اس و یا ی کی حرکت کو اس سے پہلے حرف کو دے دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

يَوْتَقِيْ = يَتَّقِيْ

يَتَّقِيْ = وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا۔ فعل مضارع (قاعدہ نمبر 9)

ی پر پیش یا زیر ہو تو وہ گرادی جاتی ہے۔

فعل امر کے مراحل

يَتَّقِيْ - تَقِيْ - اِتَّقِيْ - اِتَّقِ

اِتَّقِ = تو ڈر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر 11)

اِتَّقُوْا = تم سب ڈرو۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر 10)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ = اور تم اللہ سے ڈرو۔

اِنَّ اللّٰهَ = بے شک اللہ تعالیٰ۔

تَوَّابٌ = بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا۔

رَّحِيْمٌ = بہت زیادہ رحم فرمانے والا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ = اور تم اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ

توبہ قبول کرنے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

☆☆☆☆☆

کثرتِ گمان سے بچنے کی تلقین

ارشاد فرمایا کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں یعنی سب گمان گناہ نہیں ہوتے۔ گویا حسنِ ظن اسلام میں معقول اور مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ مومن اپنے بھائیوں کے متعلق حسنِ ظن سے کام لے تو معاشرہ تنگ نظری، باہمی افتراق وانتشار سے پاک ہوسکتا ہے اور بعض جگہ توظنِ غالب کو ماننا ضروری ہوجاتا ہے۔ جیسے کہ عدالتوں میں قاضی شواہد کے بیانات سننے کے بعد ظنِ غالب ہی کی بنیاد پر فیصلہ دیتا ہے اگر بعض لوگوں کا سیرت وکردار اس قدر واضح ہوجائے کہ ان کے متعلق حسنِ ظن صرف سادہ لوحی بلکہ بیوقوفی پر منتج ہو تو ایسے افراد کے متعلق بدگمانی بہر حال جائز ہوگی۔ ہاں البتہ کسی شخص کا ظاہر حال اس کے فسق اور عصیان کی گواہی نہ دیتا ہو اور بظاہر وہ شخص شریف النفس ہو تو اس کے متعلق بدگمانی بہر حال گناہ ہوگی۔ گویا گمان بعض حالات میں پسندیدہ اور بعض حالات میں ناگزیر ہوجاتا ہے بعض حالات میں ایک حد تک جائز اور بعض حالات میں بالکل ہی ناجائز ہوتا ہے ایک دفعہ بدگمانی دل میں گھر کر جائے تو پھر کسی کا اچھا کام بھی بُرا ہی لگا کرتا ہے۔

تجسّس نہ کیا کرو

لوگوں کے حالات اور چھپے راز معلوم کرنا، تجسّس کرنا، عیب جوئی کرنا یہ سب اسلامی تہذیب وتمدن میں اخلاقِ حسنہ شمار نہیں ہوتے یہ اعمال چاہے انسان بدگمانی چاہے بدنیتی کی بنیاد پر کرے یا محض اپنا شک دور کرنے کے لیے یہ شرعاً ممنوع ہے۔ اس لیے اسلامی اخلاقیات میں اس پر سخت قدغن لگائی گئی ہے کہ انسان دوسروں کے نجی خطوط پڑھے۔ ان کی باہمی گفتگو کان لگا کر سنے، ہمسایوں کے گھر جھانکے یا ان کی خانگی وذاتی زندگی کے معاملات کی ٹوہ لگائے یہ حق اسلام نے فرد کو دیا ہے اور نہ ہی حکومت کو کہ وہ ان کے چھپے رازوں کو ٹٹولتے پھریں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی ٹوہ نہ لگایا کرو کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب ڈھونڈنے کے درپے ہوجائے گا۔ اللہ اس کے عیوب کو ظاہر کرنے کے درپے ہوجائے گا۔ اور اللہ جس کے درپے ہوجائے اسے اس کے گھر میں رسوا کر کے چھوڑتا ہے۔

(ترمذی شریف)

ایک حدیث مبارکہ میں تجسس نہ کرنے کے لیے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا جس نے کسی کا مخفی عیب دیکھ لیا اور اس پر پردہ ڈال دیا تو یہ ایسا ہے جیسے کسی نے کسی زندہ گاڑی ہوئی بچی کو موت سے بچالیا۔ (حدیث)

اللہ کا ایک صفاتی نام الستار بھی ہے۔ یعنی پردہ ڈالنے والا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کے چھپے عیب پر پردہ ڈالا قیامت کے روز اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالیں گے۔

ہاں البتہ وہ مخصوص حالات جن میں تجسّس کی واقعی ضرورت ہوتی ہے۔ ان حالات میں تجسس سے منع نہیں فرمایا گیا۔ کسی گروہ کا بگاڑ واضح ہو یا کسی فرد کے حالات ظاہری طور پر خلاف شرع ہوں تو ان کے متعلق تجسس کرنے اور صحیح صورت حال واضح کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔

غیبت نہ کیا کرو

یہ وہ گناہِ کبیرہ ہے جس نے بھائی سے بھائی، بہو سے ساس اور نند سے بھاوج کو جدا جدا کر کے گھروں کو جہنم کدہ بنا رکھا ہے۔ غیبت کی صحیح تعریف محسنِ انسانیت ﷺ نے یوں فرمائی ہے۔

غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرے کہ اگر وہ سنے تو اسے ناگوار لگے۔ عرض کیا اگر میرے بھائی میں وہ بات پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو اس صورت میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہو تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہوئی تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

کسی کی پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا شریعتِ اسلام میں قطعاً حرام ہے یہ بدگوئی اگر سچی ہو تو غیبت اور جھوٹی ہونے کی صورت میں بہتان ہے اور اگر دو آدمیوں کو لڑانے کے لیے کی جائے تو اسے نمیمۃ یعنی چغلی کہتے ہیں۔ اگر دل کی بھڑاس نکالنا، دوسرے کی تذلیل و تحقیر کرنا اور دوسروں کو لڑانا مقصود ہو تو ان محرکات کی بنیاد پر غیبت قطعاً حرام ہے۔

ہاں البتہ نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کا مطالعہ درج ذیل معاملات میں غیبت کو جائز قرار دیتا ہے۔

(۱) ظالم کے خلاف مظلوم کی شکایت ہر اس شخص کے سامنے جس سے ظلم کے مداوے کی توقع ہو۔

(۲) اصلاح کی نیت سے کسی شخص یا گروہ کی برائیوں کا تذکرہ

ایسے لوگوں کے سامنے جو اصلاح کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

(۳) مفتی سے فتویٰ حاصل کرنے کے لیے شخص یا گروہ کی کسی غلط روش اور ناپسندیدہ حرکت کا تذکرہ کرنا۔

(۴) راویوں، مصنفوں، گواہوں اور قائدین کی کمزوریوں لغزشوں، کوتاہیوں اور غیر اخلاقی حرکات کا بیان عام لوگوں کے سامنے نہ صرف جائز ہے بلکہ بالاتفاق واجب ہے۔

(۵) رشتۂ ازدواج طے کرنے کے سلسلے میں کسی کو عورت یا مرد کی حقیقی برائیوں سے آگاہ کرنا۔ یا کسی کاروبار، لین دین وغیرہ کے وقت سوال کرنے والے کو بھی حقائق سے ضرور آگاہ کرنا چاہیے۔

(۶) اگر لوگ یا ادارے فسق وفجور پھیلانے، خرافات اور گمراہیوں کی اشاعت کرنے یا خلق خدا کو بے دینی اور ظلم وجور کے فتنوں میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان پر علی الاعلان تنقید کرنا اوران کے خلاف آواز بلند کرنا واجب ہے۔

غیبت اس قدر مکروہ اور گھناؤنا فعل ہے کہ خداوند قدوس نے اس کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے تاکہ خلق خدا اس بری حرکت سے یوں اجتناب کرے جس طرح مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے کرتی ہے۔

غیبت پر ردِ عمل

اسلامی تہذیب وتمدن اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی غیبت سنے اور خاموش رہے۔ اسلام اسے حکم دیتا ہے کہ فوراً اپنے بھائی کا دفاع کرے۔ معلمِ اخلاق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر نہیں کرتا جہاں اس کی غیر حاضری میں اس کی تذلیل کی جارہی ہو اور اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو تو اللہ بھی اس کی حمایت ایسے موقع پر نہیں فرماتے جہاں وہ اللہ کی مدد کا طلب گار ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر کرتا ہے جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی تذلیل وتوہین کی جارہی ہو تو اللہ بھی اس کی مدد ایسے موقع پر فرماتے ہیں جہاں وہ اللہ کی مدد کا طلب گار ہو۔

غیبت کے مرتکب مجرم کو چاہیے کہ وہ فوراً اللہ کے ہاں احساسِ شرمندگی کے ساتھ توبہ کرے، آئندہ اس فعلِ بد سے رک جانے کا عزمِ صمیم کرے، اپنے اس بھائی کی تعریف وتوصیف کرے، اس کے حق میں دعا کرے اور اپنے بھائی کی توہین کرنے پر اس سے معافی مانگے۔

سبق نمبر ۱۸

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۱۳

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝۱۳

اے بنی نوع انسان! بے شک ہم ہی نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر ہم نے تمہیں خاندانوں اور قبیلوں (کی صورت) دی۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے حضور تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی شخص ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے اور ہر چیز سے باخبر ہیں۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ = اے لوگو!

اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

اِنَّا = اِنَّ + نَا

اِنَّ = بے شک

نَا = ہم نے۔

اِنَّا = بے شک ہم نے۔

خَلَقْنٰكُمْ = خَلَقَ + نَا + كُمْ

خَلَقَ = اس نے پیدا کیا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲)

خلق اردو میں مستعمل ہے۔

يَخْلُقُ = وہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

نَا = ہم نے۔

كُمْ = تم سب کو

خَلَقْنٰكُمْ = ہم نے تمہیں پیدا کیا۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

مِنْ = سے۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

ذَكَرٍ = ایک مرد۔

مذکر اردو میں مستعمل ہے۔

وَ = اور

اُنْثٰى = ایک عورت۔ (قاعدہ نمبر۲۶)

اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى = اے بنی نوع انسان بیشک ہم ہی نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

وَ = اور

جَعَلْنٰكُمْ = جَعَلَ + نَا + كُمْ

جَعَلَ = اس نے بنایا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲)

يَجْعَلُ = وہ بناتا ہے یا بنائے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

نَا = ہم نے۔

كُمْ = تم سب کو۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

وَجَعَلْنٰكُمْ = اور ہم نے تمہیں بنایا۔

شُعُوْبًا = شَعْبٌ کی جمع = خاندان۔

مفعول (قاعدہ نمبر۴)

قَبَآئِلَ = قَبِيْلَةٌ کی جمع = قوم۔ قبیلہ۔ (قاعدہ نمبر۴)

شعبہ، قبیلہ اردو میں مستعمل ہیں۔

لِتَعَارَفُوْا = لِ + تَعَارَفَ + وا

لِ = تاکہ

تَعَارَفَ = اس نے پہچانا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

تعارف اردو میں مستعمل ہے

حروفِ اصلی عَرَفَ وزن = تَفَاعَلَ

ت، ا + عَرَفَ = تَعَارَفَ

يَتَعَارَفُ = وہ پہچانتا ہے یا پہچانے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

تَتَعَارَفُوْنَ = تم سب پہچانتے ہو۔

لِتَعَارَفُوْا = تاکہ تم پہچانو۔ (قاعدہ نمبر۲۷)

قاعدہ نمبر۲۷

لِ، لَ کا استعمال

لَ کو لام تاکید کہتے ہیں۔ یہ تاکید کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ = بے شک منافق البتہ (یقیناً) جھوٹے ہیں۔

اِنِّي لَيَحْزُنُنِي = بے شک یہ بات مجھے یقیناً غمگین کرتی ہے۔

لَوْشِئْتَ لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا = اگر تو چاہتا تو اس پر یقیناً معاوضہ لے لیتا۔

لِ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) لام امر (۲) لام کَیْ (۳) لِ بطور حرفِ جر

(۱) لام امر فعل مضارع کے شروع میں لگ کر آتا ہے۔ اور اسکی آخری پیش کو جزم سے اور علامتِ جمع ون کو وا سے بدل دیتا ہے۔ اور اسکا ترجمہ "چاہیے کہ" سے کرتے ہیں۔ مثلاً

لِيَصُمْ = چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔

لِيَضْرِبْ = چاہیے کہ وہ مارے۔

لِيَسْمَعُوْا = چاہیے کہ وہ سنیں۔

لِيَتَوَكَّلُوْا = چاہیے کہ وہ توکل کریں۔

(۲) لامِ کَیْ فعل مضارع سے پہلے لگ کر آتا ہے۔ اور فعل مضارع کی آخری پیش کو زبر سے اور علامتِ جمع ون کو وا سے بدل دیتا ہے اور اسکا ترجمہ "تاکہ سے" کرتے ہیں۔ مثلاً

لِيَفْعَلَ = تاکہ وہ کرے۔

لِيَضْرِبَ = تاکہ وہ مارے۔

لِتَعَارَفُوا = تاکہ تم سب تعارف کرو۔

لِتَعْلَمُوْا = تاکہ تم سب جانو۔

لِيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ = تاکہ وہ کافروں کی جڑ کاٹ دے

(۳) ایسا لام جو اپنے بعد میں آنے والے اسم کے آخری حرف کے نیچے زیر لاتا ہے۔ (حرفِ جر) مثلاً

لِلنَّاسِ = لوگوں کے لیے۔

لِوَجْهِ اللّٰهِ = اللہ کے (چہرے کے) لیے۔

لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ = اللہ اور اسکے رسول کے لیے۔

☆☆☆☆☆

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا = اور ہم نے تمہیں خاندانوں اور قبیلوں (کی صورت) دی۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

اِنَّ = بے شک

اَكْرَمَكُمْ = اَكْرَمُ + كُمْ

اَكْرَمُ = زیادہ عزت والا۔

اکرم اردو میں مستعمل ہے۔

ملاحظہ

اَفْـعَـلُ کے وزن پر آنے والے تمام اسماء میں مقابلتاً زیادتی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مثلاً

اَفْضَلُ = زیادہ افضل۔

اَنْوَرُ = زیادہ چمک دار۔

اَکْبَرُ = زیادہ بڑا۔

اَکْرَمُ = زیادہ معزز۔

اَتْقٰی = زیادہ پرہیز گار یا ڈرنے والا۔

☆☆☆☆☆

اَکْرَمَکُمْ = تمہارا زیادہ عزت والا۔

کَ کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

عِنْدَ = نزدیک۔قریب۔

عِنْدَ اللّٰهِ = اللہ کے نزدیک۔

مضاف،مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

اَتْقٰکُمْ = اَتْقٰی + کُمْ

اَتْقٰکُمْ = تمہارا زیادہ متقی۔ کَ کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ = بے شک اللہ کے حضور تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔

اِنَّ اللّٰهِ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

اِنَّ = بے شک۔

اِنَّ اللّٰهَ = بے شک اللہ تعالیٰ۔

عَلِيْمٌ = سب کچھ جاننے والا۔ وزن = فَعِيْلٌ

خَبِيْرٌ = ہر چیز کی خبر رکھنے والا۔

علیم اور خبیر دونوں اردو میں مستعمل ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ = بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے اور ہر چیز سے باخبر ہیں۔

☆☆☆☆☆

عزت کا معیار تقویٰ ہے

پچھلی آیات میں تو اہل ایمان کو خطاب کیا گیا تھا مگر اس آیت کریمہ میں بنی نوع انسان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ سارے کے سارے بنی نوع انسان ایک مرد اور ایک عورت یعنی حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ سے پیدا ہوئے ہیں۔ مسند بزار کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔

نسلی وقبائلی تفاخر کی مزمت

اسلام نے یہ بات یاد دلا کر کہ ہم سب آدم وحوا کی اولاد ہیں دراصل رنگ نسل، زبان، قوم، قبائل اور معاشرتی مرتبوں کے تفاخر اور گھمنڈ کے بتوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔

بیہقی کی حدیث میں نسلی تفاخر پر چوٹ کرتے ہوئے نبی

کریم ﷺ نے فرمایا تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے لوگ اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ وہ اللہ کی نگاہ میں ایک حقیر کیڑے سے بھی ذلیل تر ہوں گے۔

دورِ حاضر میں قوم، وطن، نسل، رنگ اور زبان یہ پانچ چیزیں معبود کی حیثیت اختیار کر گئی ہیں۔ لوگ ان کی پوجا کرتے ہیں۔ انہی میں سے کسی ایک کو بنیاد بنا کر پوری انسانیت کئی گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ جو آپس میں ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتے مرتے رہتے ہیں۔ کسی کو قومیت پر ناز ہے مثلاً جرمن یا انگریز قوم۔ کوئی سفید رنگ کی نسل ہونے پر فخر کرتا ہے۔ کوئی سید، فاروقی یا صدیقی ہونے پر ناز کرتا ہے۔ گویا ان چیزوں کو تفاخر اور تنافر کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ حالانکہ تمام انسان آدم و حوا کی اولاد ہیں یہ آیت فتنہ فساد اور لامتناہی جنگوں کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل ایک جگہ کھڑا تھا کہ ایک خوبصورت نوجوان چہرے پر سنت رسول ﷺ سجائے میرے سامنے سے گزرا۔ مجھ پر طائرانہ نظر ڈالی اور سلام و دعا کے بغیر آگے کی طرف بڑھ گیا۔ میں نے کہا...... سنئے...... بھائی کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ نوجوان واپس پلٹا اور مجھے پہچاننے کی کوشش کرنے لگا آخر کار کہنے لگا ہوا معاف کیجئے گا میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ کیا آپ میرے مسلمان بھائی نہیں ہیں......؟ کیا میرے رب کریم نے ہمیں بھائی بھائی نہیں بنایا ہے؟ اور اس نے اپنی کتابِ ہدایت میں ہمیں ایک رشتہ سے منسلک نہیں کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۰)

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو (لڑائی، جھگڑے یا ناراضگی کے بعد) اپنے دو بھائیوں میں صلح کروا دیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

میرے بھائی! اب تو آپ کو مجھے پہچان لینا چاہیے۔ کہ میں کون ہوں۔ ہم نے اپنی پہچان کا معیار اللہ کی ہدایت کے مطابق نہیں رکھا۔ لہٰذا ہمارا رب ہم سے ناراض ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے پوری کائنات ہم سے روٹھ چکی ہے۔ ہم ذلتوں اور رسوائیوں کی نظر ہو چکے ہیں۔ پوری ملت کفر ہمیں مٹانے کے درپے ہے۔ پوری دنیا میں ہم پر آگ برسائی جا رہی ہے۔ ہمارے بھائی بہنیں بچے اور بوڑھے ہزاروں کی تعداد میں جلائے جا رہے ہیں اور ہم اس خوف سے اس پر احتجاج بھی

نہیں کرتے کہ ہمارے آقا (طاغوتی طاقتیں) کہیں ناراض نہ ہو جائیں۔ دنیا میں جگہ جگہ ہمارا خونِ ناحق بہایا جا رہا ہے۔ مگر اس پر کوئی آنکھ اشک بار تک نہیں ہوتی۔

ہم کون ہیں؟ ہمارا تعارف کیا ہونا چاہیے۔ ہمارے تشخص کا معیار کیا ہونا چاہیے۔ راجپوت، جاٹ، گجر، آرائیں یا عربی عجمی یا سنی، وہابی، یا پنجابی، پٹھان، سندھی، بلوچی وغیرہ۔ پہچان کے ان تمام معیاروں کے علاوہ ایک معیار ایسا بھی ہے جس کی طرف ہماری رہنمائی اللہ کی کتاب ہدایت کرتی ہے۔ سورۃ الحج میں فرمان خداوندی ہے۔

اس اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (قرآن مجید) میں اور اس سے پہلی (آسمانی) کتابوں میں تمہارا نام مسلمان رکھا۔ (تو اسے تسلیم کرلو) تاکہ پیغمبر تمہارے (اعمال) کے بارے گواہی دے اور تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے برعکس اپنے تشخص کے معیار کو بدل ڈالا۔ اور رنگ و نسل، علاقائیت اور زبان کو اپنی پہچان کا ذریعہ بنالیا۔ حکم خداوندی کی اس صریح نافرمانی کی جسارت کی وجہ سے ہماری ہوا اکھڑ چکی ہے، ہمارا وقار، دبدبہ جاتا رہا۔ اور ہم چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ کر بے وزن ہو کر رہ گئے ہیں۔ دنیا میں ہم اربوں کی تعداد میں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں سانحۂ افغانستان اور سانحۂ عراق کا سامنا کرنا پڑا۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں ہمارے آقا مولا ﷺ نے فرمایا کہ

کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر، کسی عربی کو عجمی پر یا کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔

حضرت علامہ اقبالؒ نے آپ ﷺ اس مبارک فرمان کی کتنے خوبصورت انداز میں ترجمانی فرمائی ہے۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

تشخص کے معیار کے بارے میں ایک تصویر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اسے ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں کہ کیا ہمارا معیارِ تشخص کہیں ہوائے نفس کی نظر تو نہیں ہو چکا۔ میدان کارزار ہے۔ ایک طرف حزب الشیطان ہے دوسری طرف حزب الرحمٰن۔ بیٹا کافر ہے باپ مسلمان۔ حق و باطل کی اس لڑائی میں خونی رشتہ اپنی پہچان کھو دیتا ہے اور دینی

فریضہ باپ کو بیٹے کے خلاف میدان جنگ میں لے آتا ہے۔فوجیں آمنے سامنے ہوتی ہیں۔گھمسان کا رن پڑتا ہے۔حق کو فتح حاصل ہوتی ہے اور باطل کو شکست کھانی پڑتی ہے۔جنگ کے بعد ایک دفعہ باپ سے بیٹے کی ملاقات ہوتی ہے۔ بیٹا باپ سے کہتا ہے، ابا جان! دورانِ جنگ آپ میری تلوار کی زد میں آگئے تھے مگر فورِ محبت کی وجہ سے میں آپ پر ہاتھ نہ اٹھا سکا۔ باپ نے جواب دیا کہ بیٹے اگر تم میری تلوار کی زد میں آجاتے تو میں تمہارا کام تمام کر ڈالتا۔گویا کہ دینی رشتہ خونی رشتہ پر غالب آتا ہے۔اور جب تک ایسا نہ ہو ایمان کامل نہیں ہوسکتا اور دین کو کبھی غلبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہ واقعہ خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کا ہے۔

دین اسلام ہمیں ایک امتِ مسلمہ کا تصور پیش کرتا ہے جو ایسی سلطنت پر مشتمل ہو جس کا صرف ایک حکمران (خلیفہ) ہو۔تمام مسلمان ممالک اس خلیفۂ وقت کے حکم کے تابع ہوں۔تمام مسلمان ملکوں کی ایک کرنسی اور ایک پاسپورٹ ہو۔

ہمارے آقائے نامدار ختم المرسلین، رحمت اللعالمین ﷺ کا ارشاد ہے کہ پوری دنیا کے تمام مسلمان جسدِ واحد (امتِ مسلمہ) کی مانند ہیں کہ اگر اس کے کسی ایک عضو میں تکلیف ہوجائے تو پورا جسم تکلیف (بے زاری، بخار) میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ (بخاری شریف)

یہ حدیث ہمیں ایک عالمگیر امتِ مسلمہ کا تصور پیش کرتی ہے۔ایسی امت کہ اگر اس کے کسی ملک سے ملحقہ (غیر مسلم علاقے میں) ایک مسلم بیٹی کی عزت پر حملہ ہوجائے اور وہ مدد کے لیے پکارے تو ایک مسلم حکمران (حجاج بن یوسف) اپنے کسی جرنیل (محمد بن قاسم) کو اس پر ہونے والے ظلم کا بدلہ لینے کے لیے بھیجے اور وہ آکر اس ظالم حکمران (راجہ داہر) کی حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دے۔لوگوں کی کثیر تعداد دائرہ اسلام میں داخل ہو۔جو بعد ازاں وہاں ایک اسلامی مملکت (پاکستان) کے قیام کا ذریعہ بن جائے۔

اگر ہم نے اپنے رب کی رضا کی خاطر امتِ مسلمہ کے قیام میں اپنی خواہشِ نفس (رنگ ونسل پرستی) کو قربان کر کے اپنے حصے کا کردار ادا نہ کیا تو ہمیں دنیا وآخرت میں رسوائیوں کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔دنیا وآخرت کی عزتیں انہی خوش بختوں

کے ہاتھ آئی ہیں جنہوں نے اپنی پہچان کی پھر اپنے خالق کی معرفت حاصل کی اور اس کی اطاعت کا حق ادا کرنے میں لگ گئے اور اسی راستے پر چلتے چلتے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

علامہ اقبال نے فرمایا کہ ایک رات میں نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو خواب میں دیکھا اور ان کے ارشادات سے بہرہ ور ہوا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ ہمارے (اسلام کے) طور سینا کے پہلے کلیم تھے۔ یعنی آپ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی اے خاصۂ خاصانِ عشاقِ رسولِ پاک ﷺ! اسلام کی عمارت کی بنیاد آپ کے مبارک ہاتھوں سے پختہ ہوئی۔ ہماری (امت) کے مرضِ کہنہ کا کوئی علاج ہمیں بتائیں۔

انہوں نے فرمایا! ''تو کب تک ہوس کا قیدی بنا رہے گا۔ سورۃ اخلاص سے ہدایت کی روشنی لے اور قوت حاصل کر جو توحید کے اسرار کا ایک سرا ہے جو سینکڑوں سینوں میں ایک ہی سانس کی طرح آتا جاتا ہے۔ توحید ہی اخوت پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ اپنا تو اس کی صفات کا مظہر ہو جائے گا۔ اس کے جمال کا عکس بن جائے گا۔ یہ جو اس نے اپنی پاک کلام میں تیرا نام مسلمان رکھا ہے اس سے تجھے کثرت سے وحدت کی طرف لایا گیا ہے۔ تو اپنے آپ کو ترک و افغان (سندھی، مہاجر، پنجابی، پٹھان اور بلوچ وغیرہ) کہتا ہے افسوس ہے تجھ پر۔ تو جو (جاہل) تھا وہی رہا اور اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاہلیت کی باتیں نہ چھوڑیں۔ امتِ مسلمہ کو ان (نسلی، علاقائی اور لسانی) تعصبات سے چھٹکارا دلا۔ خم (اسلام) سے اپنی نسبت قائم رکھ۔ ساغروں پر نہ جا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تمہارے خاندان اور قبائل تو صرف پہچان کا ذریعہ ہیں۔ اور ہمارے ہاں عزت کا معیار فقط تقویٰ ہے۔ ان علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کا شکار ہو کر تم رسوا ہو چکے ہو۔ تم شجرِ اسلام سے ناپختہ پھل کی مانند گر کر ضائع ہو چکے ہو۔ تمہیں اس شجر سے وابستہ رہ کر پکنا چاہیے تھا۔ مگر ان تفرقوں میں پڑ کر نا پختہ ہی درخت سے گر گئے۔ اور اپنی ترقی کے امکانات مسدود کر لیے۔ امت مسلمہ ایک تھی تم نے اسے سینکڑوں قومیتوں اور گروہوں میں بانٹ کر رکھ دیا۔ تم نے اپنے قلعہ پر خود ہی شب خون مار کر اسے مسمار کر دیا لہٰذا توحید کا عملی نمونہ پیش کرو اور ایک ہو جاؤ''۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

دین اسلام کی عالمگیریت

دین اسلام تو زبان ومکان کی قید سے آزاد معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔اس میں صہیب رومیؓ ،سلمان فارسیؓ مختلف رنگ و نسل اور زبان کے باوجود معاشرتی ،معاشی مرتبے کا لحاظ کیے بغیر خالد بن ولیدؓ عمر فاروقؓ اور ابوبکر صدیقؓ کے ہم مرتبہ قرار پاتے ہیں۔اسلامی تہذیب وتمدن میں تو محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہوا کرتے ہیں۔اگر ان جاہلیت کے بتوں کو اسلام نہ گراتا تو یہ دین کبھی عالمگیریت اختیار نہ کر پاتا۔

معیارِ وقار وعظمت

جاہلیت کے تفاخر غرور اور گھمنڈ تو محسن انسانیتﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے پاؤں تلے روند ڈالے تھے جب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

لوگو!خبر دار رہو تم سب کا اللہ ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر سوائے تقوٰی کے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اسلام کا یہ زریں اصول ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔قومِ بنی اسرائیل سے لے کر ہندوانہ ذات پات کے نظام، امریکہ اور یورپ کی نسل پرستی اور دوسروں کو حقیر وذلیل سمجھنے کی وجہ سے بنی نوع انسان کو عبرت ناک مظالم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔آج امریکی مظالم کی داستان اسی جاہلی غرور کے نتیجے میں رقم ہو رہی ہے۔دنیا اگر آج امن چاہتی ہے تو اسے اقوام متحدہ کے منشور کو بدل کر نبی کریم ﷺ کے منشورِ عدل کو اپنانا ہوگا۔

قانونِ کفو

بعض مومن شادی بیاہ کے موقع پر اسلامی قانونِ کفو کا سہارا لیتے ہوئے معاشی ومعاشرتی فرق کا خیال کرتے ہوئے بعض خاندانوں کو بڑا اور شریف اور بعض خاندانوں کو چھوٹا اور کمی کہہ کر رشتہ کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔اسلامی قانون کی رو سے ہر مسلمان مرد کا ہر مسلمان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے۔مگر ازدواجی زندگی کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ زوجین کے درمیان عادات،خصائل،طرزِ زندگی ،خاندانی روایات، معاشی ومعاشرتی حالات میں زیادہ سے زیادہ مطابقت کا خیال رکھا جائے تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھی طرح نباہ کر سکیں۔یہی کفافت کا اصل مقصد ہے۔

سبق نمبر ۱۹

سورة الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۱۵-۱۴

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٤ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

دیہاتیوں نے کہا۔ ہم ایمان لائے۔ کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ کہو کہ ہم مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے اعمال (کے اجر) میں سے ذرہ بھر بھی کمی نہیں فرمائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے اور ہمیشہ رحم فرمانے والے ہیں۔ بے شک مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے۔ پھر انہوں نے شک نہ کیا۔ اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جدوجہد کی۔ وہی لوگ (درحقیقت) سچے ہیں۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا

قَالَتْ = قَالَ + تْ

قَالَ = اس نے کہا۔ فعل ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی قَوَلَ = قَالَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

قول اردو میں مستعمل ہے۔

یَقُوْلُ = وہ کہتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

قَالَتْ = اس عورت نے کہا۔ تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸)

اَلْاَعْرَابُ = اَلْ + اَعْرَابٌ

اَعْرَابٌ = اَعْرَابِیٌّ کی جمع = بدو۔ دیہاتی

اٰمَنَّا = اٰمَنَ + نَا

اٰمَنَ = وہ ایمان لایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی = اَمَنَ وزن = اَفْعَلَ

ا + اَمَنَ = اَاْمَنَ = اٰمَنَ

یُؤْمِنُ = وہ ایمان لاتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

نَا = ہم۔

اٰمَنَّا = ہم ایمان لائے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا = دیہاتیوں نے کہا ہم ایمان لائے۔

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا

قُلْ = تو کہہ۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

قَالَ = اس نے کہا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی قَوَلَ = قَالَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

یَقُوْلُ = وہ کہتا ہے یا کہے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

فعل امر کے مراحل

یَقُوْلُ - قُوْلُ - قُلْ

بیمار حرف و حذف ہوا۔ (قاعدہ نمبر ۸)

لَمْ = نہیں

تُؤْمِنُوْنَ = تُؤْمِنُ + وْنَ

تُؤْمِنُ = تو ایمان لاتا ہے یا لائے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اٰمَنَ = وہ ایمان لایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

لَمْ تُؤْمِنْ = تو ایک ایمان نہیں لایا۔

لَمْ تُؤْمِنُوْا = تم ایمان نہیں لائے۔

لَمْ اور لَمَّا کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۹)

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا = کہہ دیجیے تم ایمان نہیں لائے۔

وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

وَ = اور

لٰكِنْ = لیکن۔ بلکہ۔

لیکن اردو میں مستعمل ہے۔

قُوْلُوْا = تم کہو۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

اَسْلَمْنَا = اَسْلَمَ + نَا

اَسْلَمَ = وہ اسلام لایا۔ وہ مطیع ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی = سَلَمَ وزن = اَفْعَلَ

ا + سَلَمَ = اَسْلَمَ

اسلام، تسلیم اردو میں مستعمل ہیں۔

یُسْلِمُ = وہ مطیع ہوتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

نَا = ہم۔

اَسْلَمْنَا = ہم مطیع ہوئے۔

وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا = بلکہ کہو کہ ہم مطیع ہو گئے۔

وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

لَمَّا = ابھی تک نہیں۔

يَدْخُلُ = وہ داخل ہوتا ہے یا ہوگا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

دَخَلَ = وہ داخل ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

داخل، دخل اردو میں مستعمل ہیں۔

لَمَّا يَدْخُلُ = ابھی تک نہیں داخل ہوا۔

لَمْ اور لَمَّا کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۹)

ملاحظہ

جب ساکن حرف کو اگلے حرف سے ملایا جائے تو ساکن حرف کو زیر دے دیتے ہیں۔ مثلاً

لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ

☆☆☆☆☆

اَلْاِيْمَانُ = اَلْ + اِيْمَانُ

فِيْ = میں حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

قُلُوْبِكُمْ = قُلُوْبٌ + كُمْ = تمہارے دل

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

ایمان، قلب اردو میں مستعمل ہے۔

وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ =

اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

وَ = اور

اِنْ = اگر

تُطِيْعُوْنَ = تُطِيْعُ + وْن (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَطَاعَ = اس نے اطاعت کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی طَيَعَ وزن = اَفْعَلَ

ا + طَيَعَ = اَطْيَعَ = اَطَاعَ

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

اطاعت اردو میں مستعمل ہے۔

تُطِيْعُ = تو اطاعت کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اِنْ تُطِيْعُ = اگر تو اطاعت کرے گا۔

مَنْ، اِنْ کا استعمال (قاعدہ نمبر ۲۰)

اِنْ تُطِيْعُوْا = اگر تم اطاعت کرو گے۔

اَللّٰهَ = لفظ جلالہ

وَرَسُوْلَهٗ = اور اس کے رسول کی۔

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ = اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے۔

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا

لَا = نہیں۔

يَلِتْكُمْ = يَلِتْ + كُمْ

وَلَتَ = اس نے کمی کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

يَوْلِتُ = يَلِتُ

بیمار حرف و حذف ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

يَلِتُ = وہ کمی کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

كُمْ = تمہاری۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

لَا يَلِتْكُمْ = وہ تمہاری کمی نہیں کرتا یا نہیں کرے گا۔

مِنْ = سے حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

اَعْمَالِكُمْ = اَعْمَالِ + كُمْ = تمہارے اعمال۔

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

شَيْئًا = ایک ذرہ برابر۔ کچھ۔

زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

اعمال، شئی (چیز) اردو میں مستعمل ہے۔

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا = وہ تمہارے اعمال (کے اجر میں) سے ذرہ برابر بھی کمی نہیں کرے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اِنَّ = بے شک

اَللّٰهَ = لفظِ جلالہ

غَفُوْرٌ = مغفرت فرمانے والے۔

رَّحِيْمٌ = بے حد رحم فرمانے والے۔

غفور اور رحیم اردو میں مستعمل ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ = بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مغفرت فرمانے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اِنَّمَا = بے شک

اَلْمُؤْمِنُوْنَ = اَلْ + مُؤْمِنٌ + ون (قاعدہ نمبر ۱۰)

مُؤْمِنٌ = ایمان لانے والا۔ مومن۔

مومن اردو میں مستعمل ہے۔

اَلَّذِيْنَ = وہ جو۔

اٰمَنُوْا = اٰمَنَ + وا = وہ ایمان لائے۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا =

بے شک مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے۔

بِاللّٰهِ = بِ + اللّٰهِ = اللہ پر حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

وَرَسُوْلِهٖ = رَسُوْل + ہٖ = اور اس کے رسول پر۔

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ =

بے شک مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

ثُمَّ = پھر

لَمْ = نہیں

يَرْتَابُوْنَ = يَرْتَابُ + ون (قاعدہ نمبر ۱۰)

يَرْتَابُ = وہ شک کرتا ہے یا کرے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

حروفِ اصلی رَيَبَ وزن = اِفْتَعَلَ

ا، ت + رَيَبَ = اِرْتَيَبَ = اِرْتَابَ

بیمار حرف ی الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر ۸)

اِرْتَابَ = اس نے شک کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

لَمْ يَرْتَابْ = اس نے شک نہیں کیا۔

لَمْ کا استعمال (قاعدہ نمبر ۱۹)

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا = پھر انہوں نے شک نہ کیا۔

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جٰهَدُوْا = جٰهَدَ + وا

جٰهَدَ = اس نے جدوجہد کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی جَهَدَ وزن = فَاعَلَ

ا + جَهَدَ = جٰهَدَ

جہاد، جدوجہد اردو میں مستعمل ہے۔

يُجٰهِدُ = وہ جدوجہد کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

جٰهَدُوْا = ان سب نے جدوجہد کی۔

علامات جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

بِاَمْوَالِهِمْ = بِ + اَمْوَالِ + هِمْ

بِ = کے ساتھ حروفِ جر (قاعدہ نمبر ۷)

اَمْوَالٌ = مَالٌ کی جمع = مال۔ دولت۔ اثاثہ

مال، اموال اردو میں مستعمل ہیں۔

هِمْ = ان سب کے۔

بِاَمْوَالِهِمْ = اپنے مالوں کے ساتھ۔

اَنْفُسِهِمْ = اَنْفُسِ + هُمْ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

اَنْفُس = نَفْسٌ کی جمع = جان

نفس اردو میں مستعمل ہے۔

هِمْ = ان سب کا۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

اَنْفُسِهِمْ = اپنی جانوں کے ساتھ۔

فِيْ = میں حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

سَبِيْلِ اللّٰهِ = اللہ کا راستہ۔

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر ۱)

سبیل اردو میں مستعمل ہے۔

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ =

اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جدو جہد کی۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

اُولٰٓئِكَ = وہ سب۔

هُمْ = وہ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر ۶)

الصّٰدِقُوْنَ = ال + صَادِقٌ + ون

= (درحقیقت) سچے۔

صَادِقٌ = سچا فاعل (قاعدہ نمبر ۲۴)

صادق اردو میں مستعمل ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ = وہی لوگ سچے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بدوی منافق قبائل کا اسلام

آیت مبارکہ میں اَلْاَعْرَاب سے مراد قبیلہ غفار، اسلم، اشجع اور بنی اسد بن خزیمہ کے دیہاتی ہیں۔ یہ لوگ اپنے نفاق کی وجہ سے صلح حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان تو ہو گئے تھے۔ اور ارکان اسلام بھی بجا لاتے تھے۔ مگر ابھی ان کے دلوں میں ایمان راسخ نہیں ہوا تھا۔ انہیں آسان اور میٹھا اسلام تو گوارا تھا۔ لیکن وہ اس کے لیے کوئی مالی یا جانی قربانی پیش کرنے یا مشکلات برداشت کرنے کو تیار نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت سعیدؒ بن جبیر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جب قحط کے زمانے میں بنی اسد بن خزیمہ کے لوگ مدینہ منورہ آئے اور مالی امداد کا بار بار مطالبہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے کہنے لگے ہم آپ ﷺ سے لڑے بغیر مسلمان ہوئے ہیں ہم نے آپ ﷺ سے فلاں فلاں کنبے کی طرح جنگ نہیں کی۔ گویا وہ اپنی جنگ نہ کرنے کا احسان جتلا کر اس کا معاوضہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یہ آیت کریمہ ان کے اس مطالبے پر نازل ہوئی تاکہ انہیں بتلا دیا جائے کہ فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کی طاقت سے مرعوب ہو کر دائرہ اسلام میں آنے والو ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل تک نہیں ہوا۔ تمہارے مطالبات نے تمہارے باطن کا راز فاش کر دیا ہے۔ اگر تم اطاعت کی روش پر چلتے تو تمہارا رویہ مختلف ہوتا۔ اور ایسا ایمان جس کا اظہار اطاعت کے ذریعے نہ ہو اللہ کے ہاں غیر مقبول ہے۔ پھر ایسی صورت میں تو اللہ باقی ماندہ نیک اعمال کی بھی جزا نہیں دیتے ہاں اب بھی اگر تم ہوش کے ناخن لو تو وہ غفور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور

تمہیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے گا۔

اسلام اور ایمان میں فرق

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اسلام اور ایمان دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ حدیث جبریلؑ سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ جب حضرت جبریلؑ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اس بات پر بھی کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ اور جب حضرت جبریلؑ نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو صرف اللہ کی عبادت کرے۔ اس کا کوئی شریک نہ بنائے نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔

(بخاری)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ایمان کا تعلق دل کے افعال اور یقین سے ہے۔ اور اسلام کا تعلق ظاہری اعمال سے یہ ان میں فرق کا پہلو ہے۔ اور مماثلت کا پہلو یہ ہے کہ اگر ارکان اسلام کو باقاعدگی اور خلوص نیت سے ادا کیا جائے تو اس سے ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور ایمان میں اضافے سے ظاہری اعمال میں حسن پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ایمان اور اسلام ایک دوسرے کے مؤید اور لازم وملزوم بن جاتے ہیں۔ منافقوں میں کمی یہ ہوتی ہے کہ ان کے اعمال میں نہ خلوص ہوتا ہے نہ حسنِ عمل لٰہذا ان کا ایمان شہادتین کے اقرار سے آگے نہیں بڑھتا۔ یعنی ایمان یا یقین ان کے دلوں میں اس قدر راسخ نہیں ہوتا کہ ان سے اعمالِ صالحہ سرزد ہوں اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے ایمان نہ لانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

سچے کون ہیں؟

اس آیتِ مبارکہ میں انتہائی اختصار اور جامعیت کے ساتھ سچے مسلم اور مومن کی تعریف فرما دی گئی ہے۔ سچے مومن وہ ہوتے ہیں کہ جب وہ ایک بار حلاوت ایمانی کا مزا چکھ لیں تو دنیا کی لذتیں، راحتیں اور آسائشیں یا اہل ظلم کا کوئی جبر واستبداد اور بڑی سے بڑی آزمائش بھی ان کے مطمئن دل میں کوئی کمزوری پیدا نہ کر سکے، ان کے دل میں کوئی شک وشبہ جگہ نہ پا سکے، ان کا ایمان اور یقینِ کامل ان کے عمل میں کوئی لرزش پیدا نہ ہونے دے، خوف ولالچ، طمع وحرص یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے نکل جانے کا کوئی تاثر ان کے دامن کو داغدار نہ کرنے پائے۔ جو اللہ کی راہ میں مال ومتاع اور جانوں کے نذرانے پیش کرنے اور اللہ کی عطا کردہ تمام تر صلاحتیں کھپانے کا حوصلہ رکھتے ہوں اور ان کا عمل اس پر شہادت دے کہ وہ سچے مسلمان ہیں باقی لوگوں کو اپنے ایمان کو اس کسوٹی پر دوبارہ پرکھ لینا چاہیے۔

سبق نمبر ۲۰

سورۃ الحجرٰت ۔ آیت نمبر ۱۶ - ۱۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۶ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَىَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰٮكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸

اے نبی ﷺ کہہ دیجیے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتے ہیں وہ لوگ تم پر اپنے اسلام کا احسان رکھتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجیے مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت بخشی اگر تم (اپنے دعوئ ایمانی میں) سچے ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز کو جانتے ہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہے۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ

قُلْ = کہہ دیجیے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

اَتُعَلِّمُوْنَ = اَ + تُعَلِّمُ + ون

اَ = کیا

عَلَّمَ = اس نے جتلایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

= اس نے سکھلایا۔

حروفِ اصلی عَلَمَ وزن = فَعَّلَ

ع۔ کلمہ (ل) + عَلَمَ = عَلَّمَ

تُعَلِّمُ = تو جتلاتا ہے یا جتلائے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَتُعَلِّمُوْنَ = کیا تم جتلاتے ہو یا جتلاؤ گے۔

علامات جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَللّٰهَ = لفظ جلالہ

بِدِيْنِكُمْ = بِ + دِيْنٌ + كُمْ

بِ = کے متعلق حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

دِيْنٌ = دین۔ دینداری

كُمْ = تمہارا ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

بِدِيْنِكُمْ = اپنی دینداری۔

دین اردو میں مستعمل ہے۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ = آپ فرما دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

وَ = حالانکہ

اَللّٰهُ = لفظ جلالہ

يَعْلَمُ = وہ جانتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

عَلِمَ = اس نے جانا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

علم اردو میں مستعمل ہے۔

مَا = جو کچھ

فِيْ = میں۔ حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

السَّمٰوٰتِ = سَمَآءٌ کی جمع = آسمان۔ بلندی۔ فضا

وَمَا = اور جو کچھ۔

فِي الْاَرْضِ = زمین میں۔

ارض و سما اردو میں مستعمل ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ = اور اللہ جانتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

وَ اللّٰهُ = اور اللہ

بِكُلِّ = بِ + كُلٌّ

بِ = کے متعلق حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

كُلٌّ = ہر

شَیْءٌ = چیز

کل، شی اردو میں مستعمل ہے۔

بِکُلِّ شَیْءٍ = ہر چیز کے متعلق

عَلِیْمٌ = سب کچھ جاننے والا۔ فاعل (قاعدہ نمبر ۲۴)

علیم اردو میں مستعمل ہے۔

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ =

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا

یَمُنُّوْنَ = یَمُنُّ + وْن

مَنَّ = اس نے احسان رکھا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

حروفِ اصلی مَنَنَ = مَنَّ

یَمُنُّ = وہ احسان رکھتا ہے یا رکھے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

یَمُنُّوْنَ = وہ احسان رکھتے ہیں۔ (قاعدہ نمبر ۱۰)

عَلَیْكَ = عَلٰی + كَ = تجھ پر

عَلٰی = پر

كَ = تو ایک مرد۔ ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

اَنْ = کہ

اَسْلَمُوْا = اَسْلَمَ + وا

اَسْلَمَ = وہ مطیع ہوا۔ وہ اسلام لایا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی سَلَمَ وزن = اَفْعَلَ

ا + سَلَمَ = اَسْلَمَ

اسلام، تسلیم اردو میں مستعمل ہیں۔

یُسْلِمُ = وہ اسلام لاتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اَسْلَمُوْا = وہ مطیع ہوئے۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

اَنْ اَسْلَمُوْا = یہ کہ وہ مطیع ہوئے۔

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا = وہ آپ ﷺ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے۔

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ

قُلْ = آپ کہہ دیجئے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

لَا = نہ

تَمُنُّوْا = تَمُنُّ + وا

تَمُنُّ = تو احسان رکھتا ہے یا رکھے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

مَنَنَ = مَنَّ

مَنَّ = اس نے احسان رکھا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

لَا تَمُنَّ = تو احسان نہ رکھ۔ فعل نہی (قاعدہ نمبر ۲۲)

لَا تَمُنُّوْا = تم احسان نہ رکھو۔ علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰)

عَلَیَّ = عَلٰی + ی = مجھ پر

عَلٰی = پر حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

ی = مجھ۔ میرا

اِسْلَامَكُمْ = اِسْلَامٌ + كُمْ = اپنے اسلام کا

ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ = آپ ﷺ فرما دیجیے تم مجھ پر اپنے اسلام (لانے) کا احسان نہ رکھو۔

بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ

بَلْ = بلکہ

اَللّٰهُ = لفظ جلالہ

یَمُنُّ = وہ احسان رکھتا ہے۔ فعل مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

عَلَیْکُمْ = تم پر

علٰی = پر حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر ۷)

کُمْ = تم ک کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ = بلکہ تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

اَنْ = کہ

هَدٰىکُمْ = هَدٰی + کُمْ

= اس نے تمہیں ہدایت دی۔

هَدٰی = اس نے ہدایت دی۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

ہدایت اردو میں مستعمل ہے۔

کُمْ = تمہیں۔ ك کی تختی (قاعدہ نمبر ۳)

یَهْدِیْ = وہ ہدایت دیتا ہے یا دے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

لِلْاِیْمَانِ = لِ + اَلْ + اِیْمَانِ = ایمان کے لیے۔

بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ = بلکہ یہ تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت بخشی۔

اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

اِنْ = اگر

کُنْتُمْ = کُنْ + تُمْ = تم ہو۔

کُنْ = ہو

تُمْ = تم تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸)

صٰدِقِیْنَ = صَادِقٌ کی جمع = سچا۔

صادق اردو میں مستعمل ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ =

اگر تم (اپنے دعویٰ ایمانی میں) سچے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اِنَّ = بے شک۔

اَللّٰهَ = لفظِ جلالہ

یَعْلَمُ = وہ جانتا ہے یا جانے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

عَلِمَ = اس نے جانا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

غَیْبَ = پوشیدہ راز۔ زبر کی وجوہات (قاعدہ نمبر ۴)

علم، غیب اردو میں مستعمل ہیں۔

السَّمٰوٰتِ = آسمانوں

وَالْاَرْضِ = اور زمین

ارض وسما اردو میں مستعمل ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ =

بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے (تمام) پوشیدہ راز جانتے ہیں۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

وَ اللّٰهُ = اور اللہ تعالیٰ

بَصِيْرٌ = اچھی طرح دیکھنے والے۔

بِمَا = بِ + مَا = اس کو جو۔

تَعْمَلُوْنَ = تَعْمَلُ + ون

عَمِلَ = اس نے عمل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

تَعْمَلُ = تو عمل کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

تَعْمَلُوْنَ = تم عمل کرتے ہو یا کرو گے۔

علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ = اور جو عمل تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بدوؤں کے اسلام لانے کی حقیقت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ اے عرب کے بدوو! کیا تم اللہ کو جتلا رہے ہو کہ ایمان لے آئے ہو؟ بھلا اس ہستی سے زمین و آسمان کی کون سی بات پوشیدہ ہے؟ وہ علام الغیوب تو دلوں کے سب راز جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تمہارا یوں بار بار اسلام کا احسان جتلانا دراصل تمہارے دل کی کن بیماریوں کی علامت ہے۔

جب بنی اسد بن خزیمہ کے لوگوں نے بار بار اپنے اسلام کا احسان جتلایا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ان لوگوں میں سمجھ بہت کم ہے۔ شیطان ان کی زبان پر بول رہا ہے۔ حافظ ابن کثیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی۔

ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر یہ کہا تھا کہ ہم اسلام لے آئے ہیں۔ دراصل وہ یہ بتلا کر اپنے جان و مال کی حفاظت اور اموال غنائم میں اپنا حصہ طلب کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم جیسا اسلام لا رہے ہو اور جن اغراض کے لئے لا رہے ہو مجھے وہ سب معلوم ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہ انہیں کہہ دیجیے کہ اگر تم اسلام لائے ہو تو اپنی ذاتی اغراض و مقاصد کے لیے لائے ہو۔ اگر تم اسلام نہ لاتے تو تمہارا بھی وہی حشر ہوتا جو دوسرے کافروں کا ہو رہا ہے۔ اس لیے مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان مت رکھو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کا تم پر احسان عظیم ہے کہ اس نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق بخشی اور تمہارے جان و مال مسلمانوں کے ہاتھوں سے محفوظ ہو گئے۔ اور تم پٹائی سے بھی بچ گئے اور دیکھو اگر تم واقعی سچے

ایمان دار ہوتے تو تمہیں یہ کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے تھی۔ جیسے ایک بادشاہ اگر کسی کو ملازم رکھ لے تو یہ بادشاہ کا ملازم پر احسان ہے۔ مگر ملازم کو بادشاہ سے یہ کہنا کسی صورت روا نہیں کہ میں آپ کی خدمت کر کے آپ پر احسان کر رہا ہوں۔

سورت مبارکہ کے آخر میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے علیم اور خبیر ہونے کا اعلان فرما کر فرمایا کہ دنیا میں ممکن ہے تم اپنے دلائل اور چرب زبانی سے مسلمانوں کے رجسٹر میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہو جاؤ۔ لیکن میں اپنے علیم اور خبیر ہونے کی بنا پر اپنے رجسٹر میں تمہارا نام مسلم یا غیر مسلم یا منافق تمہارے اعمال کی بنیاد پر لکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ ازل سے جاننے والے اور ابد تک کی خبریں رکھنے والے (خبیر) ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو جو ایمان (سب سے بڑے انعام) کی توفیق و ہدایت بخشتے ہیں وہ اپنے علم اور حکمت کی بنیاد پر اس کے صحیح حقداروں کو ہی بخشتے ہیں۔

لمحۂ فکریہ

حضرات ذرا غور فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت نمبر ۹ میں ہمیں کتنی تفصیل اور کس انداز سے باہم نہ لڑنے کی تلقین فرمائی اور کتنے لطیف اور خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ اگر کبھی تمہارے مابین لڑائی ہو جائے۔ گویا یہاں سمجھانا یہ مقصود ہے کہ مومن تو لڑنے والے ہوتے ہی نہیں۔ پھر فرمایا کہ لڑائی کی صورت تم فوراً صلح کرا دو۔ اور عدل کے ساتھ اس طرح صلح کراؤ اور مل جل کر زیادتی کرنے والے کو دباؤ کہ خوبصورت انداز سے صلح ہو جائے اور کسی رنجش کا امکان باقی نہ رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے کس قدر خیر خواہی اور محبت سے ہمیں معاشرے میں نفرت کی آگ بھڑکانے والے افعالِ قبیحہ سے منع فرمایا ہے۔ یہاں وہ حدیث یاد آئی کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے یعنی جس محبت سے کوئی اپنے کنبے کی خیر خواہی کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہماری اصلاح فرما رہے ہیں۔ پہلے تمسخر اڑانے سے روکا۔ پھر عیب جوئی پر تنبیہ فرمائی پھر طعنہ زنی اور برے القابات رکھنے پر پکڑ فرمائی۔ اس کے بعد بدگمانی اور ٹوہ لگانے (بھید ٹٹولنے) کی مزمت فرمائی۔ غیبت کی مزمت کی تو حد کر دی۔ غیبت کو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر سمجھانے سے زیادہ نصیحت کا کوئی اور خوبصورت انداز نہیں ہو سکتا۔

حضرات اوپر بیان کئے گئے اخلاق رزیلہ میں سے اگر ہم بدگمانی چھوڑ کر حسنِ ظن اختیار کر لیں۔ اپنے بھائی بہنوں کی غیبت نہ کریں تو معاشرے کے ستر فیصد فساد اور لڑائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ ایک سب سے بڑی کمی ہمارے اندر یہ ہے کہ ہم صلح جو ہونے کی بجائے جھگڑالو اور لڑائی پسند ہیں۔ اگر کہیں دو بھائیوں یا دو گروہوں کے درمیان لڑائی ہو جائے تو ہم صلح کروا دینے کے حکم کی پرواہ تک نہیں کرتے اگر ہم عدل سے صلح کروا دینے کے اس حکم پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے جملہ احکامات کی پیروی کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

سبق نمبر ۲۱

متفرق آیاتِ کریمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ ۝ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۴)

پھر اگر تم نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو تم آگ سے ڈرو۔

وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ)

اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کی بابت تم سے سوال نہیں ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۳۳-۱۳۴)

فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ۝ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۵)

پس جو کوئی موجود ہو (گھر میں) تم میں سے (اس) مہینے میں تو اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔

لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۝

(سورۃ ال عمران آیت نمبر ۱۹۵)

میں ضرور بالضرور ان سے ان کی برائیاں ختم کردوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

فَإِنْ = پھر اگر۔

لَمْ = نہیں۔

تَفْعَلُوْنَ = تَفْعَلُ + ون

فَعَلَ = اس نے کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

تَفْعَلُ = تو کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

لَمْ تَفْعَلُوْا = تم سب نے نہیں کیا۔

لَمْ کا استعمال (قاعدہ نمبر۱۹)

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا = پھر اگر تم نہ کر سکے۔

وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ

وَ = اور

لَنْ = ہرگز نہیں۔

تَفْعَلُوْا = تَفْعَلُ + وا

لَنْ تَفْعَلُوْا = تم ہرگز نہیں کر سکو گے۔ (قاعدہ نمبر۲۸)

قاعدہ نمبر۲۸

لَنْ کا استعمال

لَنْ عبارت کے مفہوم کو فعل مستقبل میں بدل دیتا ہے۔ یہ مضارع کے آخری حرف کی پیش کو زبر میں اور علامت جمع ون کو وا میں بدل دیتا ہے۔ مثلاً

وَلَنْ تَفْعَلُوْا = اور تم ہرگز نہیں کر سکو گے۔

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا =

پس وہ اللہ کا ذرہ برابر بھی نقصان نہیں کر سکے گا۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ =

ان کے مال اور ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئیں گے۔

☆☆☆☆☆

فَاتَّقُوا = ف + اِتَّقِ + وا

ف = پس

اِتَّقِ = تو ڈر۔ فعل امر

اِتَّقُوْا = تم سب ڈرو۔

علامات جمع (قاعدہ نمبر۱۰)

حروف اصلی وَقَی وزن = اِفْتَعَلَ

اِوْتَقَيَ = اِوْتَقٰى = اِتَّقٰى

اِتَّقٰى = وہ ڈرا ماضی (قاعدہ نمبر۵)

ملاحظہ

جب و یا ی پر زیر، زبر یا پیش اور اس سے پہلے حروف پر زبر ہو۔ تو اس کی حرکت کو اس سے پہلے حرف کو دے دیتے ہیں۔

وہ و یا ی جو اِفْتَعَلَ کی ت کے قریب ہو اس کو ت سے بدل دیتے ہیں۔

یَوْتَقِیُ = یَتَّقِیْ = وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

ملاحظہ

ی پر پیش یا زیر ہو تو وہ گرا دی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

فعل امر کے مراحل

یَتَّقِیْ - تَقِیْ - اِتَّقِیْ - اِتَّقِ

اِتَّقِ = تو ڈر۔ فعل امر (قاعدہ نمبر ۱۱)

اَلنَّارَ = آگ

وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ =

اور تم ہرگز نہیں کر سکو گے۔ تو تم آگ سے ڈرو۔

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

وَ = اور

نَحْنُ = ہم

ملاحظہ

اَنَا ، نَحْنُ کا استعمال

اَنَا اور نَحْنُ صیغہ متکلم کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

اَنَا = میں

نَحْنُ = ہم

اَنَا طَبِیْبٌ = میں ڈاکٹر ہوں۔

اَنَا وَالِدٌ = میں باپ ہوں۔

نَحْنُ اَصْدِقَاءُ = ہم دوست ہیں۔

☆☆☆☆☆

لَهٗ = اس کے لیے۔

مُسْلِمُوْنَ = مُسْلِمٌ کی جمع = تابع فرمان۔

مسلم اردو میں مستعمل ہے۔

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ =

اور ہم اسی (اللہ) کے تابع فرمان ہیں۔

وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

وَ = اور

لَا = نہیں

تُسْئَلُوْنَ = تُسْئَلُ + ون

سَاَلَ = اس نے سوال کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر ۲)

سوال اردو میں مستعمل ہے۔

تَسْئَلُ = تو سوال کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

تُسْئَلُ = تجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔ یا کیا جائے گا۔

مضارع مجہول (قاعدہ نمبر ۲۱)

تُسْـَٔلُوْنَ = تم سے سوال کیا جائے گا۔ (قاعدہ نمبر۱۰)

لَاتُسْـَٔلُوْنَ = تم سے سوال نہیں کیا جائے گا۔

عَمَّا = عَنْ + مَا = اس کے بارے میں جو۔

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ = وہ عمل کیا کرتے تھے۔ (قاعدہ نمبر۲۹)

قاعدہ نمبر۲۹

كَانَ کا استعمال

اگر كَانَ فعل مضارع سے پہلے آجائے تو فقرے کا ترجمہ ماضی میں کیا جائے گا اور كَانَ کا صیغہ (واحد، تثنیہ یا جمع) فعل مضارع کے صیغہ کے مطابق ہوگا۔　مثلاً

كَانَ تَلْعَبُ = تو کھیلا کرتا تھا/کھیل رہا تھا۔

كَانَا تَلْعَبَانِ = تم دو کھیلا کرتے تھے/کھیل رہے تھے۔

كَانُوْا تَلْعَبُوْنَ = تم سب کھیلا کرتے تھے/کھیل رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

كَانُوْا = كَانَ + وا

حروف اصلی　كَوَنَ = كَانَ

بیمار حرف و الف میں تبدیل ہوئی۔ (قاعدہ نمبر۸)

يَعْمَلُوْنَ = يَعْمَلُ+ون

عَمِلَ = اس نے عمل کیا۔　ماضی　(قاعدہ نمبر۲)

يَعْمَلُ = وہ عمل کرتا ہے۔　مضارع　(قاعدہ نمبر۹)

يَعْمَلُوْنَ = وہ عمل کرتے ہیں یا کریں گے۔

وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ = اور جو وہ کیا کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

فَمَنْ = فَ + مَنْ = پھر جو۔ پس جو

شَهِدَ = وہ موجود ہوا۔　ماضی　(قاعدہ نمبر۲)

شہید، شاہد اردو میں مستعمل ہیں۔

يَشْهَدُ = وہ موجود ہوتا ہے۔　مضارع　(قاعدہ نمبر۹)

مِنْكُمْ = مِنْ + كُمْ = تم میں سے۔

ک کی تختی　(قاعدہ نمبر۳)

مِنْ = سے

كُمْ = تم

اَلشَّهْرَ = یہ مہینہ۔

فَلْيَصُمْهُ = فَ + لِ + يَصُوْمُ + هٗ

صَامَ = اس نے روزہ رکھا۔　ماضی　(قاعدہ نمبر۲)

حروفِ اصلی　صَوَمَ = صَامَ　بیمار حروف (قاعدہ نمبر۸)

يَصُوْمُ = وہ روزہ رکھتا ہے یا رکھے گا۔

مضارع　(قاعدہ نمبر۹)

لِيَصُمْ = چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔　(قاعدہ نمبر۲۷)

فَلْيَصُمْهُ =

پس چاہیے کہ وہ اس (رمضان) کے روزے رکھے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ =

پس جو کوئی تم میں سے (اس) مہینے میں (گھر میں)

موجود ہو اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

لَاُكَفِّرَنَّ = لَ + اُكَفِّرُ + نَّ

لَ = یقیناً

كَفَّرَ = اس نے دُور کیا۔ اس نے ختم کیا۔

ماضی (قاعدہ نمبر ۵)

حروفِ اصلی كَفَرَ = كَفَّرَ وزن = فَعَّلَ

ع ـ کلمہ (ف) + كَفَرَ = كَفَّر

يُكَفِّرُ = وہ ختم کرتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر ۹)

اُكَفِّرُ = میں ختم کرتا ہوں۔ یا کروں گا۔ (قاعدہ نمبر ۹)

لَاُكَفِّرَنَّ = میں ضرور بالضرور ختم کردوں گا۔

(قاعدہ نمبر ۳۰)

قاعدہ نمبر ۳۰

لَ.....نَّ کا استعمال

لَ اور نَّ کا استعمال فعل مضارع میں انتہائی تاکید کا مفہوم پیدا کردیتا ہے۔ مثلاً

(۱) اگر نَّ سے پہلے لَ - کلمہ پر زبر ہو تو ترجمہ واحد کے لیے کیا جائے گا۔ مثلاً

لَيَرْزُقَنَّ = وہ ضرور بالضرور رزق دے گا۔

لَيُدْخِلَنَّ = وہ ضرور بالضرور داخل کرے گا۔

(۲) اگر نَّ سے پہلے لَ - کلمہ پر پیش ہو تو ترجمہ جمع کے لیے کیا جائے گا۔ مثلاً

لَيَنْصُرُنَّ = وہ ضرور بالضرور مدد کریں گے۔

لَيَرْزُقُنَّ = وہ ضرور بالضرور رزق دیں گے۔

(۳) اگر فعل مضارع کی علامت پر پیش اور لَ - کلمہ پر زبر ہو تو ترجمہ بطور واحد مجہول کیا جائے گا۔ لَ - کلمہ پر پیش کی صورت میں ترجمہ بطور جمع مجہول کیا جائے گا۔

لَيُدْخَلَنَّ = وہ ضرور بالضرور داخل کیا جائے گا۔

لَيُدْخَلُنَّ = وہ ضرور بالضرور داخل کے لیے جائیں گے۔

لَيُنْصَرَنَّ = وہ ضرور بالضرور مدد کیا جائے گا۔

لَيُنْصَرُنَّ = وہ ضرور بالضرور مدد کیے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

عَنْهُمْ = عَنْ + هُمْ = ان سے

سَيِّاٰتِهِمْ = سَيِّاٰتُ + هِمْ

سَيِّاٰتٌ = سَيِّئَةٌ کی جمع = برائی

سَيِّاٰتِهِمْ = ان کی برائیاں۔ ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

لَاُ كَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ =

میں ضرور بالضرور ان سے ان کی برائیاں ختم کردوں گا۔

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ

لَاُدْخِلَنَّهُمْ = لَ+اُدْخِلَ+نَّ+هُمْ

وَ = اور

اَدْخَلَ = اس نے داخل کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

حروفِ اصلی دَخَلَ وزن= اَفْعَلَ

داخل اردو میں مستعمل ہے۔

يُدْخِلُ= وہ داخل کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع

(قاعدہ نمبر۹)

اُدْخِلُ = میں داخل کرتا ہوں یا کروں گا۔

لَاُدْخِلَنَّ = میں ضرور بالضرور داخل کروں گا۔

لَاُدْخِلَنَّهُمْ = میں انہیں ضرور بالضرور داخل کروں گا۔

جَنّٰتٌ = جَنَّةٌ کی جمع = باغ

تَجْرِىْ = چلتی ہیں۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

جَرٰى = وہ جاری ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

حروفِ اصلی جَرَىَ = جَرٰى

جاری اردو میں مستعمل ہے۔

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ =

اور میں انہیں ضرور بالضرور ان جنتوں میں داخل کروں گا۔ بہتی ہیں۔

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

مِنْ = سے

تَحْتَ = نیچے

تَحْتِهَا = اس (جنت) کے نیچے۔

ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

مِنْ تَحْتِهَا = جس کے نیچے سے

الْاَنْهٰرُ = جمع ہے نَهْرٌ کی = نہر یا دریا۔

نہر اردو میں مستعمل ہے۔

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ = جس کے نیچے سے نہریں

سبق نمبر۲۲

سورة الفاتحة

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o آمین

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ جو بڑے ہی مہربان نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔ جزا و سزا (بدلے) کے دن کے بادشاہ ہیں۔ ہم صرف آپ ہی کی بندگی کرتے ہیں۔ اور صرف آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا دیجیے۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام فرمایا۔ جو (آپ کے) غضب کا شکار نہیں ہوئے اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَلْحَمْدُ = اَل + حَمْدٌ = تمام تعریفیں

حَمِدَ = اس نے تعریف کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

يَحْمَدُ = وہ تعریف کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

لِلّٰهِ = لِ + اللّٰه = اللہ کے لیے ہے۔

حروفِ جارہ (قاعدہ نمبر۷)

رَبٌّ = رب۔ مالک۔ آقا۔ پرورش کرنے والا۔

نگہبانی کرنے والا۔ مدبر۔ منتظم۔

الْعٰلَمِيْنَ = اَلْ + عَالَمِيْنَ = تمام جہانوں۔

عَالَمِيْنَ = عَالَمٌ کی جمع = جہاں۔ دنیا

رب اور عالم اردو میں مستعمل ہیں۔

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ = تمام جہانوں کا رب۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ = تمام تعریفیں (اور شکر) اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنِ = نہایت ہی مہربان۔ بے حد مہربان۔

الرَّحِيْمِ = بہت زیادہ رحم فرمانے والا۔

رحمٰن اور رحیم اردو میں مستعمل ہیں۔

رَحِمَ = اس نے رحم کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

يَرْحَمُ = وہ رحم کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ =

جو بڑے ہی مہربان نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

مٰلِكٌ = مالک۔ بادشاہ۔

مَلَكَ = وہ مالک و مختار ہوا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

يَمْلِكُ = وہ مالک و مختار ہوتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

يَوْمِ الدِّيْنِ = جزا و سزا کا دن۔

مالک اور یوم اردو میں مستعمل ہیں۔

اَلدِّيْنِ = جزا۔ معاوضہ۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ =

جو جزا و سزا (بدلے) کے دن کے بادشاہ ہیں۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

اِيَّاكَ = اِيَّا + كَ

= صرف آپ ہی کی۔ خاص آپ کی۔

كَ کی تختی (قاعدہ نمبر۳)

نَعْبُدُ = ہم عبادت کرتے ہیں۔ یا کریں گے۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

عَبَدَ = اس نے عبادت کی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

یَعْبُدُ = وہ عبادت کرتا ہے یا کرے گا۔

مضارع (قاعدہ نمبر۹)

اِیَّاكَ نَعْبُدُ = ہم صرف آپ ہی کی بندگی کرتے ہیں۔

نَسْتَعِیْنُ = ہم مدد مانگتے ہیں اور مانگیں گے۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر۹)

اَسْتَعِیْنُ = میں مدد مانگتا ہوں۔

حروفِ اصلی عَوَنَ = عَانَ وزن = اِسْتَفْعَلَ

بیمار حرف و الف میں بدل گئی۔ (قاعدہ نمبر۸)

است + عَانَ = اِسْتِعَانَ (قاعدہ نمبر۵)

اِسْتِعَانَ = اس نے مدد مانگی۔ ماضی

یَسْتَعِیْنُ = وہ مدد مانگتا ہے یا مانگے گا۔

فعل مضارع (قاعدہ نمبر۹)

وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ =

اور ہم صرف آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور مانگیں گے۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ = ہم صرف آپ ہی کی بندگی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اور ہم صرف آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور مانگیں گے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اِهْدِنَا = اِهْدِ + نَا = ہمیں ہدایت دیجیے۔

اِهْدِ = تو ہدایت دے۔ فعل امر (قاعدہ نمبر۱۱)

حروفِ اصلی هَدَیَ = هَدٰی

هَدٰی = اس نے ہدایت دی۔ ماضی (قاعدہ نمبر۲)

یَهْدِیْ = وہ ہدایت دیتا ہے۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

فعل امر کے مراحل

یَهْدِیْ ــ هْدِیْ ــ اِهْدِ

بیمار حرف ی حذف ہوگئی۔

اَلصِّرَاطَ = اَلْ + صِرَاطٌ

صِرَاطٌ = راستہ

اَلْمُسْتَقِیْمَ = اَلْ + مُسْتَقِیْمٌ

مُسْتَقِیْمٌ = سیدھا۔

اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ = سیدھا راستہ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ = ہمیں سیدھا راستہ دکھا دیجیے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

صِرَاطٌ = راستہ۔

اَلَّذِیْنَ = ان لوگوں کا۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ = ان لوگوں کا راستہ۔

مضاف، مضاف الیہ (قاعدہ نمبر۱)

اَنْعَمْتَ = تونے انعام کیا۔ تا کی تختی (قاعدہ نمبر۱۸)

حروفِ اصلی نَعَمَ وزن = اَفْعَلَ

ا + نَعَمَ = اَنْعَمَ

اَنْعَمَ = اس نے انعام کیا۔ ماضی (قاعدہ نمبر۵)

يُنْعِمُ = وہ انعام کرتا ہے یا کرے گا۔ مضارع (قاعدہ نمبر۹)

عَلَيْهِمْ = عَلٰى + هِمْ = ان پر۔

عَلٰى = پر

هِمْ = وہ۔ ان ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ =

ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام فرمایا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

غَيْرِ = سوائے۔

الْمَغْضُوْبِ = اَلْ + مَغْضُوْبِ

مَغْضُوْبٌ = جن پر غضب ہوا۔

ملاحظہ

جو اسم مَفْعُوْلٌ کے وزن ہو وہ مفعول ہوگا۔

☆☆☆☆☆

عَلَيْهِمْ = ان سب پر۔

عَلٰى = پر

هِمْ = وہ۔ ان ھا کی تختی (قاعدہ نمبر۶)

وَ = اور۔

لَا = نہیں۔

الضَّآلِّيْنَ = اَلْ + ضَآلِّيْنَ

ضَآلِّيْنَ = ضَالٌّ کی جمع = گمراہ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ =

جو (آپ کے) غضب کا شکار نہیں ہوئے۔

اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

☆☆☆☆☆

سورۃ الفاتحہ کے فضائل

فاتح کے معنی ہیں شروع کرنا آغاز کرنا چونکہ نماز کا آغاز اس سورت سے کیا جاتا ہے لہٰذا اسے فاتحہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

یہ سب سے پہلی سورت ہے جو مکمل نازل ہوئی۔

(ترمذی۔ صحیح)

یہ سورۃ مکی ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل دس مشہور نام ہیں۔

(۱)امّ القرآن

(۲)امّ الکتاب۔ام کے معنی جڑ کے ہیں۔

(۳)سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیات)۔

(۴)قرآنِ عظیم

(۵)سورۃ الحمد

(۶)سورۃ الصلوۃ

(۷)سورۃ الشفاء

(۸)اساسِ قرآن (قرآن کی بنیاد)۔

(۹)کافیہ (اپنے ماسوا سے کفایت کرنیوالی)۔

(۱۰)رقیہ (پڑھ کر پھونکی جانے والی سورت)۔

حضرت ابی بن کعبؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں سورۃ فاتحہ جیسی کوئی اور سورت نہیں ہے۔ یہ سبع مثانی ہے اور یہی قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔

(احمد۔ترمذی)

ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ الفاتحہ قرآنِ کریم کی افضل ترین سورت ہے۔ (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مرتبہ حضرت جبرائیلؑ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آسمان سے ایک زور دار دھماکے کی آواز آئی۔ جبرائیلؑ نے اوپر دیکھ کر فرمایا۔ آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ پھر ایک فرشتہ حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ خوش ہو جایئے آپ کو دو نور ایسے دیئے گئے ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ وہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ہیں۔ ان کے ہر ہر حرف پر نور ہے۔

(مسلم۔نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی نماز میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ کامل نہیں ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو بھی؟ فرمایا پھر بھی چپکے چپکے پڑھ لیا کرو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر

میں تھے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو اچانک ایک لونڈی آئی اور کہا کہ یہاں کے قبیلہ کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا ہے ہمارے آدمی یہاں موجود نہیں آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو جھاڑ پھونک کردے؟ میں اٹھ کر اس کے ساتھ ہولیا۔ میں نے سورت فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ وہ اٹھ بیٹھا اور بالکل اچھا ہوگیا۔ گاؤں والوں نے اس کے عوض تیس بکریاں دیں اور ہماری مہمانی کے لیے بہت سارا دودھ بھی بھیجا۔ ہم نے مشورہ کیا کہ اس مال کو رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر استعمال نہ کیا جائے۔ مدینہ آکر ہم نے حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ پڑھ کر دم کرنے والی سورت (رقیہ) ہے؟ اس مال کے حصے کرلو ایک حصہ میرا بھی لگانا۔

(مسلم، ابوداود)

حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ (تقسیم) کردیا ہے اور میرا بندہ مجھ سے جو مانگتا ہے میں اسے وہ دیتا ہوں۔ جب میرا بندہ کہتا ہے۔ الحمد للّٰہ رب العلمین تو میں کہتا ہوں حَمَدَنِیْ عَبْدِیْ / میرے بندے نے میری تعریف کی۔ پھر بندہ کہتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو میں کہتا ہوں اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ / میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر بندہ کہتا ہے مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو میں کہتا ہوں مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی بعض روایتوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ / میرے بندے نے اپنے آپ کو میرے سپرد کردیا پھر بندہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ تو میں کہتا ہوں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان (معاہدہ ہوا) ہے۔ اور میرا بندہ مجھ سے جو (کچھ بھی) مانگے گا میں دوں گا۔ پھر بندہ آخر سورت تک پڑھتا ہے۔ تو میں کہتا ہوں یہ سب میرے بندے کے لیے ہے۔ اور جو یہ مانگے گا وہ اسی کے لیے ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

(نسائی، ترمذی)

حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بستر پر لیٹو اور سورت فاتحہ اور سورت اخلاص پڑھ لو تو موت کے سوا ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

(مسند بزار)

سبق نمبر ۲۳

حروف کی تعداد کے لحاظ سے فعل ماضی کی اقسام

عربی زبان میں فعل ماضی کم از کم تین حروف سے بنتا ہے۔

حروف کی تعداد کے لحاظ سے فعل ماضی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) تین حروف والا (ثلاثی)

(۲) چار حروف والا (رباعی)

تین حروف والا (ثلاثی)

یہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثلاً

فَعَلَ، خَرَجَ، ضَرَبَ ثلاثی کی دو اقسام ہیں۔

(۱) صرف تین حروف والا (ثلاثی مجرد)

یہ صرف تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثلاً

نَصَرَ، دَخَلَ، قَتَلَ

(۲) تین سے زائد حروف والا (ثلاثی مزید فیہ)

اس میں تین بنیادی حروف کے علاوہ زائد حروف (ا، ت، س، ع۔کلمہ وغیرہ) بھی پائے جاتے ہیں۔

مثلاً

اَخْرَجَ، عَلَّمَ، تَعَلَّمَ، اِمْتَحَنَ، تَبَيَّنَ

اَخْرَجَ میں الف زائد ہے۔ جبکہ اگلے کلمات میں بترتیب ع۔کلمہ، ت+ع۔کلمہ، ات، ت ی کا اضافہ کیا گیا ہے۔

چار حروف والا (رباعی)

یہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثلاً

بَعْثَرَ اور دَحْرَجَ وغیرہ۔ رباعی کی دو اقسام ہیں۔

(۱) صرف چار حروف والا (رباعی مجرد)

یہ صرف چار حروف پر مشتمل ہوتی ہے۔ مثلاً

تَرْجَمَ اور دَحْرَجَ

(۲) چار سے زائد حروف والا (رباعی مزید فیہ)

اس میں چار بنیادی حروف کے علاوہ زائد حروف بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً تَبَعْثَرَ اور تَدَحْرَجَ ان دونوں کے شروع میں ایک ت زائد ہے۔

تین حروف والے ماضی کے ابواب

اس کے چھ ابواب ہیں۔

(۱) ضَرَبَ – يَضْرِبُ (ض)

اس باب کے افعال کا اثر اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے۔

نَزَلَ – یَنْزِلُ، جَلَسَ – یَجْلِسُ

غَلَبَ – یَغْلِبُ

(۲) نَصَرَ – یَنْصُرُ (ن)

اس باب کے افعال کا اثر آگے بڑھنے یا پھیلنے والا ہوتا ہے۔ مثلاً

دَخَلَ – یَدْخُلُ، کَتَبَ – یَکْتُبُ، عَرَجَ – یَعْرُجُ

(۳) سَمِعَ – یَسْمَعُ (س)

اس باب کے افعال اندرونی اور حسی ہوتے ہیں۔ مثلاً

عَلِمَ – یَعْلَمُ، جَہِلَ – یَجْہَلُ، فَرِحَ – یَفْرَحُ

(۴) کَرُمَ – یَکْرُمُ (ک)

اس باب کا تعلق صفت کے اظہار سے ہے۔ مثلاً

حَلُمَ – یَحْلُمُ، جَبُنَ – یَجْبُنُ، ضَعُفَ – یَضْعُفُ

(۵) فَتَحَ – یَفْتَحُ (ف)

اس باب میں ع۔کلمہ یا ل۔کلمہ حروفِ حلقی (ح، خ، ع، غ، ہ، ء) ہوتا ہے۔ مثلاً

سَئَالَ – یَسْئَلُ، جَعَلَ – یَجْعَلُ، ذَہَبَ – یَذْہَبُ

(۶) حَسِبَ – یَحْسِبُ (ح)

اس باب میں ف-کلمہ و ہوتا ہے۔ مثلاً

وَجَدَ – یَجِدُ، وَہَبَ – یَہَبُ، وَرِثَ – یَرِثُ

تین سے زائد حروف والے ماضی کے ابواب

(۱) بابِ اِفْعَال

اس باب میں مفہوم واضح کرنے کے لیے مفعول کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔(متعدی)

یہ فَعَلَ میں الف کے اضافے سے بنتا ہے۔ مثلاً

ا+ فَعَلَ = اَفْعَلَ

ا+ نَزَلَ = اَنْزَلَ

ا+ خَرَجَ = اَخْرَجَ

ا+سَلَمَ = اَسْلَمَ

(۲) بابِ تَفْعِیل

اس باب میں تدریج کا اظہار پایا جاتا ہے۔ یہ فَعَلَ میں ع - کلمہ پر تشدید لگانے سے بنتا ہے۔

ع - کلمہ + فَعَلَ = فَعَّلَ مثلاً

کَرَہَ = کَرَّہَ

زَیَنَ = زَیَّنَ

عَلِمَ = عَلَّمَ

(۳) بابِ مُفَاعَلَة

اس باب میں اشتراکِ عمل پایا جاتا ہے۔
یہ فَعَلَ میں ف - کلمے کے بعد الف کے اضافے سے بنتا ہے۔

فَعَلَ+ا = فَاعَلَ مثلاً
قَتَلَ = قَاتَلَ
جَهَدَ = جَاهَدَ

(۴) بابِ تَفَعُّل

اس باب میں تکلف کا اہتمام پایا جاتا ہے۔ یہ فَعَلَ میں ت اور ع۔ کلمے کے اضافے سے بنتا ہے۔

ت، ع ۔ کلمہ + فَعَلَ = تَفَعَّلَ مثلاً
دَبَرَ = تَدَبَّرَ
فَكَرَ = تَفَكَّرَ

(۵) بابِ تَفَاعُل

اس باب میں اشتراک اور عظمت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ یہ فَعَلَ میں ت اور ا کے اضافے سے بنتا ہے۔

ت، ا + فَعَلَ = تَفَاعَلَ مثلاً
بَرَكَ = تَبٰرَكَ
عَرَفَ = تَعَارَفَ
حَرَبَ = تَحَارَبَ

(۶) بابِ اِفْتِعَال

اس باب میں کسی قسم کا اہتمام پایا جاتا ہے۔ یہ فَعَلَ میں ا اور ت کے اضافے سے بنتا ہے۔

ا، ت + فَعَلَ = اِفْتَعَلَ مثلاً
مَحَنَ = اِمْتَحَنَ
جَمَعَ = اِجْتَمَعَ

(۷) بابِ اِسْتِفْعَال

اس باب میں کسی چیز کی طلب کا اظہار پایا جاتا ہے۔
یہ فَعَلَ میں ا، س، ت کے اضافے سے بنتا ہے۔

است + فَعَلَ = اِسْتَفْعَلَ مثلاً
غَفَرَ = اِسْتَغْفَرَ
شَهِدَ = اِسْتَشْهَدَ

(۸) بابِ اِنْفِعَال

اس باب میں فقط فاعل ہی سے مفہوم واضح ہو جاتا ہے اور مفعول کی ضرورت نہیں پڑتی۔
یہ فَعَلَ میں ا، ن کے اضافے سے بنتا ہے۔

ا، ن + فَعَلَ = اِنْفَعَلَ مثلاً
قَلَبَ = اِنْقَلَبَ
حَرَفَ = اِنْحَرَفَ

گردان فعل ماضی معروف

صیغہ غائب مذکر	صیغہ غائب مونث	صیغہ مخاطب مذکر	صیغہ مخاطب مونث
ذَهَبَ = وہ گیا۔	ذَهَبَتْ = وہ گئی۔	ذَهَبْتَ = تو گیا۔	ذَهَبْتِ = تو گئی۔
ذَهَبَا = وہ دو گئے۔	ذَهَبَتَا = وہ دو گئیں۔	ذَهَبْتُمَا = تم دو گئے۔	ذَهَبْتُمَا = تم دو گئیں۔
ذَهَبُوْا = وہ سب گئے۔	ذَهَبْنَ = وہ سب گئیں۔	ذَهَبْتُمْ = تم سب گئے۔	ذَهَبْتُنَّ = تم سب گئیں۔

صیغہ متکلم (مذکر، مونث، واحد)

ذَهَبْتُ = میں گیا۔ میں گئی۔

صیغہ متکلم (مذکر، مونث، تثنیہ، جمع)

ذَهَبْنَا = ہم دو گئے۔ ہم دو گئیں۔ ہم سب گئے۔ ہم سب گئیں۔

گردان فعل ماضی مجہول

صیغہ غائب مذکر

ضُرِبَ = اسے مارا گیا۔
ضُرِبَا = ان دو کو مارا گیا۔
ضُرِبُوْا = ان سب کو مارا گیا۔

صیغہ غائب مونث

ضُرِبَتْ = اسے مارا گیا۔
ضُرِبَتَا = ان دو کو مارا گیا۔
ضُرِبْنَ = ان سب کو مارا گیا۔

صیغہ مخاطب مذکر

ضُرِبْتَ = تجھے مارا گیا۔
ضُرِبْتُمَا = تم دو کو مارا گیا۔
ضُرِبْتُمْ = تم سب کو مارا گیا۔

صیغہ مخاطب مونث

ضُرِبْتِ = تجھے مارا گیا۔
ضُرِبْتُمَا = تم دو کو مارا گیا۔
ضُرِبْتُنَّ = تم سب کو مارا گیا۔

صیغہ متکلم (مذکر، مونث، واحد)

ضُرِبْتُ = مجھے مارا گیا۔

صیغہ متکلم (مذکر، مونث، تثنیہ، جمع)

ضُرِبْنَا = ہم دو کو مارا گیا۔ ہم سب کو مارا گیا۔

گردان فعل مضارع معروف

صیغہ غائب مذکر	صیغہ غائب مونث	صیغہ مخاطب مذکر	صیغہ مخاطب مونث
يَخْلُقُ = وہ پیدا کرتا ہے۔	تَخْلُقُ = وہ پیدا کرتی ہے۔	تَخْلُقُ = تو پیدا کرتا ہے۔	تَخْلُقِيْنَ = تو پیدا کرتی ہے۔
يَخْلُقَانِ = وہ دو پیدا کرتے ہیں۔	تَخْلُقَانِ = وہ دو پیدا کرتی ہیں	تَخْلُقَانِ = تم دو پیدا کرتے ہو ۔	تَخْلُقَانِ = تم دو پیدا کرتی ہو۔
يَخْلُقُوْنَ = وہ پیدا کرتے ہیں۔	يَخْلُقْنَ = وہ پیدا کرتی ہیں۔	تَخْلُقُوْنَ = تم پیدا کرتے ہو ۔	تَخْلُقْنَ = تم پیدا کرتی ہو۔

صیغہ متکلم (مذکر، مونث، واحد)	صیغہ متکلم (مذکر، مونث، تثنیہ، جمع)
اَخْلُقُ = میں پیدا کرتا ہوں۔	نَخْلُقُ = ہم دو پیدا کرتے ہیں۔
میں پیدا کرتی ہوں۔	ہم سب پیدا کرتے ہیں۔

گردان فعل مضارع مجہول

صیغہ غائب مذکر	صیغہ غائب مونث	صیغہ مخاطب مذکر	صیغہ مخاطب مونث
يُخْلَقُ = وہ پیدا کیا جاتا ہے۔	تُخْلَقُ = وہ پیدا کی جاتی ہے۔	تُخْلَقُ = تو پیدا کیا جاتا ہے۔	تُخْلَقِيْنَ = تو پیدا کی جاتی ہے
يُخْلَقَانِ = وہ دو پیدا کیے جاتے ہیں	تُخْلَقَانِ = وہ دو پیدا کی جاتی ہیں	تُخْلَقَانِ = تم دو پیدا کیے جاتے ہو	تُخْلَقَانِ = تم دو پیدا کی جاتی ہو
يُخْلَقُوْنَ = وہ پیدا کیے جاتے ہیں	يُخْلَقْنَ = وہ پیدا کی جاتی ہیں	تُخْلَقُوْنَ = تم پیدا کیے جاتے ہو۔	تُخْلَقْنَ = تم پیدا کی جاتی ہو

صیغہ متکلم (مذکر، مونث، واحد)	صیغہ متکلم (مذکر، مونث، تثنیہ، جمع)
اُخْلَقُ = میں پیدا کیا جاتا ہوں۔	نُخْلَقُ = ہم دو پیدا کیے جاتے ہیں۔
میں پیدا کی جاتی ہوں۔	ہم سب پیدا کیے جاتے ہیں۔

علامات ایک نظر میں

(۱) ھا کی تختی برائے ضمائر (قاعدہ نمبر۶ سبق نمبر۲)

ذوالفقار ایک اچھا لڑکا ہے۔ وہ نماز ادا کرتا ہے۔ یہ اس کا گھر ہے۔

مندرجہ بالا عبارت میں وہ اور اس اسم ضمیر ہیں اور ان سے مراد ذوالفقار ہی ہے۔ وہ کلمہ جو اسم کا قائم مقام ہوا سے اسم ضمیر کہتے ہیں۔ ضمائر دو طرح کے ہیں۔

(۱) ضمائر متصل (۲) ضمائر منفصلہ

ضمائر متصلہ کلمات کے آخر میں جڑ کر آتے ہیں اور ضمائر منفصلہ کلمات سے پہلے الگ لکھے جاتے ہیں۔

ضمائر متصلہ (جڑ کر آنے والے)

ہٗ - ہِ - ہٗ - ھَا - ھُمَا - ھُمْ - ھُنَّ

ضمائر منفصلہ (جڑ کر نہ آنے والے)

ھُوَ - ھِیَ - ھُمَا - ھُمْ - ھُنَّ

(۲) علاماتِ فعل مضارع (قاعدہ نمبر۹ سبق نمبر۳)

ی، ت، ا، ن علاماتِ مضارع ہیں۔ یہ فعل مضارع سے قبل لگ کر آتی ہیں۔ ی صیغہ غائب کے لیے ت صیغہ مخاطب کے لیے ا واحد متکلم اور ن جمع متکلم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) تین حرفی فعل ماضی (قائدہ نمبر۲ سبق نمبر۱)

اگر کسی کلمے سے پہلے مضارع کی علامات نہ ہوں اور وہ فَعَلَ یا فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہو تو وہ فعل ماضی (قاعدہ نمبر۲) ہوگا۔

اور اس کا ترجمہ صیغہ واحد غائب کے لیے کریں گے۔

مثلاً

ضَرَبَ = اس نے مارا۔

نَصَرَ = اس نے مدد کی۔

ذَھَبَ = وہ گیا۔

تین سے زائد حروف والا فعل ماضی (قائدہ نمبر۵ سبق نمبر۲)

فَعَلَ کے حروف (ف، ع، ل) میں کچھ دوسرے حروف (ا، ت، ع۔کلمہ، س، ن وغیرہ) کے اضافے سے تین سے زائد (چار تا چھ) حروف والے ماضی بنتے ہیں۔ جن کا ترجمہ

صیغہ واحد غائب مذکر سے ہوگا۔ مثلاً

(۱) ف ۔کلمہ سے قبل الف کے اضافے سے اَفْعَلَ مثلاً

ا+ سَلَمَ = اَسْلَمَ

(۲) ف ۔کلمہ کے بعد الف کے اضافے سے فَاعَلَ مثلاً

جَهَدَ+ا = جَاهَدَ

(۳) ف ۔کلمہ سے قبل ت کے اور ف ۔کلمہ کے بعد الف کے اضافے سے تَفَاعَلَ مثلاً

ت،ا + بَرَكَ = تَبَرَّكَ یا تَبَارَكَ

(۴) علاماتِ جمع (قاعدہ نمبر ۱۰ سبق نمبر ۳)

وا، ون، ین جب کسی کلمے کے آخر میں آئیں تو وہ اسے جمع میں تبدیل کر دیتی ہیں۔

ضَرَبَ+وا = ضَرَبُوْا = ان سب نے ضرب لگائی۔

تَفْعَلُ+ون = تَفْعَلُوْنَ = تم سب کرتے ہو۔

یا تم سب کرو گے۔

مُؤْمِنٌ+ین = مُؤْمِنِيْنَ = سب مومن۔

(۵) تا کی تختی (قاعدہ نمبر ۱۸ سبق نمبر ۷)

یہ تختی صیغہ مخاطب کی ہے اور فعل ماضی کے آخر میں (بطور فاعل) جڑ کر آتی ہے۔

تَ - تِ - تُمَا - تُمْ - تُنَّ - تُ - تُ

(۶) ك کی تختی (قاعدہ نمبر ۳ سبق نمبر ۱)

یہ تختی صیغہ مخاطب کے ضمائر متصلہ پر مشتمل ہے جو درج ذیل ہیں۔

كَ - كِ - كُمَا - كُمْ - كُنَّ

(۷) اَنْتَ کی تختی (قاعدہ نمبر ۲۳ سبق نمبر ۱۲)

یہ صیغہ مخاطب کے ضمائر منفصلہ (جو جڑ کر نہیں آتے) پر مشتمل ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

اَنْتَ - اَنْتِ - اَنْتُمَا - اَنْتُمْ - اَنْتُنَّ

(۸) علاماتِ تثنیہ (قاعدہ نمبر ۲۵ سبق نمبر ۱۵)

ا،انِ، ینِ علاماتِ تثنیہ ہیں۔ یہ دو مذکر یا دو مؤنث یا ملے جلے (ایک مذکر+ایک مونث) اشخاص یا ان کے افعال کو ظاہر کرتی ہیں۔

(۹) علاماتِ تانیث (قاعدہ نمبر ۲۵ سبق نمبر ۱۵)

ۃ،ی،اء واحد کی اور ات جمع کی کی علامتِ تانیث ہے۔

فہرست قواعد

قاعدہ نمبر	سبق نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر	قاعدہ نمبر	سبق نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
۱	بسم الله	مضاف، مضاف الیہ	۴۸	۱۶	۶	صفت اور موصوف	۹۰
۲	۱	فعل ماضی (ثلاثی مجرد)	۵۳	۱۷	۶	تَفَعَّلَ کی ت	۹۱
۳	۱	ك کی تختی	۵۳	۱۸	۷	تا کی تختی	۱۰۴
۴	۱	زبر کی وجوہات	۵۴	۱۹	۷	لَمْ، لَمَّا کا استعمال	۱۰۵
۵	۲	فعل ماضی (ثلاثی مزید)	۶۱	۲۰	۸	مَنْ، اِنْ کا استعمال	۱۱۰
۶	۲	ھا کی تختی	۶۲	۲۱	۸	مضارع مجہول	۱۱۱
۷	۲	حروف جر	۶۴	۲۲	۱۲	فعل نہی	۱۳۴
۸	۳	بیمار حروف	۶۸	۲۳	۱۲	اَنْتَ کی تختی	۱۳۷
۹	۳	فعل مضارع	۶۹	۲۴	۱۴	فاعل	۱۵۰
۱۰	۳	علاماتِ جمع	۶۹	۲۵	۱۵	علاماتِ تثنیہ	۱۵۸
۱۱	۴	فعل امر	۷۵	۲۶	۱۵	علاماتِ تانیث	۱۵۹
۱۲	۴	ادغام	۷۷	۲۷	۱۸	لِ کا استعمال	۱۸۰
۱۳	۴	اَنْ اور حَتّٰی	۷۷	۲۸	۲۱	لَنْ کا استعمال	۲۰۱
۱۴	۵	اِذْ، اِذَا کا استعمال	۸۵	۲۹	۲۱	کَانَ کا استعمال	۲۰۳
۱۵	۵	ماضی مجہول	۸۵	۳۰	۲۱	لَ....نَّ کا استعمال	۲۰۴

فہرست ملاحظات

ملاحظہ نمبر	سبق نمبر	صفحہ نمبر	تفصیل
۱	بسم اللہ	۴۹	خاص اسم
۲	بسم اللہ	۴۹	فَعْلَانٌ کا وزن
۳	بسم اللہ	۵۰	فَعِیْلٌ کا وزن
۴	۱	۵۵	حروف شمسیہ
۵	۲	۶۲	الفاظ کا ڈکشنری میں دیکھنا
۶	۷	۱۰۴	ملے جلے مذکر، مونث کیلئے تُمْ
۷	۹	۱۱۷	اَنَّ، اِنَّ کے بارے میں
۸	۱۰	۱۲۳	اِذَا کے بعد لَمْ کا استعمال
۹	۱۱	۱۲۹	یْ اور نَا کے معنی
۱۰	۱۲	۱۳۳	جب دو ہمزے اَاْ اکٹھے آئیں
۱۱	۱۲	۱۳۳	جب یا اور ایہا اکٹھے آجائیں
۱۲	۱۳	۱۴۴	ذالک، تلک، اولئک کا استعمال
۱۳	۱۳	۱۴۵	جب ل خاص اسم سے پہلے آئے
۱۴	۱۳	۱۴۶	لَا خبر کب دیتا ہے
۱۵	۱۳	۱۴۷	جب دو اسم یکجا آئیں تو ایک خبر ہوگا
۱۶	۱۶	۱۶۷	نونِ نسواں
۱۷	۱۸	۱۸۱	اَفْعَلُ۔ مقابلتاً زیادتی کا اظہار
۱۸	۲۱	۲۰۱	و یا ی کی ت میں تبدیلی
۱۹	۲۱	۲۰۲	ی پیش یا زبر قبول نہیں کرتی
۲۰	۲۱	۲۰۲	اَنَا، نَحْنُ کے معنی

عزیز طلبہ وطالبات!

کتاب کے حصہ سوم میں آپ کے لئے عربی کے ان **الفاظ** کو جو بار بار دہرائے جاتے ہیں بصورتِ جدول لکھ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان کلمات کی فہرست دی گئی ہے جنہیں ڈکشنری میں تلاش کرنا قدرے **مشکل** ہے۔

سبق نمبر ۱ تا سبق نمبر ۲۲ مشکل الفاظ کے معانی جاننے کے لیے آپ کو ان کا مادہ، باب، فعل ماضی، فعل مضارع بتلایا گیا۔

حصہ سوم کے آخر میں **سورۃ الفاتحۃ** اور **سورۃ البقرۃ** پر بصورت جدول ایک **باب** باندھا گیا ہے۔ جس میں ان سورتوں کے کلمات آیت نمبر کے حوالہ سے درج کیے گئے ہیں۔ اس باب میں **سورۃ البقرۃ** کے تقریباً ۸۵۰ کلمات درج کئے گئے ہیں۔ ان کلمات کا **مادہ** (حروفِ اصلی) اس کے **معنی** اور **باب** کلمہ کی ترکیب، نیز اسکے **معنی** درج کردیئے گئے ہیں۔ جدول میں ماضی، مضارع اور فعل امر کے لئے خانے بنا کر **خالی** چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ طلباء کو چاہیے کہ کلمہ کے مادہ سے **ازخود** فعل ماضی بنائیں اور اسے اسکے خانہ میں درج کریں۔ پھر ازخود ماضی سے **مضارع** اور فعل **امر** بنا کر جدول میں متعلقہ خانے میں درج کریں۔ سب سے آخر میں طلباء کی سہولت کے لیے ان کلمات کے ماضی، مضارع اور فعل امر بنا کر کتاب کے سب سے آخری باب میں "**دلیل** کلمات سورۃ البقرۃ" کے تحت لکھ دیئے گئے ہیں تا کہ طلباء اس سے مدد حاصل کرسکیں۔ لیکن پہلے ازخود بنانے کی کوشش کریں۔ تا کہ ان کی **خود اعتمادی** میں اضافہ ہوسکے۔

حصہ سوم

کلمات سورۃ البقرہ

دلیل کلمات سورۃ البقرہ

بار بار دہرائے جانے والے کلمات

کلمہ	معانی	کلمہ	معانی
أُولَٰئِكَ	وہ سب	ذٰلِكَ	وہ ایک مذکر
اَللَّائِي	جو سب مونث	تِلْكَ	وہ ایک مونث
مِمَّا	اس میں سے جو۔(مِنْ + مَا)	مِنْ	سے
مَا	جو	مَا	کیا
هٰذِهِ	یہ۔اس (واحد مونث)	هٰذَا	یہ۔اس (واحد مذکر)
هٰٓؤُلَاءِ	یہ سب مذکر۔یہ سب مونث		
مَا	نہیں۔مَا کے بعد ب ہو تو وہ ہمیشہ نافیہ ہوتا ہے اور شدت کے ساتھ نفی ہوتی ہے مثلاً وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ		
مَا	کیا (استفہامیہ)	مَا	جو (الموصولہ)
مَا	کتنا (التعجبیہ)	ب	کے ساتھ۔میں۔بدلے۔وجہ۔کے متعلق
لَا	نہیں۔نفی کرنا۔منع کرنا	لَمْ	نہیں (یہ مضارع سے پہلے آتا ہے)
لَنْ	نہیں۔یہ مضارع سے پہلے آتا ہے اور اسے مستقبل میں لے جاتا ہے	مَنْ	جو۔کون
قَدْ	بیشک۔یقیناً	لَ	بیشک۔یقیناً۔کے لیے
لَقَدْ	بیشک یقیناً	إِنَّمَا	بیشک یقیناً۔کلمۂ حصر حقیقت تو بس یہی ہے سب سے زیادہ تاکید والا کلمہ

کلمہ	معانی	کلمہ	معانی
فَ	پس	اِنَّ۔ اَنَّ	ن پر شد ہو اور الف کے اوپر چاہے زبر ہو یا زیر۔ ہر حال میں اس کے معنی ہوں گے۔ بیشک۔ یقیناً۔
اِنْ	اگر	اَنْ	کہ۔ یہ کہ
لَمَّا	ماضی سے پہلے آئے تو "جب" کے معنی دیتا ہے	كَادَ	قریب ہونا۔ ممکن ہونا۔
كُلَّمَا	جب کبھی (حرف شرط)		
اَيُّهَا	اے۔ (واحد مذکر)		
اَيَّتُهَا	اے۔ (واحد مونث)	يَا	اے
لِمَ	کیوں (حرف استفہام)	لَوْ	کاش۔ اگر
لَيْسَ	نہ ہونا	ثُمَّ	پھر
ذَا، ذُوْا، ذِیْ	والا	اَلْاٰنَ	اب
عَسٰی	عجب ہے۔ ممکن ہے	عَنْ	سے۔ کے بارے میں
اِلٰی	کی طرف	عَلٰی	پر۔ اوپر
كَانَ	ہونا۔ واقع ہونا۔ پایا جانا	لِمَ۔ لِمَا	کیوں
لِمَاذَا	کیوں	لَعَلَّ	تاکہ۔ شاید کہ
كَيْفَ	کیسے	كَاَنْ، كَاَنَّ	گویا کہ
كَ	کی طرح۔ کی مثل۔		
بَلْ	بلکہ	كَمْ	کتنا
اَمْ	یا۔ سوالیہ جملوں میں (اَوْ) کا ہم معنی ہے	اَوْ	یا
اَمَّا	لیکن۔ بہرحال	اَمَّا زَيْدًا فَجَآءَ	رہا زید تو وہ آ گیا
بَلٰی	کیوں نہیں۔ جی ہاں		

کلمہ	معانی	کلمہ	معانی
إِمَّا	یا۔ جب (حرفِ تفصیل)	إِمَّا هٰذَا إِمَّا ذَاكَ	یا یہ یا وہ
مَتٰی	کب	اَلَّا	یہ کہ نہیں (اَنْ + لَا)
تِلْكَ	یہ (اسم اشارہ برائے مونث بعید)	حِيْنَ	وقت۔ زمان
إِذَا	جب		
ثَمَّ	اس جگہ۔ وہاں		
اَنّٰى	کیونکر۔ جیسے	بَلٰى	کیوں نہیں، جی ہاں
بِئْسَ	برا	اَلَا	سنو! خبردار!
اَلَدُّ	سخت	لَعَلَّ	شاید
لَيْسَتْ	نہیں (واحد مؤنث غائب)	لَدُنْ	نزدیک۔ پاس
كَلَّا	ہرگز نہیں	لَا يَزَالُ	ہمیشہ
أَ	کیا	اَيَّانَ	کب۔ کس وقت

مشکل مادہ والے کلمات

نمبر شمار	الفاظ	مادہ	نمبر شمار	الفاظ	مادہ	نمبر شمار	الفاظ	مادہ
۱	آل	أول	۲	اُوْتُمِنَ	أمن	۳	اِتَّخَذَ	أخذ
۴	اَتْقَاكُمْ	وقی	۵	اَتْقَنَ	تقن	۶	اِذَّكَرَ	ذکر
۷	أَرْجَآئِهَا	رجو	۸	إِسْتَبْرَقْ	برق	۹	اسم	سمو
۱۰	اَعْتَدَتْ	عدی	۱۱	اُقِّتَتْ	وقت	۱۲	اَللّٰهُ	أله
۱۳	اَلْيَسَعَ	یسع	۱۴	بَكَّةَ	بکک	۱۵	تَأْوِيْل	أول

نمبر شمار	الفاظ	مادہ	نمبر شمار	الفاظ	مادہ	نمبر شمار	الفاظ	مادہ
١٦	تحلة	حلل	١٧	تَدَّخِرُوْنَ	دخر	١٨	اَلتَّرَاقِيَ	رقی
١٩	تسنيم	سنم	٢٠	تَعَالٰى	علو	٢١	كالجواب	جوب
٢٢	اَوْدِيَةٌ	ودی	٢٣	الذرية	ذرر	٢٤	فَصُرْهُنَّ	صور
٢٥	عيد	عود	٢٦	قائلون	قيل	٢٧	مآرب	أرب
٢٨	مُؤْصَدَةٌ	وصد	٢٩	مُدَّكِرٌ	ذكر	٣٠	مِشْكَاة	شكو
٣١	مَعِين	عين معن	٣٢	الملآئكة	ملك	٣٣	مُقْتَدُوْنَ	قدی
٣٤	هَارُوْتَ	هرت	٣٥	يَأْتَلِ	ألی	٣٦	يَحْمُوْمٍ	حمم
٣٧	يَلِتْ	ولت						

کلمات سورة الفاتحة مكّيّة

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادہ کے معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
١	١	اَلْحَمْدُ	حمد	تعریف کرنا	س	اسم				سب تعریفیں
٢	٢	اَلرَّحْمٰنِ	رحم	رحم کرنا	س	اسم				نہایت مہربان
٣	٣	مٰلِكِ	ملك	مالک ہونا	ض	اسم				بادشاہ۔ مالک
٤	٤	نَعْبُدُ	عبد	عبادت کرنا	ن	مضارع				ہم عبادت کرتے ہیں/کریں گے
٥	٤	نَسْتَعِيْنُ	عون	مدد مانگنا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				ہم مدد مانگتے ہیں
٦	٥	اِهْدِنَا	هدی	ہدایت دینا	ض	امر				ہمیں ہدایت دیجیے
٧	٧	اَنْعَمْتَ	نعم	انعام کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				آپ نے انعام فرمایا

کلمات سورة البقرة مدنيّة

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۸	۳	يُؤْمِنُوْنَ	امن	ایمان لانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ ایمان لاتے ہیں
۹	۳	يُقِيْمُوْنَ	قوم	قائم کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ قائم کرتے ہیں
۱۰	۳	يُنْفِقُوْنَ	نفق	خرچ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ خرچ کرتے ہیں
۱۱	۴	يُوْقِنُوْنَ	یقن	یقین کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ یقین رکھتے ہیں
۱۲	۵	مُفْلِحُوْنَ	فلح	کامیاب ہونا	اَفْعَلَ	اسم فاعل				فلاح پانے والے
۱۳	۶	كَفَرُوْا	کفر	انکار کرنا	ن	ماضی				انہوں نے انکار کیا
۱۴	۶	اَنْذَرْتَهُمْ	نذر	ڈرنا	اَفْعَلَ	ماضی				آپ انہیں ڈرائیں
۱۵	۷	خَتَمَ	ختم	مہر لگانا	ض	ماضی				اس نے مہر لگائی
۱۶	۷	غِشَاوَةٌ	غشو	چھانا	س	اسم				پردہ
۱۷	۸	يَقُوْلُ	قول	کہنا	ن	مضارع				وہ کہتا ہے
۱۸	۹	يُخٰدِعُوْنَ	خدع	دھوکہ دینا	ف	مضارع				وہ سب دھوکہ دیتے ہیں
۱۹	۱۰	يَكْذِبُوْنَ	کذب	جھوٹ بولنا	ض	مضارع				وہ جھوٹ بولتے ہیں

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۰	۱۱	لَاتُفْسِدُوْا	فسد	فساد پھیلانا	اَفْعَلَ	نہی				تم فساد نہ پھیلاؤ
۲۱	۱۲	مُصْلِحُوْنَ	صلح	اصلاح کرنا	اَفْعَلَ	اسم فاعل				اصلاح کرنے والے
۲۲	۱۲	يَشْعُرُوْنَ	شعر	شعور ہونا	ن	مضارع				وہ شعور رکھتے ہیں
۲۳	۱۳	اَلسُّفَهَاءُ	سفه	بیوقوفی کرنا	س	اسم				بے وقوف
۲۴	۱۳	يَعْلَمُوْنَ	علم	جاننا	س	مضارع				وہ جانتے ہیں
۲۵	۱۴	لَقُوْا	لقی	ملاقات کرنا	س	ماضی				انہوں نے ملاقات کی
۲۶	۱۴	خَلَوْا	خلو	خلوت نشین ہونا، علیحدہ ہونا	ن	ماضی				وہ خلوت نشین ہوئے۔
۲۷	۱۴	مُسْتَهْزِءُوْنَ	هزء	مذاق کرنا	اِسْتَفْعَلَ	اسم فاعل				مذاق کرنے والے
۲۸	۱۵	يَمُدُّهُمْ	مدد	ڈھیل دینا	ن	مضارع				وہ انہیں ڈھیل دیتا ہے
۲۹	۱۵	يَعْمَهُوْنَ	عمه	اندھا ہونا	س	مضارع				وہ سب اندھے ہو کر بھٹک رہے ہیں
۳۰	۱۶	اِشْتَرَوُا	شری	خریدنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				انہوں نے خریدا
۳۱	۱۶	اَلضَّلٰلَةَ	ض ل ل ضلّ	گمراہ ہونا	ض	اسم				گمراہی
۳۲	۱۶	رَبِحَتْ	ربح	نفع مند ہونا	س	ماضی				اس نے فائدہ پہنچایا
۳۳	۱۶	مُهْتَدِيْنَ	هدی	ہدایت دینا	اِفْتَعَلَ	اسم				ہدایت پانے والے
۳۴	۱۷	اِسْتَوْقَدَ	وقد	آگ جلانا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				اس نے آگ جلائی
۳۵	۱۷	اَضَآءَتْ	ضوء	روشن کرنا	اَفْعَلَ	فعل ماضی				اس نے روشن کیا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنیٰ کلمہ
۳۶	۱۷	ذَهَبَ	ذهب	جانا۔ لے جانا	ف	ماضی				وہ لے گیا
۳۷	۱۷	تَرَكَ	ترك	چھوڑنا	ض	ماضی				اس نے چھوڑا
۳۸	۱۷	يُبْصِرُوْنَ	بصر	دیکھنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ دیکھتے ہیں
۳۹	۱۸	صُمٌّ	صمم	بہرہ ہونا	س	اسم				بہرے
۴۰	۱۸	بُكْمٌ	بكم	گونگا ہونا	س	اسم				گونگے
۴۱	۱۸	عُمْيٌ	عمي	بصیرت کھونا	س	اسم				اندھے
۴۲	۱۸	لَا يَرْجِعُوْنَ	رجع	پلٹنا	ض	مضارع				وہ نہیں لوٹتے ہیں
۴۳	۱۹	كَصَيِّبٍ	صوب	برسنا	ن	اسم				بارش کی طرح
۴۴	۱۹	يَجْعَلُوْنَ	جعل	بنانا۔ ڈالنا	ف	مضارع				وہ ڈالتے ہیں
۴۵	۲۰	يَخْطَفُ	خطف	اچکنا	س	مضارع				وہ اچکتا ہے یا اچک لے گا
۴۶	۲۰	مَشَوْا	مشي	چلنا	ض	ماضی				وہ چل پڑے
۴۷	۲۰	قَامُوْا	قوم	کھڑا ہونا	ن	ماضی				وہ کھڑے ہوگئے
۴۸	۲۰	شَآءَ اللّٰهُ	شيء	چاہنا	ف	ماضی				اللہ نے چاہا
۴۹	۲۱	خَلَقَ	خلق	پیدا کرنا	ن	ماضی				اس نے پیدا کیا
۵۰	۲۱	تَتَّقُوْنَ	وقي	بچنا۔ ڈرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				تم بچتے ہو
۵۱	۲۲	جَعَلَ	جعل	بنانا	ف	ماضی				اس نے بنایا
۵۲	۲۲	اَنْزَلَ	نزل	نازل کرنا۔ اتارنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے نازل کیا
۵۳	۲۲	اَخْرَجَ	خرج	نکالنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے نکالا
۵۴	۲۳	نَزَّلْنَا	نزل	نازل کرنا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے نازل کیا
۵۵	۲۳	فَاْتُوْا	اتي	آنا	ض	امر				تو تم لے آؤ

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۶	۲۳	وَادْعُوا	دعو	دعا مانگنا پکارنا	ن	فعل امر				اور بلالو
۵۷	۲۳	شُهَدَاءَكُم	شهد	حاضر ہونا	س	اسم				اپنے حمایتیوں کو
۵۸	۲۳	صٰدِقِيْنَ	صدق	سچ بولنا	ن	اسم				سچے
۵۹	۲۴	لَمْ تَفْعَلُوْا	فعل	کرنا	ف	مضارع				تم نے نہ کیا
۶۰	۲۴	اُعِدَّتْ	عدد	تیار کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				تیار کی گئی ہے
۶۱	۲۵	بَشِّرْ	بشر	بشارت دینا	فَعَّلَ	امر				خوشخبری دے دیجئے۔
۶۲	۲۵	تَجْرِیْ	جری	چلنا۔ جاری ہونا	ض	مضارع				وہ بہتی ہیں۔
۶۳	۲۵	عَمِلُوْا	عمل	عمل کرنا	س	ماضی				انہوں نے عمل کیا
۶۴	۲۵	رُزِقُوْا	رزق	رزق دینا	ن	ماضی مجہول				وہ رزق دیئے جائیں گے۔
۶۵	۲۵	خٰلِدُوْنَ	خلد	ہمیشہ رہنا	ن	اسم				ہمیشہ رہنے والے
۶۶	۲۶	لَا يَسْتَحْيٖ	حیی	شرمانا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				وہ نہیں شرماتا ہے
۶۷	۲۶	اَنْ يَّضْرِبَ	ضرب	بیان کرنا	ض	مضارع				کہ وہ مثال بیان کرے۔
۶۸	۲۶	اَرَادَ	رود	چاہنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے چاہا
۶۹	۲۶	يُضِلُّ	ضلل	گمراہ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ گمراہ کرتا ہے
۷۰	۲۶	يَهْدِیْ	هدی	ہدایت دینا	ض	مضارع				وہ ہدایت دیتا ہے
۷۱	۲۷	يَنْقُضُوْنَ	نقض	توڑنا	ن	مضارع				وہ سب توڑتے ہیں

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۲	۲۷	عَهْدَ	عهد	وعدہ کرنا	س	اسم				وعدہ
۷۳	۲۷	يَقْطَعُوْنَ	قطع	توڑنا	ف	مضارع				وہ قطع کرتے ہیں
۷۴	۲۷	اَمَرَ	امر	حکم دینا	ن	ماضی				اس نے حکم دیا
۷۵	۲۷	اَنْ يُّوْصَلَ	وصل	ملنا	ض	مضارع				یہ کہ جوڑے جائیں
۷۶	۲۷	يُفْسِدُوْنَ	فسد	فساد پھیلانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ فساد پھیلاتے ہیں
۷۷	۲۷	اَلْخٰسِرُوْنَ	خسر	خسارہ اٹھانا	س	اسم				نقصان اٹھانے والے
۷۸	۲۸	اَمْوَاتًا	موت	مرنا	ن	اسم				مردہ
۷۹	۲۸	فَاَحْيَاكُمْ	حیی	زندہ کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				تو اس نے تمہیں زندہ کیا
۸۰	۲۹	اِسْتَوٰى	سوی	توجہ کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				وہ متوجہ ہوا۔
۸۱	۲۹	فَسَوّٰهُنَّ	سوی	درست کرنا	فَعَّلَ	ماضی				تو بنادیا ان کو
۸۲	۳۰	يَسْفِكُ	سفك	بہانا	ض	مضارع				وہ بہائے گا
۸۳	۳۰	نُسَبِّحُ	سبح	تسبیح کرنا	فَعَّلَ	مضارع				ہم تسبیح کرتے ہیں یا کریں گے۔
۸۴	۳۰	نُقَدِّسُ	قدس	تقدیس بیان کرنا پاکی بیان کرنا	فَعَّلَ	مضارع				اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں
۸۵	۳۱	عَلَّمَ	علم	سکھانا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے سکھلایا
۸۶	۳۱	عَرَضَهُمْ	عرض	پیش کرنا	ض	ماضی				پیش کیا ان کو
۸۷	۳۱	قَالَ	قول	کہنا	ن	ماضی				اس نے کہا
۸۸	۳۱	اَنْبِئُوْنِىْ	نب ء	خبر دینا	اَفْعَلَ	امر				مجھے بتاؤ مجھے خبر دو
۸۹	۳۳	تُبْدُوْنَ	بدو	ظاہر کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				تم ظاہر کرتے ہو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۹۰	۳۳	تَكْتُمُوْنَ	کتم	چھپانا	ن	مضارع				تم سب چھپاتے ہو
۹۱	۳۴	اُسْجُدُوْا	سجد	سجدہ کرنا	ن	امر				تم سب سجدہ کرو
۹۲	۳۴	اَبٰى	ابی	انکار کرنا	ف	ماضی				اس نے انکار کیا
۹۳	۳۴	اِسْتَكْبَرَ	کبر	تکبر کرنا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				اس نے تکبر کیا
۹۴	۳۴	وَكَانَ	کون	ہونا	ن	ماضی				اور ہو گیا
۹۵	۳۵	اُسْكُنْ	سکن	رہنا	ن	امر				تو رہ
۹۶	۳۵	كُلَا	أکل	کھانا	ن	امر				تم دونوں کھاؤ
۹۷	۳۵	رَغَدًا	رغد	بافراغت	س	اسم				اطمینان سے
۹۸	۳۵	شِئْتُمَا	شیئی	چاہنا	ف	ماضی				تم دونوں چاہو
۹۹	۳۵	لَاتَقْرَبَا	قرب	قریب جانا	س	امر				تم قریب نہ جاؤ
۱۰۰	۳۵	الظّٰلِمِيْنَ	ظلم	ظلم کرنا	ض	اسم				ظلم کرنے والے
۱۰۱	۳۶	فَاَزَلَّهُمَا	زلل	پھسلانا	اَفْعَلَ	ماضی				پس ورغلایا ان دونوں کو
۱۰۲	۳۶	فَاَخْرَجَهُمَا	خرج	نکلنا	اَفْعَلَ	ماضی				پس ان دونوں کو نکلوا دیا
۱۰۳	۳۷	فَتَلَقّٰى	لقی	سیکھنا	فَعَّلَ	ماضی				پھر سیکھ لیا
۱۰۴	۳۷	فَتَابَ	توب	متوجہ ہونا	ن	ماضی				پس وہ متوجہ ہوا
۱۰۵	۳۸	يَاْتِيَنَّكُمْ	أتی	آنا	ض	ماضی				آئے تمہارے پاس
۱۰۶	۳۸	تَبِعَ	تبع	اتباع کرنا	س	ماضی				اس نے پیروی کی
۱۰۷	۴۰	اُذْكُرُوْا	ذکر	ذکر کرنا	ن	امر				تم سب یاد کرو
۱۰۸	۴۰	اَوْفُوْا	وفی	پورا کرنا	اَفْعَلَ	امر				تم پورا کرو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادہ کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۱۰۹	۴۰	فَارْهَبُوْنِ	رهب	ڈرنا	س	امر				پس تم مجھ سے ڈرو
۱۱۰	۴۲	لَاتَشْتَرُوْا	شری	خریدنا۔ بیچنا	اِفْتَعَلَ	نہی				تم نہ خریدو
۱۱۱	۴۲	لَاتَلْبِسُوْا	لبس	خلط ملط کرنا	ض	نہی				تم سب خلط ملط نہ کرو
۱۱۲	۴۲	لَاتَكْتُمُوْا	كتم	چھپانا	ن	نہی				تم سب نہ چھپاؤ
۱۱۳	۴۳	اٰتُوْا	أتي	دینا	اَفْعَلَ	امر				تم ادا کرو
۱۱۴	۴۳	اِرْكَعُوْا	ركع	رکوع کرنا	ن	امر				تم رکوع کرو
۱۱۵	۴۴	تَاْمُرُوْنَ	امر	حکم دینا	ن	مضارع				تم حکم دیتے ہو
۱۱۶	۴۴	تَنْسَوْنَ	نسي	بھولنا	س	مضارع				تم بھول جاتے ہو
۱۱۷	۴۴	تَتْلُوْنَ	تلو	پڑھنا	ن	مضارع				تم تلاوت کرتے ہو
۱۱۸	۴۴	تَعْقِلُوْنَ	عقل	عقل سے کام لینا	ض	مضارع				تم عقل سے کام لیتے ہو
۱۱۹	۴۵	اِسْتَعِيْنُوْا	عون	مدد حاصل کرنا	اِسْتَفْعَلَ	امر				تم سب مدد طلب کرو
۱۲۰	۴۵	خٰشِعِيْنَ	خشع	عاجزی کرنا	ف	اسم				عاجزی کرنے والے
۱۲۱	۴۶	يَظُنُّوْنَ	ظنن	گمان کرنا	ن	مضارع				وہ گمان کرتے ہیں
۱۲۲	۴۶	رٰجِعُوْنَ	رجع	رجوع کرنا	ض	اسم				لوٹنے والے
۱۲۳	۴۷	فَضَّلْتُكُمْ	فضل	فضیلت دینا	فَعَّلَ	ماضی				میں نے تم کو فضیلت دی
۱۲۴	۴۸	وَاتَّقُوْا	وقي	ڈرنا۔ بچنا	اِفْتَعَلَ	امر				اور تم ڈرو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۱۲۵	۴۸	لَاتَجْزِیْ	جزی	کام آنا	ض	مضارع				وہ کام نہیں آئے گی
۱۲۶	۴۸	لَایُقْبَلُ	قبل	قبول کرنا	س	مضارع مجہول				نہیں قبول کی جائے گی
۱۲۷	۴۸	یُنْصَرُوْنَ	نصر	مدد کرنا	ن	مضارع مجہول				وہ مدد کیے جائیں گے
۱۲۸	۴۸	لَایُؤْخَذُ	أخذ	لینا	ن	مضارع مجہول				نہیں لیا جائے گا
۱۲۹	۴۹	نَجَّیْنٰکُمْ	نجو	نجات دینا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے تمہیں نجات دی
۱۳۰	۴۹	یَسُوْمُوْنَ	سوم	تکلیف پہنچانا	ن	مضارع				وہ پہنچاتے ہیں
۱۳۱	۴۹	یُذَبِّحُوْنَ	ذبح	ذبح کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ ذبح کرتے ہیں
۱۳۲	۴۰	یَسْتَحْیُوْنَ	حیو	زندہ چھوڑنا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				وہ زندہ چھوڑتے ہیں
۱۳۳	۵۰	فَرَقْنَا	فرق	پھاڑنا	ن	ماضی				ہم نے پھاڑا
۱۳۴	۵۰	فَاَنْجَیْنٰکُمْ	نجو	نجات دینا	اَفْعَلَ	ماضی				پس ہم نے تمہیں نجات دی
۱۳۵	۵۰	اَغْرَقْنَا	غرق	غرق کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				ہم نے غرق کیا
۱۳۶	۵۰	تَنْظُرُوْنَ	نظر	دیکھنا	ن	مضارع				تم سب دیکھ رہے تھے
۱۳۷	۵۱	وٰعَدْنَا	وعد	وعدہ کرنا	فَاعَلَ	ماضی				ہم نے وعدہ کیا
۱۳۸	۵۱	اِتَّخَذْتُمْ	أخذ	پکڑنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				تم نے پکڑا
۱۳۹	۵۲	عَفَوْنَا	عفو	معاف کرنا	ن	ماضی				ہم نے معاف کیا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۱۴۰	۵۲	تَشْكُرُوْنَ	شکر	شکر کرنا	ن	مضارع				تم شکر کرتے ہو
۱۴۱	۵۴	فَتُوْبُوْا	توب	توبہ کرنا	ن	امر				پس تم سب توبہ کرو
۱۴۲	۵۴	فَاقْتُلُوْا	قتل	قتل کرنا	ن	امر				پس تم سب قتل کرو
۱۴۳	۵۵	نَرٰی	رأی	دیکھنا	ف	مضارع				ہم دیکھتے ہیں
۱۴۴	۵۶	بَعَثْنٰكُمْ	بعث	دوبارہ زندہ کرنا	ف	ماضی				ہم نے تمہیں زندہ کیا
۱۴۵	۵۷	ظَلَّلْنَا	ظ ل ل	سایہ کرنا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے سایہ کیا
۱۴۶	۵۸	اُدْخُلُوْا	دخل	داخل ہونا	ن	امر				تم سب داخل ہوجاؤ
۱۴۷	۵۸	سُجَّدًا	سجد	سجدہ کرنا	ن	اسم				سجدہ کرتے ہوئے
۱۴۸	۵۸	نَغْفِرْ	غفر	معاف کرنا	ض	مضارع				ہم معاف کردیں گے
۱۴۹	۵۸	سَنَزِيْدُ	زید	زیادہ دینا	ض	مضارع				عنقریب ہم اور زیادہ دیں گے
۱۵۰	۵۹	فَبَدَّلَ	بدل	بدل دینا	فَعَّلَ	ماضی				پھر بدل ڈالا
۱۵۱	۵۹	يَفْسُقُوْنَ	فسق	فسق کرنا	ن	مضارع				وہ نافرمانی کرتے ہیں۔
۱۵۲	۶۰	اِسْتَسْقٰی	سقی	پانی مانگنا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				اس نے پانی مانگا
۱۵۳	۶۰	اِضْرِبْ	ضرب	ضرب لگانا	ض	امر				تو ضرب لگا
۱۵۴	۶۰	فَانْفَجَرَتْ	فجر	پھوٹ نکلنا	اِنْفَعَلَ	ماضی				تو پھوٹ پڑے
۱۵۵	۶۰	عَلِمَ	علم	جاننا	س	ماضی				اس نے جان لیا
۱۵۶	۶۰	وَاشْرَبُوْا	شرب	پینا	س	امر				اور تم سب پیو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۱۵۷	۶۰	لَا تَعْثَوْا	عثو	پھرنا	س	نہی				تم نہ پھرو
۱۵۸	۶۱	لَنْ نَّصْبِرَ	صبر	صبر کرنا	ض	مضارع				ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے۔
۱۵۹	۶۱	فَادْعُ	دعو	دعا کرنا، پکارنا	ن	امر				پس آپ دعا کریں
۱۶۰	۶۱	يُخْرِجْ	خرج	نکالنا	اَفْعَلَ	مضارع				کہ وہ نکالے
۱۶۱	۶۱	تُنْبِتُ الْاَرْضُ	نبت	اگانا	اَفْعَلَ	مضارع				زمین اگاتی ہے
۱۶۲	۶۱	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	بدل	تبدیلی چاہنا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				کیا تم سب بدلنا چاہتے ہو
۱۶۳	۶۱	اِهْبِطُوْا	هبط	اترنا	ض	امر				تم سب اترو
۱۶۴	۶۱	سَاَلْتُمْ	سأل	سوال کرنا	ف	ماضی				تم سب نے مانگا
۱۶۵	۶۱	بَآءُوْا	بوء	مستحق ہونا لوٹنا	ن	مضارع				وہ لوٹے۔ وہ مستحق ہوئے
۱۶۶	۶۱	عَصَوْا	عصي	نافرمانی کرنا	ض	ماضی				انہوں نے نافرمانی کی
۱۶۷	۶۲	يَحْزَنُوْنَ	حزن	غمگین ہونا	س	مضارع				وہ غمگین ہوں گے
۱۶۸	۶۳	رَفَعْنَا	رفع	اٹھانا	ف	ماضی				اور ہم نے اٹھا کھڑا کیا
۱۶۹	۶۳	خُذُوْا	أخذ	لینا	ن	امر				تم سب تھام لو
۱۷۰	۶۴	تَوَلَّيْتُمْ	ولي	پھر جانا	تَفَعَّلَ	ماضی				تم پھر گئے
۱۷۱	۶۵	اِعْتَدَوْا	عدو	حد سے نکلنا زیادتی کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				ان سب نے زیادتی کی
۱۷۲	۶۷	اَعُوْذُ	عوذ	پناہ چاہنا	ن	مضارع				میں پناہ مانگتا ہوں

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۱۷۳	۶۸	یُبَیِّنْ	بین	کھول کر بیان کرنا	فَعَّلَ	امر				وہ بیان کرے
۱۷۴	۶۸	فَافْعَلُوْا	فعل	کرنا	ف	امر				پس تم سب کرو
۱۷۵	۶۸	تُؤْمَرُوْنَ	أمر	حکم دینا	ن	مضارع مجہول				تمہیں حکم دیا گیا ہے۔
۱۷۶	۷۰	تَشَابَهَ	شبه	مشتبہ ہونا	تَفَاعَلَ	ماضی				مشتبہ ہوگئی ہے
۱۷۷	۷۱	تُثِيْرُ	ثور	زمین جوتنا۔ ہل چلانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ پھاڑتی ہے۔ زمین جوتتی ہے
۱۷۸	۷۱	لَاتَسْقِیْ	سقی	پانی پلانا۔ سینچنا	ض	مضارع				وہ پانی نہیں دیتی ہے
۱۷۹	۷۱	جِئْتَ	جیئی	لانا۔ آنا	ض	ماضی				تو آیا ہے
۱۸۰	۷۲	اِذَاقَتَلْتُمْ	قتل	قتل کرنا	ن	ماضی				جب تم نے قتل کیا
۱۸۱	۷۲	فَادّٰرَءْتُمْ	درء	ایک دوسرے پر ڈالنا	تَفَاعَلَ	ماضی				پھر تم جھگڑنے لگے
۱۸۲	۷۳	يُرِيْكُمْ	ر ء ی	دکھانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ تمہیں دکھاتا ہے
۱۸۳	۷۴	يَشَّقَّقُ	شقق	شق ہونا پھٹ جانا	اِفَّعَّلَ	مضارع				وہ پھٹ جاتے ہیں
۱۸۴	۷۵	اَفَتَطْمَعُوْنَ	طمع	چاہنا، طمع کرنا	ف	مضارع				پس کیا تم توقع رکھتے ہو
۱۸۵	۷۵	يَسْمَعُوْنَ	سمع	سننا	س	مضارع				وہ سنتے ہیں
۱۸۶	۷۵	يُحَرِّفُوْنَهٗ	حرف	تحریف کرنا بدل دینا	فَعَّلَ	مضارع				وہ سب اسے بدل ڈالتے ہیں
۱۸۷	۷۶	اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ	حدث	بیان کرنا	فَعَّلَ	مضارع				کیا تم انہیں بتاتے ہو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۱۸۸	۷۶	فَتَحَ	فتح	کھولنا۔ظاہر کرنا	ف	ماضی				اس نے ظاہر کیا
۱۸۹	۷۶	لِيُحَاجُّوْكُمْ	حجج	جھگڑنا۔حجت لانا	فَاعَلَ	مضارع				تاکہ وہ تم پر حجت لائیں
۱۹۰	۷۷	يُسِرُّوْنَ	سرر	چھپانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ سب چھپاتے ہیں
۱۹۱	۷۷	يُعْلِنُوْنَ	علن	ظاہر کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ سب ظاہر کرتے ہیں
۱۹۲	۷۸	يَظُنُّوْنَ	ظنن	گمان کرنا	ن	مضارع				وہ سب گمان کرتے ہیں
۱۹۳	۷۹	يَكْتُبُوْنَ	کتب	لکھنا	ن	مضارع				وہ سب لکھتے ہیں
۱۹۴	۷۹	يَكْسِبُوْنَ	کسب	کمانا	ض	مضارع				وہ سب کماتے ہیں
۱۹۵	۸۰	لَنْ تَمَسَّنَا	مسس	چھونا۔مس کرنا	س	ماضی				نہیں چھوئے گی ہم کو
۱۹۶	۸۰	لَنْ يُّخْلِفَ	خلف	خلاف کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				نہیں خلاف کرے گا
۱۹۷	۸۱	اَحَاطَتْ	حوط	گھیرنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے گھیرے میں لے لیا
۱۹۸	۸۳	تَعْبُدُوْنَ	عبد	عبادت کرنا	ن	مضارع				تم عبادت کرتے ہو
۱۹۹	۸۳	تَوَلَّيْتُمْ	ولي	پھر جانا	تَفَعُّل	ماضی				تم پھر گئے
۲۰۰	۸۳	مُعْرِضُوْنَ	عرض	منہ پھیرنا	اَفْعَلَ	اسم				منہ پھیرنے والے
۲۰۱	۸۴	اَقْرَرْتُمْ	قرر	اقرار کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				تم نے اقرار کیا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۰۲	۸۴	تَشْهَدُوْنَ	شهد	گواہ ہونا	س	ماضی				تم گواہی دیتے ہو
۲۰۳	۸۵	تَظٰهَرُوْنَ	ظهر	مدد کرنا	تَفَاعَلَ	مضارع				تم مدد کرتے ہو
۲۰۴	۸۵	تُفٰدُوْهُمْ	فدی	فدیہ دینا	فَاعَلَ	مضارع				تم انہیں فدیہ دے کر چھڑاتے ہو۔
۲۰۵	۸۵	مُحَرَّمٌ	حرم	حرام کرنا	فَعَّلَ	اسم				حرام
۲۰۶	۸۵	يُرَدُّوْنَ	ردد	لوٹنا	ن	مضارع مجہول				وہ پھیرے جائیں گے
۲۰۷	۸۶	لَا يُخَفَّفُ	خفف	ہلکا کرنا	فَعَّلَ	مضارع مجہول				نہیں ہلکا کیا جائے گا
۲۰۸	۸۷	اٰتَيْنَا	أتی	دینا	اَفْعَلَ	ماضی				ہم نے دیا
۲۰۹	۸۷	قَفَّيْنَا	قفو	پیچھے لانا	فَعَّلَ	ماضی				ہم یکے بعد دیگرے لائے
۲۱۰	۸۷	اَيَّدْنَا	أ ی د	مدد یا تائید کرنا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے مدد کی
۲۱۱	۸۷	جَآءَ	جیء	آنا	ض	ماضی				وہ آیا
۲۱۲	۸۷	رَسُوْلٌ	رسل	بھیجنا	ن	اسم				رسول۔ پیغمبر
۲۱۳	۸۷	لَا تَهْوٰٓى	هوی	چاہنا	ض	ماضی				نہیں چاہتا تھا
۲۱۴	۸۷	اِسْتَكْبَرْتُمْ	كبر	تکبر کرنا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				تم نے تکبر کیا
۲۱۵	۸۸	لَعَنَهُمْ	لعن	لعنت کرنا	ف	ماضی				اس نے ان پر لعنت کی
۲۱۶	۸۹	يَسْتَفْتِحُوْنَ	فتح	فتح چاہنا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				وہ فتح مانگتے ہیں
۲۱۷	۸۹	عَرَفُوْا	عرف	پہچاننا	ض	ماضی				انہوں نے پہچانا
۲۱۸	۹۰	اِشْتَرَوْا	شری	بیچنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				انہوں نے بیچا
۲۱۹	۹۰	بَغْيًا	بغی	بغاوت کرنا	ض	اسم				سرکشی۔ بغاوت

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۲۰	۹۰	يَشَآءُ	شيء	چاہنا	ف	مضارع				وہ چاہتا ہے
۲۲۱	۹۰	بَآءُوْ	بوء	مستحق ہونا۔ لوٹنا	ن	ماضی				وہ لوٹے۔ وہ مستحق ہوئے۔
۲۲۲	۹۰	غَضَبٌ	غضب	غضبناک ہونا	س	اسم				غصہ
۲۲۳	۹۲	بَيِّنٰتِ	بين	کھول کر بیان کرنا	فَعَّلَ	اسم				کھلی نشانیاں
۲۲۴	۹۲	ظٰلِمُوْنَ	ظلم	ظلم کرنا	ض	اسم				ظلم کرنے والے
۲۲۵	۹۲	اتَّخَذْتُمْ	أخذ	پکڑنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				تم نے پکڑا
۲۲۶	۹۳	رَفَعْنَا	رفع	بلند کرنا	ف	ماضی				ہم نے اٹھا کھڑا کیا/ بلند کیا۔
۲۲۷	۹۳	اِسْمَعُوْا	سمع	سننا	س	امر				تم سب سنو
۲۲۸	۹۳	عَصَيْنَا	عصي	نافرمانی کرنا	ض	ماضی				ہم نے نافرمانی کی
۲۲۹	۹۳	يَأْمُرُكُمْ	أمر	حکم دینا	ن	مضارع				وہ تمہیں حکم دیتا ہے
۲۳۰	۹۴	كَانَتْ	كون	ہونا	ن	ماضی				وہ ہے
۲۳۱	۹۴	فَتَمَنَّوُا	منی	تمنا کرنا	تَفَعَّلَ	امر				پس تم سب تمنا کرو
۲۳۲	۹۵	قَدَّمَتْ	قدم	آگے بھیجنا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے آگے بھیجا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادہ کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۳۳	۹۶	لَتَجِدَنَّهُمْ	وجد	پانا	ض	مضارع				اور البتہ آپ انہیں ضرور پائیں گے
۲۳۴	۹۶	اَحْرَصَ	حرص	حریص ہونا	ن	اسم				سب سے زیادہ حریص
۲۳۵	۹۶	اَشْرَكُوْا	شرك	شرک کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				ان سب نے شرک کیا
۲۳۶	۹۶	يَوَدُّ	ودد	چاہنا	ف	مضارع				وہ چاہتا ہے
۲۳۷	۹۶	لَوْيُعَمَّرُ	عمر	عمر دیے جانا	فَعَّلَ	مضارع				کاش وہ عمر دیا جائے
۲۳۸	۹۶	بِمُزَحْزِحِهٖ	زحزح	دور کرنا۔ ہٹانا	فعللة	اسم				اسے بچا سکنے والا
۲۳۹	۹۷	بِاِذْنِ	اذن	حکم دینا	س	اسم				کے حکم سے
۲۴۰	۹۹	فٰسِقُوْنَ	فسق	نافرمانی کرنا۔	ن	اسم				نافرمان
۲۴۱	۱۰۰	عٰهَدُوْا	عهد	وعدہ کرنا	فَاعَلَ	ماضی				ان سب نے عہد کیا
۲۴۲	۱۰۰	نَبَذَهٗ	نبذ	پھینکنا	ض	ماضی				س نے اسے پھینک دیا
۲۴۳	۱۰۱	اُوْتُوْا	اتی	دینا	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				وہ دیئے گئے
۲۴۴	۱۰۲	وَاتَّبَعُوْا	تبع	اتباع کرنا۔ پیروی کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				اور ان سب نے پیروی کی
۲۴۵	۱۰۲	مَاتَتْلُوْا	تلو	پڑھنا	ن	ماضی				جو پڑھتے تھے
۲۴۶	۱۰۲	مَاكَفَرَ	كفر	کفر کرنا	ن	ماضی				کفر نہیں کیا
۲۴۷	۱۰۲	يُعَلِّمُوْنَ	علم	سکھانا	فَعَّلَ	مضارع				وہ سب سکھاتے تھے
۲۴۸	۱۰۲	اُنْزِلَ	نزل	نازل کرنا	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				نازل کیا گیا
۲۴۹	۱۰۲	حَتّٰی يَقُوْلَا	قول	کہنا	ن	مضارع				یہاں تک کہ وہ دونوں کہہ لیتے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادہ کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۵۰	۱۰۲	يُفَرِّقُوْنَ	فرق	جدائی ڈالنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ سب جدائی ڈالتے ہیں
۲۵۱	۱۰۲	يَضُرُّهُمْ	ضرر	ضرر پہنچانا	ن	مضارع				وہ انہیں نقصان پہنچاتا ہے۔
۲۵۲	۱۰۲	يَتَعَلَّمُوْنَ	علم	سیکھنا	تَفَعَّلَ	مضارع				وہ سب سیکھتے ہیں
۲۵۳	۱۰۲	يَنْفَعُهُمْ	نفع	نفع پہنچانا	ف	مضارع				وہ انہیں نفع دیتا ہے
۲۵۴	۱۰۲	مَاشَرَوْا	شری	بیچنا	ض	ماضی				جو ان سب نے بیچ ڈالا
۲۵۵	۱۰۴	رَاعِنَا	رعی	رعایت کرنا	فَاعَلَ	امر				ہماری رعایت کیجئے
۲۵۶	۱۰۴	اُنْظُرْنَا	نظر	دیکھنا	ن	امر				ہمیں دیکھئے
۲۵۷	۱۰۵	يَخْتَصُّ	خصص	خاص کرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				وہ خاص کر لیتا ہے
۲۵۷	۱۰۶	نَنْسَخْ	نسخ	منسوخ کرنا	ف	مضارع				ہم منسوخ کر دیتے ہیں
۲۵۸	۱۰۶	نُنْسِهَا	نسی	بھلانا	اَفْعَلَ	مضارع				ہم اسے بھلا دیتے ہیں
۲۵۹	۱۰۶	نَاْتِ	أتی	لانا	ض	مضارع				ہم لے آتے ہیں
۲۶۰	۱۰۸	تُرِيْدُوْنَ	رود	چاہنا	ض	مضارع				تم سب چاہتے ہو
۲۶۱	۱۰۸	اَنْ تَسْئَلُوْا	سأل	سوال کرنا	ف	ماضی				یہ کہ تم سب سوال کرو
۲۶۲	۱۰۸	مَنْ يَّتَبَدَّلْ	بدل	بدلنا	تَفَعَّلَ	مضارع				جو بدلے۔
۲۶۳	۱۰۹	يَرُدُّوْنَكُمْ	ردد	لوٹانا	ن	مضارع				وہ تمہیں لوٹا دیں
۲۶۴	۱۰۹	تَبَيَّنَ	بین	واضح ہونا	تَفَعَّلَ	ماضی				وہ واضح ہوا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادہ کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۶۵	۱۰۹	فَاعْفُوْا	عفو	معاف کرنا	ن	امر				پس تم معاف کردو
۲۶۶	۱۰۹	اِصْفَحُوْا	صفح	کنارہ کش ہونا درگزر کرنا	ف	امر				تم سب درگزر کرو
۲۶۷	۱۱۰	مَاتُقَدِّمُوْا	قدم	آگے بھیجنا	فَعَّلَ	مضارع				جو تم سب آگے بھیجو گے
۲۶۸	۱۱۰	تَجِدُوْهُ	وجد	پانا	ض	مضارع				تم سب اسے پاؤ گے
۲۶۹	۱۱۱	لَنْ يَّدْخُلَ	دخل	داخل ہونا	ن	مضارع				ہرگز داخل نہیں ہوگا
۲۷۰	۱۱۲	اَسْلَمَ	سلم	تسلیم کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے تسلیم کیا۔
۲۷۲	۱۱۲	يَحْزَنُوْنَ	حزن	غمگین ہونا	س	مضارع				وہ سب غمگین ہوں گے
۲۷۳	۱۱۳	يَتْلُوْنَ	تلو	تلاوت کرنا	ن	مضارع				وہ سب تلاوت کرتے ہیں
۲۷۴	۱۱۳	يَحْكُمُ	حکم	فیصلہ کرنا	ن	مضارع				وہ فیصلہ فرمائے گا
۲۷۵	۱۱۳	يَخْتَلِفُوْنَ	خلف	اختلاف کرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				وہ سب اختلاف کررہے ہیں
۲۷۶	۱۱۴	مَنَعَ	منع	منع کرنا	ف	ماضی				اس نے منع کیا۔
۲۷۷	۱۱۴	اَنْ يُّذْكَرَ	ذکر	ذکر کرنا	ن	مضارع/مجہول				یہ کہ ذکر کیا جائے
۲۷۸	۱۱۴	سَعٰى	سعی	کوشش کرنا	ف	ماضی				اس نے کوشش کی
۲۷۹	۱۱۵	فَاَيْنَمَاتُوَلُّوْا	ولی	پھرنا۔رخ کرنا	فَعَّلَ	مضارع				پس جدھر بھی تم رخ کروگے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادہ کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۸۰	۱۱۶	قَانِتُوْنَ	قنت	تابع فرمان ہونا	ن	اسم				تابع فرمان
۲۸۱	۱۱۷	قَضٰی	قضی	فیصلہ کرنا	ض	ماضی				اس نے فیصلہ کیا
۲۸۲	۱۱۷	كُنْ فَيَكُوْنُ	کون	ہونا	ن	امر				ہو جا۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔
۲۸۳	۱۱۸	يُكَلِّمُنَا	کلم	کلام کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ ہم سے بات کرتا ہے
۲۸۴	۱۱۸	تَشَابَهَتْ	شبہ	مشابہ ہونا	تفاعَلَ	ماضی				بالکل ایک جیسے ہیں
۲۸۵	۱۱۸	بَيَّنَّا	بین	بیان کرنا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے بیان کر دی ہیں
۲۸۶	۱۱۸	يُوْقِنُوْنَ	یقن	یقین کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ سب یقین رکھتے ہیں
۲۸۷	۱۱۹	اَرْسَلْنٰكَ	رسل	بھیجنا	اَفْعَلَ	ماضی				ہم نے آپؐ کو بھیجا
۲۸۸	۱۱۹	تُسْئَلُ	سأل	سوال کرنا	ف	مضارع				تجھ سے پوچھا جائے گا
۲۸۹	۱۲۰	لَنْ تَرْضٰی	رضو	راضی ہونا	س	مضارع				ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔
۲۹۰	۱۲۱	حَتّٰی تَتَّبِعَ	تبع	اتباع کرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				حتی کہ تو پیروی کرے۔
۲۹۱	۱۲۱	الْخٰسِرُوْنَ	خسر	خسارہ اٹھانا	س	اسم				نقصان اٹھانے والے
۲۹۲	۱۲۳	لَاتَجْزِیْ	جزی	کام آنا۔ جزا دینا	ض	مضارع				نہیں کام آئے گی
۲۹۳	۱۲۳	يُقْبَلُ	قبل	قبول کرنا	س	مضارع مجہول				قبول کیا جائے گا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۹۴	۱۲۴	اِبْتَلٰی	بلو	آزمانا	اِفْتَعَلَ	ماضی				اس نے آزمایا۔
۲۹۵	۱۲۴	فَاَتَمَّهُنَّ	تمم	پورا کرنا۔ تمام کرنا۔	اَفْعَلَ	ماضی				تو وہ ان میں پورا اترا۔
۲۹۶	۱۲۴	جَاعِلُكَ	جعل	بنانا	ف	فاعل				تجھے بنانے والا ہوں
۲۹۷	۱۲۴	لَايَنَالُ	نیل	پہنچنا حاصل ہونا	ف	مضارع				نہیں پہنچے گا
۲۹۸	۱۲۵	طَهِّرَا	طهر	پاک کرنا	فَعَّلَ	امر				تم دونوں پاک رکھو۔
۲۹۹	۱۲۵	اَلطَّآئِفِيْنَ	طوف	طواف کرنا	ن	اسم				طواف کرنے والے
۳۰۰	۱۲۵	اَلْعٰكِفِيْنَ	عكف	اعتکاف کرنا	ن	اسم				اعتکاف کرنے والے
۳۰۱	۱۲۵	الرُّكَّعِ	ركع	رکوع کرنا	ف	اسم				رکوع کرنے والے
۳۰۲	۱۲۵	السُّجُوْدِ	سجد	سجدہ کرنا	ن	اسم				سجدے کرنے والے
۳۰۳	۱۲۶	وَارْزُقْ	رزق	رزق دینا	ن	امر				اور تو رزق دے
۳۰۴	۱۲۶	فَاُمَتِّعُهٗ	متع	فائدہ پہنچانا	فَعَّلَ	مضارع				پس میں اسے فائدہ پہنچاؤں گا
۳۰۵	۱۲۶	اَضْطَرُّهٗ	ضرر	مجبور کرنا کھینچ لانا	اِفْتَعَلَ	مضارع				میں کھینچ لاؤں گا اس کو۔
۳۰۶	۱۲۷	يَرْفَعُ	رفع	بلند کرنا	ف	مضارع				وہ بلند کرتا ہے
۳۰۷	۱۲۷	تَقَبَّلْ	قبل	قبول کرنا	تَفَعُّل	امر				تو قبول فرما۔
۳۰۸	۱۲۸	مُسْلِمَيْنِ	سلم	مطیع ہونا	اَفْعَلَ	اسم				دو مسلمان
۳۰۹	۱۲۸	اَرِنَا	ر ء ی	دکھانا	اَفْعَلَ	امر				ہمیں دکھا دیجئے۔
۳۱۰	۱۲۸	تُبْ	توب	توبہ قبول کرنا	ن	امر				تو توبہ قبول فرما۔

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۳۱۱	۱۲۹	اِبْعَثْ	بعث	مبعوث کرنا۔ کھڑا کرنا۔	ف	امر				تو مبعوث فرما۔ تو کھڑا کر۔ تو بھیج۔
۳۱۲	۱۲۹	یَتْلُوْا	تلو	تلاوت کرنا	ن	مضارع				وہ تلاوت کریگا۔
۳۱۳	۱۲۹	یُعَلِّمُ	علم	تعلیم دینا	فَعَّلَ	مضارع				وہ تعلیم دے گا۔
۳۱۴	۱۲۹	یُزَکِّیْهِمْ	زکو	پاک کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ انہیں پاک کریگا
۳۱۵	۱۳۰	مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ	رغب	اعراض کرنا	س	مضارع				کون ہے جو منہ موڑے گا۔
۳۱۶	۱۳۰	سَفِهَ	سفه	بے وقوف ہونا	س	ماضی				اس نے بے وقوف بنایا۔
۳۱۷	۱۳۰	اِصْطَفَیْنٰهُ	صفو	چننا۔ پسند کرلینا	اِفْتَعَلَ	ماضی				ہم نے اسے چن لیا۔
۳۱۸	۱۳۱	اَسْلَمْتُ	سلم	مطیع ہونا	اَفْعَلَ	ماضی				میں مطیع فرمان ہوگیا۔
۳۱۹	۱۳۲	وَصّٰی	وصی	وصیت کرنا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے وصیت کی۔
۳۲۰	۱۳۲	لَاتَمُوْتُنَّ	موت	مرنا	ن	نہی				تم ہرگز نہ مرنا۔
۳۲۱	۱۳۳	حَضَرَ	حضر	حاضر ہونا	ن	ماضی				وہ حاضر ہوا۔
۳۲۲	۱۳۳	مَاتَعْبُدُوْنَ	عبد	عبادت کرنا	ن	مضارع				تم سب کس کی عبادت کروگے
۳۲۳	۱۳۴	خَلَتْ	خلو	گزر چکنا	ن	ماضی				ہوگزری، گزرچکی
۳۲۴	۱۳۴	کَسَبْتُمْ	کسب	کمانا	ض	ماضی				تم سب نے کمایا۔
۳۲۵	۱۳۴	لَاتُسْئَلُوْنَ	سأل	سوال کرنا	ف	مضارع مجہول				تم سب نہیں پوچھے جاؤگے۔

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۳۲۶	۱۳۵	كُوْنُوْا	كون	ہونا	ن	امر				تم سب ہو جاؤ
۳۲۷	۱۳۵	تَهْتَدُوْا	هدی	ہدایت پانا	اِفْتَعَلَ	مضارع				تم سب ہدایت پا جاؤ گے
۳۲۸	۱۳۵	حَنِيْفًا	حنف	یکسو ہونا	س	اسم				یکسو ایک طرف والا
۳۲۹	۱۳۶	لَانُفَرِّقُ	فرق	تفریق کرنا	فَعَّلَ	مضارع				ہم تفریق نہیں کرتے
۳۳۰	۱۳۷	وَ اِنْ تَوَلَّوْا	ولی	رخ موڑنا	تَفَعَّلَ	ماضی				اور اگر وہ پھر جائیں۔
۳۳۱	۱۳۷	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ	كفی	کفایت کرنا	ض	مضارع				پس عنقریب تمہاری طرف سے ان کے مقابلے میں اللہ کافی ہوگا
۳۳۲	۱۳۸	اَحْسَنُ	حسن	اچھا ہونا	ن	اسم				زیادہ اچھا
۳۳۳	۱۳۹	اَتُحَاجُّوْنَنَا	حاج	جھگڑنا	فَاعَلَ	مضارع				کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو
۳۳۴	۱۳۹	مُخْلِصُوْنَ	خلص	مخلص ہونا	اَفْعَلَ	اسم				مخلص بندے
۳۳۵	۱۴۰	اَعْلَمُ	علم	جاننا	س	اسم				زیادہ جاننے والا
۳۳۶	۱۴۰	اَظْلَمُ	ظلم	ظلم کرنا	ض	اسم				زیادہ ظالم
۳۳۷	۱۴۰	كَتَمَ	كتم	چھپانا	ن	ماضی				اس نے چھپایا۔
۳۳۸	۱۴۰	غَافِلٍ	غفل	غفلت کرنا	ن	اسم				غافل۔ بے خبر
۳۳۹	۱۴۳	شَهِيْدًا	شهد	گواہ بننا	س	اسم				گواہ
۳۴۰	۱۴۳	يَنْقَلِبُ	قلب	پھرنا	اِنْفَعَلَ	مضارع				وہ پھرتا ہے
۳۴۱	۱۴۳	لِيُضِيْعَ	ضيع	ضائع کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				تاکہ وہ ضائع کرے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنیٰ	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنیٰ کلمہ
۳۴۲	۱۴۵	اِتَّبَعْتَ	تبع	پیروی کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				تو نے پیروی کی۔
۳۴۳	۱۴۶	یَعْرِفُوْنَ	عرف	پہچاننا	ض	مضارع				وہ پہچانتے ہیں
۳۴۴	۱۴۸	فَاسْتَبِقُوْا	سبق	سبقت لے جانا	اِفْتَعَلَ	امر				پس تم سبقت لے جاؤ
۳۴۵	۱۴۹	خَرَجْتَ	خرج	نکلنا	ن	ماضی				تو نکلا
۳۴۶	۱۵۰	فَوَلُّوْا	ولی	رخ کرنا	فَعَّلَ	امر				پس تم رخ کیا کرو۔
۳۴۷	۱۵۰	وَاشْكُرُوْا	شکر	شکر کرنا	ن	امر				اور تم شکر کرو
۳۴۸	۱۵۳	اِسْتَعِيْنُوْا	عون	مدد مانگنا	اِسْتَفْعَلَ	امر				تم مدد طلب کرو
۳۴۹	۱۵۴	يُقْتَلُ	قتل	قتل کرنا	ن	مضارع مجہول				وہ قتل کیا جائے گا۔
۳۵۰	۱۵۴	تَشْعُرُوْنَ	شعر	شعور ہونا	ن	مضارع				تم شعور رکھتے ہو
۳۵۱	۱۵۵	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	بلو	آزمانا	ن	مضارع				ہم یقیناً تمہیں ضرور آزمائیں گے
۳۵۲	۱۵۶	اَصَابَتْهُمْ	صیب	پڑنا۔ واقع ہونا	اَفْعَلَ	مضارع				ان پر پڑتی ہے
۳۵۳	۱۵۶	رَاجِعُوْنَ	رجع	لوٹنا	ض	اسم				لوٹ کر جانے والے
۳۵۴	۱۵۸	حَجَّ	حجج	حج کرنا	ن	ماضی				اس نے حج کیا
۳۵۵	۱۵۸	اِعْتَمَرَ	عمر	عمرہ کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				اس نے عمرہ کیا
۳۵۶	۱۵۸	اَنْ يَّطَّوَّفَ	طوف	طواف کرنا	تَفَعَّلَ	مضارع				یہ کہ وہ طواف کرے
۳۵۷	۱۵۸	تَطَوَّعَ	طوع	خوشی سے نیکی کرنا	تَفَعَّلَ	ماضی				اس نے خوشی سے کیا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۳۵۸	۱۵۹	بَیَّنّٰہُ	بین	کھول کر بیان کرنا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے اسے کھول کھول کر بیان کر دیا
۳۵۹	۱۵۹	یَلْعَنُھُمُ	لعن	لعنت بھیجنا	ف	مضارع				وہ ان پر لعنت کرتا ہے۔
۳۶۰	۱۶۰	تَابُوْا	توب	توبہ کرنا	ن	ماضی				انہوں نے توبہ کی
۳۶۱	۱۶۱	مَاتُوْا	موت	مرنا	ن	ماضی				وہ سب مر گئے
۳۶۲	۱۶۲	خٰلِدِیْنَ	خلد	ہمیشہ رہنا	ن	اسم				ہمیشہ رہنے والے
۳۶۳	۱۶۲	یُخَفَّفُ	خفف	ہلکا کرنا	فَعَّلَ	مضارع				ہلکا کیا جائے گا
۳۶۴	۱۶۲	یُنْظَرُوْنَ	نظر	مہلت دینا	ن	مضارع				مہلت دیے جائیں گے
۳۶۵	۱۶۴	اِخْتِلَافِ	خلف	بدلنا	اِفْتَعَلَ	اسم				اختلاف
۳۶۶	۱۶۴	تَجْرِیْ	جری	چلنا	ض	مضارع				وہ چلتی ہے۔
۳۶۷	۱۶۴	یَنْفَعُ	نفع	نفع دینا	ف	مضارع				وہ نفع دیتا ہے۔
۳۶۸	۱۶۴	فَاَحْیَا	حیو	زندہ کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				پھر زندہ کیا
۳۶۹	۱۶۴	بَثَّ	بثث	پھیلانا	ن	ماضی				اس نے پھیلایا۔
۳۷۰	۱۶۴	تَصْرِیْفِ	صرف	گردش کرنا	فَعَّلَ	اسم				گردش
۳۷۱	۱۶۴	اَلْمُسَخَّرِ	سخر	مسخر کرنا	فَعَّلَ	اسم				تابع فرمان
۳۷۲	۱۶۴	یُحِبُّوْنَھُمْ	حبب	محبت کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ ان سے محبت کرتے ہیں
۳۷۳	۱۶۵	یَرَوْنَ	ر ء ی	دیکھنا	ف	مضارع				وہ دیکھیں گے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۳۷۴	۱۶۶	اِذْتَبَرَّاَ	برا	اظہارِ بیزاری کرنا	تَفَعَّلَ	مضارع				جب وہ بیزاری کا اظہار کرے گا
۳۷۵	۱۶۶	تَبَعُوْا	تبع	پیروی کرنا	ف	امر				انہوں نے اتباع کی
۳۷۶	۱۶۶	تَقَطَّعَتْ	قطع	منقطع ہونا	تَفَعَّلَ	مضارع				منقطع ہوجائیں گے
۳۷۷	۱۶۷	كُلُوْا	اکل	کھانا	ن	امر				تم سب کھاؤ
۳۷۸	۱۶۹	يَاْمُرُكُمْ	امر	حکم دینا	ن	مضارع				وہ تمہیں حکم دیتا ہے
۳۷۹	۱۷۰	اَلْفَيْنَا	لفي	پانا	اَفْعَلَ	مضارع				ہم نے پایا
۳۸۰	۱۷۱	يَنْعِقُ	نعق	پکارنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ پکارتا ہے
۳۸۱	۱۷۱	يَسْمَعُ	سمع	سننا	س	مضارع				وہ سنتا ہے
۳۸۲	۱۷۱	دُعَآءً	دعو	دعا کرنا	ن	اسم				دعا۔ پکار
۳۸۳	۱۷۱	نِدَآءً	ندی	آواز دینا	فَاعَلَ	اسم				آواز
۳۸۴	۱۷۱	يَعْقِلُوْنَ	عقل	عقل سے کام لینا	ض	مضارع				وہ عقل سے کام لیتے ہیں
۳۸۵	۱۷۳	حَرَّمَ	حرم	حرام کرنا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے حرام ٹھہرایا
۳۸۶	۱۷۳	اُهِلَّ	هل	نامزد کرنا۔ مشہور کرنا	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				نامزد کیا گیا۔ مشہور کیا گیا۔
۳۸۷	۱۷۳	اَضْطُرَّ	ضرر	مجبور کرنا۔ بے بس کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی مجہول				مجبور کر دیا گیا
۳۸۸	۱۷۳	عَادٍ	عود	حد سے بڑھنا	ن	اسم				حد سے بڑھنے والا
۳۸۹	۱۷۴	يَكْتُمُوْنَ	کتم	چھپانا	ن	مضارع				وہ چھپاتے ہیں
۳۹۰	۱۷۴	يَشْتَرُوْنَ	شری	خریدنا۔ لینا	اِفْتَعَلَ	مضارع				وہ لیتے ہیں

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۳۹۱	۱۷۴	يُكَلِّمُهُمْ	كلم	کلام کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ ان سے کلام کرے گا۔
۳۹۲	۱۷۴	يُزَكِّيْهِمْ	زكى	پاک کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ انہیں پاک کرے گا
۳۹۳	۱۷۵	مَآ اَصْبَرَهُمْ	صبر	صبر کرنا	ض	مضارع				وہ کس قدر صبر کرنے والے ہیں
۳۹۴	۱۷۶	نَزَّلَ	نزل	نازل کرنا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے نازل کیا
۳۹۵	۱۷۶	اِخْتَلَفُوْا	خلف	اختلاف کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				انہوں نے اختلاف کیا
۳۹۶	۱۷۷	اٰتَى	اتى	دینا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے دیا۔
۳۹۷	۱۷۷	اَقَامَ	قام	قائم کرنا	اَفْعَلَ	امر				اس نے قائم کی
۳۹۸	۱۷۷	مُوْفُوْنَ	وفى	پورا کرنا	اَفْعَلَ	اسم				پورا کرنے والے
۳۹۹	۱۷۷	عٰهَدُوْا	عهد	وعدہ کرنا	فَاعَلَ	ماضی				ان سب نے عہد کیا
۴۰۰	۱۷۷	الصّٰبِرِيْنَ	صبر	صبر کرنا	ض	اسم				صبر کرنے والے
۴۰۱	۱۷۷	صَدَقُوْا	صدق	سچ کہنا	ض	ماضی				انہوں نے سچ کہا
۴۰۲	۱۷۸	كُتِبَ	كتب	فرض کرنا	ن	ماضی مجہول				فرض کردیا گیا
۴۰۳	۱۷۸	عُفِيَ	عفو	معاف کرنا	ض	ماضی مجہول				معاف کردیا گیا
۴۰۴	۱۷۸	اَدَآءٌ	داء	ادائیگی کرنا	اَفْعَلَ	اسم				ادائیگی
۴۰۵	۱۷۸	اِعْتَدٰى	عدى	زیادتی کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				اس نے زیادتی کی
۴۰۶	۱۸۰	حَضَرَ	حضر	حاضر ہونا	ن	ماضی				وہ حاضر ہوا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۴۰۷	۱۸۰	تَرَكَ	ترک	چھوڑنا	ن	ماضی				اس نے چھوڑا
۴۰۸	۱۸۱	بَدَّلَ	بدل	بدلنا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے بدلا
۴۰۹	۱۸۲	خَافَ	خوف	ڈرنا	ف	ماضی				وہ ڈرا
۴۱۰	۱۸۲	اَصْلَحَ	صلح	صلح کروانا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے صلح کرائی
۴۱۱	۱۸۴	كَانَ	کون	ہونا	ن	ماضی				وہ ہوا
۴۱۲	۱۸۴	يُطِيْقُوْنَهٗ	طاق	طاقت رکھنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں
۴۱۳	۱۸۴	اَنْ تَصُوْمُوْا	صام	روزہ رکھنا	ن	امر				یہ کہ تم سب روزے رکھو
۴۱۴	۱۸۵	شَهِدَ	شہد	موجود ہونا	س	ماضی				وہ موجود ہوا
۴۱۵	۱۸۵	فَعِدَّةٌ	عدد	گنتی کرنا	ن	اسم				تو گنتی (پوری کرے)
۴۱۶	۱۸۵	يُرِيْدُ	رود	چاہنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ چاہتا ہے
۴۱۷	۱۸۵	اَلْيُسْرَ	یسر	آسان کرنا	ض	مصدر				آسانی
۴۱۸	۱۸۵	اَلْعُسْرَ	عسر	مشکل پیدا کرنا، سختی کرنا	ض	مصدر				سختی
۴۱۹	۱۸۵	لِتُكْمِلُوْا	کمل	مکمل کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				تا کہ تم پوری کرلو
۴۲۰	۱۸۵	لِتُكَبِّرُوْا	کبر	بڑائی بیان کرنا	ن	ماضی				تا کہ تم بڑائی بیان کرو
۴۲۱	۱۸۵	هَدٰكُمْ	ھدی	ہدایت دینا	ض	ماضی				اس نے تم کو ہدایت دی
۴۲۲	۱۸۵	تَشْكُرُوْنَ	شکر	شکر ادا کرنا	ن	مضارع				تم سب شکر کرتے ہو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۴۲۳	۱۸۶	سَاَلَكَ	سئل	سوال کرنا	ف	ماضی				اس نے تجھ سے سوال کیا۔
۴۲۴	۱۸۶	قَرِيْبٌ	قرب	قریب ہونا	ك	اسم				قریب
۴۲۵	۱۸۶	اُجِيْبُ	جوب	جواب دینا	اَفْعَلَ	مضارع				میں جواب دیتا ہوں
۴۲۶	۱۸۶	دَعَانِ	دعا	پکارنا دعا کرنا	ن	ماضی				وہ مجھے پکارتا ہے
۴۲۷	۱۸۶	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	جوب	قبول کرنا	اِسْتَفْعَلَ	امر				پس چاہیے کہ وہ سب حکم مانیں
۴۲۸	۱۸۶	وَلْيُؤْمِنُوْا	امن	ایمان لانا	اَفْعَلَ	امر				اور چاہیے کہ وہ سب ایمان لائیں
۴۲۹	۱۸۶	يَرْشُدُوْنَ	رشد	راہ راست پانا	ن	مضارع				وہ راہ راست پالیں
۴۳۰	۱۸۷	اُحِلَّ	حلل	حلال کرنا۔ جائز قرار دینا۔	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				حلال کیا گیا
۴۳۱	۱۸۷	اَلرَّفَثُ	رفث	بے حجاب ہونا	ن	اسم				بے حجاب ہونا
۴۳۲	۱۸۷	لِبَاسٌ	بس	لباس پہننا	س	اسم				لباس
۴۳۳	۱۸۷	عَلِمَ	علم	جاننا	س	ماضی				اس نے جانا
۴۳۴	۱۸۷	تَخْتَانُوْنَ	خون	خیانت کرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				تم خیانت کرتے ہو
۴۳۵	۱۸۷	فَتَابَ	توب	رجوع کرنا۔ توبہ کرنا۔	ن	ماضی				پس اس نے معاف کردیا
۴۳۶	۱۸۷	عَفَا	عفو	درگزر کرنا	ن	ماضی				اس نے درگزر کیا
۴۳۷	۱۸۷	بَاشِرُوْهُنَّ	بشر	مباشرت کرنا	فَاعَلَ	امر				تم سب ان سے مباشرت کرو
۴۳۸	۱۸۷	وَابْتَغُوْا	بغی	طلب کرنا	اِفْتَعَلَ	امر				اور تم سب طلب کرو

نمبرشمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۴۳۹	۱۸۷	وَاشْرَبُوْا	شرب	پینا	س	امر				اور تم سب پیو
۴۴۰	۱۸۷	يَتَبَيَّنَ	بین	نمایاں ہونا	تَفَعَّلَ	مضارع				وہ نمایاں ہوتا ہے
۴۴۱	۱۸۷	اَتِمُّوْا	تم	پورا کرنا	اَفْعَلَ	امر				تم سب پورا کرو
۴۴۲	۱۸۷	عٰكِفُوْنَ	عکف	اعتکاف کرنا	ح	اسم فاعل				اعتکاف کرنے والے
۴۴۳	۱۸۷	يَتَّقُوْنَ	وقی	بچنا۔ڈرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				وہ سب بچتے ہیں
۴۴۴	۱۸۸	لَاتُدْلُوْا	دلو	پہنچانا	اَفْعَلَ	نہی				تم نہ پہنچاؤ
۴۴۵	۱۸۹	تَاْتُوْا	اتی	آنا	ض	امر				تم سب آؤ
۴۴۶	۱۸۹	تُفْلِحُوْنَ	فلح	کامیاب ہونا	اَفْعَلَ	مضارع				تم فلاح پاؤ گے
۴۴۷	۱۹۰	وَقَاتِلُوْا	قتل	لڑنا۔جنگ کرنا	فَاعَلَ	امر				اور تم سب لڑو۔
۴۴۸	۱۹۰	لَاتَعْتَدُوْا	عدو	زیادتی کرنا	اِفْتَعَلَ	نہی				تم زیادتی نہ کرو
۴۴۹	۱۹۱	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	ثقف	پانا	ض	ماضی				تم ان کو پاؤ
۴۵۰	۱۹۱	اَخْرِجُوْهُمْ	خرج	نکالنا	اَفْعَلَ	امر				تم انہیں نکال دو
۴۵۱	۱۹۱	وَالْفِتْنَةُ	فتن	فتنہ میں ڈالنا	ض	اسم				اور فتنہ
۴۵۲	۱۹۱	جَزَآءُ	جزی	جزا دینا	ض	اسم				سزا۔بدلہ
۴۵۳	۱۹۲	اِنْتَهَوْا	نهی	باز آنا	اِفْتَعَلَ	امر				تم باز آجاؤ
۴۵۴	۱۹۵	وَاَنْفِقُوْا	نفق	خرچ کرنا	اَفْعَلَ	امر				اور تم سب خرچ کرو
۴۵۵	۱۹۵	لَاتُلْقُوْا	لقی	ڈالنا	اَفْعَلَ	نہی				تم نہ ڈالو
۴۵۶	۱۹۵	التَّهْلُكَةِ	هلك	ہلاکت میں ڈالنا	ض	اسم				ہلاکت
۴۵۷	۱۹۵	اَحْسِنُوْا	حسن	احسان کرنا	اَفْعَلَ	امر				تم سب احسان کرو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۴۵۸	۱۹۵	يُحِبُّ	حبب	محبت کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ محبوب رکھتا ہے
۴۵۹	۱۹۶	اُحْصِرْتُمْ	حصر	گھیرنا	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				تم سب گھیر لیے گئے
۴۶۰	۱۹۶	اِسْتَيْسَرَ	يسر	میسر ہونا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				اسے میسر ہوا۔
۴۶۱	۱۹۶	لَاتَحْلِقُوْا	حلق	منڈانا	اَفْعَلَ	نہی				تم نہ منڈاؤ۔
۴۶۲	۱۹۶	حَتّٰى يَبْلُغَ	بلغ	پہنچنا	ن	مضارع				حتی کہ پہنچ جائے
۴۶۳	۱۹۶	صَدَقَةٍ	صدق	صدقہ دینا	ن	اسم				صدقہ
۴۶۴	۱۹۶	اَمِنْتُمْ	امن	امن ہونا	ع	ماضی				تمہیں امن نصیب ہوا۔
۴۶۵	۱۹۶	تَمَتَّعَ	متع	فائدہ اٹھانا	تَفَعَّلَ	مضارع				اس نے فائدہ اٹھایا
۴۶۶	۱۹۶	مَنْ لَمْ يَجِدْ	وجد	پانا	ض	مضارع				جو نہ پائے۔
۴۶۷	۱۹۶	اِذَا رَجَعْتُمْ	رجع	لوٹنا	ض	ماضی				جب تم (گھر) لوٹو
۴۶۸	۱۹۶	يَكُنْ	كون	ہونا	ن	مضارع				ہوں
۴۶۹	۱۹۶	اِعْلَمُوْا	علم	جاننا	س	امر				تم سب جان لو
۴۷۰	۱۹۷	فَرَضَ	فرض	لازم کرنا	ض	ماضی				اس نے لازم کیا
۴۷۱	۱۹۷	فُسُوْقَ	فسق	گناہ کرنا	ض	اسم				گناہ
۴۷۲	۱۹۷	جِدَالَ	جدل	لڑائی	فَاعَلَ	اسم				لڑائی جھگڑا
۴۷۳	۱۹۷	مَاتَفْعَلُوْا	فعل	کرنا	ف	مضارع				جو تم سب کرو گے
۴۷۴	۱۹۷	تَزَوَّدُوْا	زود	زادلینا	تَفَعَّلَ	امر				تم زادِراہ لے لو
۴۷۵	۱۹۸	اَنْ تَبْتَغُوْا	بَغَى	تلاش کرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				یہ کہ تم تلاش کرو
۴۷۶	۱۹۸	اِذَا اَفَضْتُمْ	فيض	لوٹنا	اَفْعَلَ	ماضی				جب تم لوٹو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۴۷۷	۱۹۸	فَاذْكُرُوْا	ذکر	ذکر کرنا	ن	امر				تو تم سب ذکر کرو
۴۷۸	۱۹۸	هَدٰكُمْ	هدی	ہدایت دینا	ض	ماضی				اس نے تمہیں ہدایت کی
۴۷۹	۱۹۸	الضَّالِّيْنَ	ضل	گمراہ کرنا	ض	اسم				گمراہ
۴۸۰	۱۹۹	اِسْتَغْفِرُوْا	غفر	معافی مانگنا	اِسْتَفْعَلَ	امر				تم سب معافی مانگو
۴۸۱	۲۰۰	اِذَاقَضَيْتُمْ	قضی	ادا کرنا	ض	ماضی				جب تم ادا کر چکو
۴۸۲	۲۰۱	يَقُوْلُ	قول	کہنا	ن	مضارع				وہ کہتا ہے
۴۸۳	۲۰۱	اٰتِنَا	اتی	دینا	ض	امر				ہمیں دے
۴۸۴	۲۰۱	وَقِنَا	وقی	بچانا	ض	امر				ہمیں بچا لے
۴۸۵	۲۰۲	كَسَبُوْا	کسب	کمانا	ض	ماضی				ان سب نے کمایا
۴۸۶	۲۰۳	مَنْ تَعَجَّلَ	عجل	جلدی کرنا	تَفَعَّلَ	ماضی				جس نے جلدی کی
۴۸۷	۲۰۳	مَنْ تَاَخَّرَ	اخر	تاخیر کرنا	تَفَعَّلَ	ماضی				جس نے تاخیر کی
۴۸۸	۲۰۳	تُحْشَرُوْنَ	حشر	اکٹھا کرنا	ن	مضارع مجہول				تم سب اکٹھے کیے جاؤ گے
۴۸۹	۲۰۴	يُعْجِبُكَ	عجب	اچھا لگنا	اَفْعَلَ	مضارع				تجھے اچھی لگتی ہے
۴۹۰	۲۰۴	يُشْهِدُ	شهد	گواہ بنانا	اَفْعَلَ	مضارع مجہول				وہ گواہ بناتا ہے
	۲۰۴	اَلَدُّالْخِصَامِ	خصم	جھگڑا کرنا	ض	اسم				بہت سخت جھگڑالو
۴۹۲	۲۰۵	اِذَاتَوَلّٰى	ولی	حاکم ہونا۔ متولی ہونا۔	تَفَعَّلَ	مضارع				جب اسے حکمرانی ملتی ہے
۴۹۳	۲۰۵	سَعٰى	سعی	کوشش کرنا	ف	ماضی				اس نے کوشش کی
۴۹۴	۲۰۵	لِيُفْسِدَ	فسد	فساد پھیلانا	اَفْعَلَ	مضارع				تاکہ وہ فساد پھیلائے۔

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۴۹۵	۲۰۵	لِیُهْلِكَ	هلك	تباہ کرنا' ہلاک کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				تا کہ وہ تباہ کرے
۴۹۶	۲۰۶	اَخَذَتْهُ	اخذ	لینا' جمانا	ن	ماضی				جما دیتا ہے اسے
۴۹۷	۲۰۶	فَحَسْبُهٗ	حسب	کافی ہونا	ح	ماضی				پس کافی ہے اسے
۴۹۸	۲۰۷	یَّشْرِیْ	شری	بیچنا	ض	مضارع				وہ بیچ ڈالتا ہے
۴۹۹	۲۰۷	مَرْضَاتِ	رضی	راضی ہونا	س	اسم				خوشنودی۔رضا
۵۰۰	۲۰۸	اُدْخُلُوْا	دخل	داخل ہونا	ن	امر				تم سب داخل ہوجاؤ
۵۰۱	۲۰۸	لَا تَتَّبِعُوْا	تبع	پیروی کرنا	اِسْتَفْعَلَ	فعل نہی				تم پیروی نہ کرو
۵۰۲	۲۰۹	اِنْ ذَلَلْتُمْ	ذلل	ڈگمگا جانا	ض	ماضی				اگر تم ڈگمگا جاؤ
۵۰۳	۲۰۹	جَآءَتْكُمْ	جاء	آنا	ض	ماضی				آ چکی ہیں تمہارے پاس
۵۰۴	۲۱۰	یَنْظُرُوْنَ	نظر	دیکھنا	ن	مضارع				وہ سب دیکھتے ہیں
۵۰۵	۲۱۰	اَنْ یَّاْتِیَهُمُ	اتی	آنا	ض	مضارع				کہ ان کے پاس آ جائے۔
۵۰۶	۲۱۰	قُضِیَ	قضی	مکمل کر دینا	ض	ماضی مجہول				تمام کر دیا گیا
۵۰۷	۲۱۱	سَلْ	سئل	سوال کرنا	ف	امر				تو سوال کر
۵۰۸	۲۱۱	اٰتَیْنٰهُمْ	اتی	دینا	ض	ماضی				ہم نے انہیں دیں
۵۰۹	۲۱۱	مَنْ یُّبَدِّلْ	بدل	بدلنا	فَعَّلَ	مضارع				جو بدل دے۔
۵۱۰	۲۱۱	جَآءَتْهُ	جاء	آنا	ص	ماضی				آئی اس کے پاس
۵۱۱	۲۱۲	زُیِّنَ	زین	مزین کرنا	فَعَّلَ	ماضی مجہول				خوشنما بنا دی گئی
۵۱۲	۲۱۲	یَسْخَرُوْنَ	سخر	مذاق کرنا	س	مضارع				وہ مزاق کرتے ہیں

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۱۳	۲۱۲	اِتَّقَوْا	وقی	ڈرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				وہ ڈرے
۵۱۴	۲۱۲	یَرْزُقُ	رزق	رزق دینا	ن	مضارع				وہ رزق دیتا ہے
۵۱۵	۲۱۳	فَبَعَثَ	بعث	مبعوث کرنا	ف	ماضی				پس مبعوث کیا
۵۱۶	۲۱۳	مُبَشِّرِیْنَ	بشر	بشارت دینا	فَعَّلَ	اسم				بشارت دینے والے
۵۱۷	۲۱۳	مُنْذِرِیْنَ	نذر	ڈرانا	اَفْعَلَ	اسم				ڈرانے والے
۵۱۸	۲۱۳	اَنْزَلَ	نزل	نازل کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے اتاری۔
۵۱۹	۲۱۳	لِیَحْکُمَ	حکم	فیصلہ کرنا	ن	مضارع				تاکہ وہ فیصلہ کرے
۵۲۰	۲۱۳	اِخْتَلَفُوْا	خلف	اختلاف کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				ان سب سے اختلاف کیا
۵۲۱	۲۱۳	یَهْدِیْ	ھدی	ہدایت دینا	ض	مضارع				وہ ہدایت دیتا ہے
۵۲۲	۲۱۳	یَشَآءُ	شَآءَ	چاہنا	ف	مضارع				وہ چاہتا ہے
۵۲۳	۲۱۴	حَسِبْتُمْ	حسب	سمجھنا	ح	ماضی				تم نے سمجھ لیا ہے
۵۲۴	۲۱۴	خَلَوْا	خلو	ہو گزرنا	ن	ماضی				سب گزر چکے ہیں
۵۲۵	۲۱۴	مَسَّتْهُمْ	مسس	چھونا	ن	ماضی				پہنچی ان کو
۵۲۶	۲۱۴	زُلْزِلُوْا	زلزل	ہلانا	فعلل	ماضی مجہول				وہ سب ہلا کے رکھ دیے گئے
۵۲۷	۲۱۴	نَصْرُاللّٰهِ	نصر	مدد کرنا	ن	اسم				اللہ کی مدد
۵۲۸	۲۱۵	یُنْفِقُوْنَ	نفق	خرچ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ سب خرچ کرتے ہیں
۵۲۹	۲۱۵	مَاتَفْعَلُوْا	فعل	کرنا	ف	مضارع				جو تم کرتے ہو
۵۳۰	۲۱۶	کُتِبَ	کتب	فرض کرنا لکھنا	ن	ماضی مجہول				فرض کیا گیا۔

نمبرشمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۳۱	۲۱۶	اَلْقِتَالُ	قتل	لڑائی یا جہاد کرنا	ن	اسم				جنگ۔لڑائی
۵۳۲	۲۱۶	اَنْ تَكْرَهُوْا	کرہ	ناگوار ہونا	س	مضارع				یہ کہ تم ناپسند کرو
۵۳۳	۲۱۶	اَنْ تُحِبُّوْا	حبب	محبوب جاننا	اَفْعَلَ	مضارع				یہ کہ تم پسند کرو
۵۳۴	۲۱۷	صَدٌّ	صدد	روکنا	ن	اسم				روکنا
۵۳۵	۲۱۷	حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ	ردد	پھیرنا	ن	مضارع				حتی کہ وہ تمہیں پھیر دیں
۵۳۶	۲۱۷	اِنِ اسْتَطَاعُوْا	طوع	استطاعت ہونا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				اگر ان کا بس چلے
۵۳۷	۲۱۷	فَيَمُتْ	موت	مرنا	ن	مضارع				پھر وہ مر جائے
۵۳۸	۱۲۱۷	حَبِطَتْ	حبط	ضائع ہونا	ح	ماضی				ضائع ہوگئے
۵۳۹	۲۱۸	هَاجَرُوْا	هجر	ہجرت کرنا	فَاعَلَ	ماضی				انہوں نے ہجرت کی
۵۴۰	۲۱۸	جٰهَدُوْا	جهد	جہاد کرنا	فَاعَلَ	ماضی				انہوں نے جہاد کیا
۵۴۱	۲۱۸	يَرْجُوْنَ	رجی	امید رکھنا	ض	مضارع				وہ امید رکھتے ہیں
۵۴۲	۲۱۹	مَنَافِعُ	نفع	نفع پہنچانا	ف	اسم				فوائد
۵۴۳	۲۱۹	يُبَيِّنُ	بین	بیان کرنا۔ واضح کرنا۔	فَعَّلَ	مضارع				وہ بیان کرتا ہے
۵۴۴	۲۱۹	تَتَفَكَّرُوْنَ	فکر	غور وفکر کرنا	تفعیل	مضارع				تم غور وفکر کرتے ہو
۵۴۵	۲۲۰	اِصْلَاحٌ	صلح	اصلاح کرنا	اَفْعَلَ	اسم				اصلاح
۵۴۶	۲۲۰	اِنْ تُخَالِطُوْا	خلط	ملانا	تَفَاعَلَ	مضارع				اگر تم ملا لو
۵۴۷	۲۲۰	لَاَعْنَتَكُمْ	عنت	سختی کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				وہ یقیناً تمہیں مشقت میں ڈال دیتا
۵۴۸	۲۲۱	لَا تَنْكِحُوْا	نکح	نکاح کرنا	ض	نہی				تم نکاح نہ کرو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۴۹	۲۲۱	اَعْجَبَتْكُمْ	عجب	بھلا لگنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ بھلی لگتی ہے تمہیں
۵۵۰	۲۲۱	مُشْرِكٍ	شرك	شرک کرنا	اَفْعَلَ	اسم				مشرک
۵۵۱	۲۲۱	يَدْعُوْنَ	دعو	بلانا۔دعا کرنا	ن	مضارع				وہ سب بلاتے ہیں
۵۵۲	۲۲۱	يَتَذَكَّرُوْنَ	ذكر	ذکر کرنا	تَفَعَّلَ	مضارع				وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں
۵۵۳	۲۲۲	فَاعْتَزِلُوْا	عزل	الگ رہنا	اِفْتَعَلَ	امر				پس تم سب الگ رہو
۵۵۴	۲۲۲	وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ	قرب	قریب جانا	ك	فعل نہی				تم سب ان (عورتوں) کے قریب نہ جاؤ۔
۵۵۵	۲۲۲	اِذَا تَطَهَّرْنَ	طهر	اچھی طرح پاک ہونا	تَفَعَّلَ	ماضی				جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں
۵۵۶	۲۲۲	فَاْتُوْهُنَّ	اتى	آنا	ض	امر				تم سب ان کے پاس آؤ۔
۵۵۷	۲۲۳	شِئْتُمْ	شاء	چاہنا	ف	ماضی				تم نے چاہا۔
۵۵۸	۲۲۳	قَدِّمُوْا	قدم	آگے بھیجنا	فَعَّلَ	امر				تم سب آگے بھیجو
۵۵۹	۲۲۳	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	وقى	ڈرنا	اِفْتَعَلَ	امر				اور تم سب اللہ سے ڈرو
۵۶۰	۲۲۳	وَاعْلَمُوْا	علم	جاننا	س	امر				اور تم سب جان لو
۵۶۱	۲۲۳	مُلٰقُوْهُ	لقى	ملاقات کرنا	فَاعَلَ	اسم فاعل				سب اس سے ملنے والے ہو
۵۶۲	۲۲۴	لَا تَجْعَلُوْا	جعل	بنانا	ف	نہی				تم سب نہ بناؤ
۵۶۳	۲۲۴	اَنْ تَبَرُّوْا	برر	نیکی کرنا	ف	مضارع				یہ کہ تم نیکی کرو
۵۶۴	۲۲۴	تُصْلِحُوْا	صلح	اصلاح کرنا	ض	مضارع				تم سب اصلاح کرو

نمبرشمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۶۵	۲۲۵	يُؤَاخِذُكُمْ	اخذ	مواخذہ کرنا	فَاعَلَ	مضارع				تمہارا مواخذہ کرے گا
۵۶۶	۲۲۵	بِمَا كَسَبَتْ	کسب	کمانا	ض	ماضی				جو اس نے کمایا
۵۶۷	۲۲۶	يُؤْلُوْنَ	یول	قسم کھانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ سب قسم کھاتے ہیں
۵۶۸	۲۲۶	تَرَبُّصُ	ربص	انتظار کرنا	تَفَعَّلَ	اسم				انتظار کرنا ہے
۵۶۹	۲۲۶	اِنْ فَآءُوْا	فیء	رجوع کرنا	ض	ماضی				اگر وہ رجوع کرلیں
۵۷۰	۲۲۷	عَزَمُوْا	عزم	عزم کرنا	ض	ماضی				انہوں نے عزم کیا
۵۷۱	۲۲۸	لَا يَحِلُّ	حلل	جائز ہونا	ض	مضارع				حلال نہیں
۵۷۲	۲۲۸	اَنْ يَّكْتُمْنَ	کتم	چھپانا	ن	مضارع				یہ کہ وہ چھپائیں
۵۷۳	۲۲۸	خَلَقَ	خلق	پیدا کرنا	ن	ماضی				اس نے پیدا کیا
۵۷۴	۲۲۸	اِنْ كُنَّ	کون	ہونا	ن	ماضی				اگر وہ ہیں
۵۷۵	۲۲۸	يُؤْمِنَّ	امن	ایمان لانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ ایمان رکھتی ہیں
۵۷۶	۲۲۸	بِرَدِّهِنَّ	ر د د	لوٹانا	ن	اسم				ان کو لوٹانے کے
۵۷۷	۲۲۸	اِنْ اَرَادُوْا	رود	چاہنا	اَفْعَلَ	ماضی				اگر وہ سب ارادہ کرلیں
۵۷۸	۲۲۹	فَاِمْسَاكٌ	مسک	روکنا	اَفْعَلَ	اسم				پھر روک لینا ہے
۵۷۹	۲۲۹	تَسْرِيْحٌ	سرح	چھوڑنا	اِفْتَعَلَ	اسم				چھوڑ دینا
۵۸۰	۲۲۹	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اتی	دینا	اَفْعَلَ	اسم				تم انہیں دے چکے ہو
۵۸۱	۲۲۹	يَخَافَا	خوف	ڈرنا	ض	مضارع				وہ دونوں ڈرتے ہیں

نمبرشمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۸۲	۲۲۹	يُقِيمَا	قام	قائم کرنا	اِفْتَعَلَ	مضارع				وہ دونوں قائم رکھتے ہیں۔
۵۸۳	۲۲۹	خِفْتُمْ	خوف	ڈرنا	ف	ماضی				تم سب ڈرے
۵۸۴	۲۲۹	اِفْتَدَتْ	فتد	فدیہ دینا	اِفْتَعَلَ	ماضی				اس نے فدیہ دیا
۵۸۵	۲۲۹	لَاتَعْتَدُوْهَا	عدی	تجاوز کرنا	اِفْتَعَلَ	نہی				تم ان سے تجاوز نہ کرو۔
۵۸۶	۲۳۰	طَلَّقَهَا	طلق	طلاق دینا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے اسے طلاق دی۔
۵۸۷	۲۳۰	اَنْ يَّتَرَاجَعَا	رجع	رجوع کرنا	تفاعَلَ	مضارع				یہ کہ وہ دونوں رجوع کرلیں
۵۸۸	۲۳۰	ظَنَّا	ظنن	خیال کرنا گمان	ن	ماضی				ان دونے خیال کیا۔
۵۸۹	۲۳۰	يُبَيِّنُهَا	بین	کھول کھول کر بیان کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ انہیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے
۵۹۰	۲۳۱	فَبَلَغْنَ	بَلَغ	پہنچنا	ن	ماضی				پھر وہ پہنچ گئیں۔
۵۹۱	۲۳۱	سَرِّحُوْا	سرح	رخصت کرنا	فَعَّلَ	امر				تم سب رخصت کرو۔
۵۹۲	۲۳۱	ظَلَمَ	ظلم	ظلم کرنا	ض	ماضی				اس نے ظلم کیا
۵۹۳	۲۳۱	لَاتَتَّخِذُوْا	اخذ	پکڑنا۔بنانا	اِفْتَعَلَ	نہی				تم سب نہ پکڑو۔
۵۹۴	۲۳۱	اُذْكُرُوْا	ذکر	یاد کرنا	ن	امر				تم سب یاد کرو
۵۹۵	۲۳۱	اَنْزَلَ	نزل	نازل کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے نازل کیا۔
۵۹۶	۲۳۱	مَنْ يَّفْعَلْ	فعل	کرنا	ف	مضارع				جو کرے۔

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۵۹۷	۲۳۱	یَعِظُکُمْ	وعظ	نصیحت کرنا	ض	مضارع				وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔
۵۹۸	۲۳۲	لَاتَعْضُلُوْا	عضل	روکنا	ن	نہی				تم انہیں نہ روکو
۵۹۹	۲۳۲	اَنْ یَّنْکِحْنَ	نکح	نکاح کرنا	ض	مضارع				یہ کہ وہ نکاح کر لیں۔
٦۰۰	۲۳۲	اِذَاتَرَاضَوْا	رضی	راضی ہونا	تفاعل	مضارع ماضی				جب وہ راضی ہو جائیں
٦۰۱	۲۳۲	یُوْعَظُ	وعظ	نصیحت کرنا	ن	مضارع مجہول				تمہیں نصیحت کی جاتی ہے۔
٦۰۲	۲۳۲	اَزْکٰی	زکی	پاکیزگی اختیار کرنا	ض	اسم تفضیل				زیادہ پاکیزہ۔
٦۰۳	۲۳۳	یُرْضِعْنَ	رضع	دودھ پلانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ دودھ پلاتی ہیں
٦۰۴	۲۳۳	اَرَادَ	ر و د	ارادہ کرنا۔ چاہنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے چاہا
٦۰۵	۲۳۳	اَنْ یُّتِمَّ	تمم	پورا کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				یہ کہ پورا کرے
٦۰٦	۲۳۳	رِزْقُهُنَّ	رزق	کھلانا	ن	اسم				ان عورتوں کا رزق
٦۰۷	۲۳۳	کِسْوَتُهُنَّ	کسو	پہنانا	ض	اسم				ان عورتوں کا لباس
٦۰۸	۲۳۳	لَاتُکَلَّفُ	کلف	مکلف ٹھہرانا	فَعَّلَ	مضارع مجہول				نہیں تکلیف دی جاتی
٦۰۹	۲۳۳	لَاتُضَآرَّ	ضرر	نقصان پہنچانا	فَاعَلَ	مضارع مجہول				نہ نقصان پہنچایا جائے
٦۱۰	۲۳۳	تَشَاوُرٍ	شور	مشورہ کرنا	فَاعَلَ	اسم				مشورے سے
٦۱۱	۲۳۳	سَلَّمْتُمْ	سلم	دینا	فَعَّلَ	ماضی				تم نے دیا
٦۱۲	۲۳۳	اٰتَیْتُمْ	اتی	دینا طے کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				تم نے دینا طے کیا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۶۱۳	۲۳۴	يُتَوَفَّوْنَ	وفي	فوت ہونا	تَفَعَّل	مضارع مجہول				وہ فوت کردیے جاتے ہیں
۶۱۴	۲۳۴	يَذَرُوْنَ	وذر	چھوڑنا	س	مضارع				وہ چھوڑتے ہیں
۶۱۵	۲۳۴	يَتَرَبَّصْنَ	ربص	روکنا	تَفَعَّل	مضارع بمعنی امر				وہ روکے رکھیں
۶۱۶	۲۳۴	فَعَلْنَ	فعل	کرنا	ف	ماضی				ان (عورتوں) نے کیا۔
۶۱۷	۲۳۵	عَرَّضْتُمْ	عرض	اشارہ کرنا	فَعَّلَ	ماضی				تم نے اشارہ کیا
۶۱۸	۲۳۵	اَكْنَنْتُمْ	کنن	چھپانا	اَفْعَلَ	ماضی				تم نے چھپایا
۶۱۹	۲۳۵	سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	ذکر	تذکرہ کرنا	ن	مضارع				عنقریب تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے
۶۲۰	۲۳۵	لَاتُوَاعِدُوْا	وعد	وعدہ کرنا	فَاعَلَ	نہی				تم وعدہ نہ کرو
۶۲۱	۲۳۵	اَنْ تَقُوْلُوْا	قول	کہنا	ن	ماضی				یہ کہ تم کہو
۶۲۲	۲۳۵	وَلَاتَعْزِمُوْا	عزم	پختہ	ض	نہی				اور تم سب پختہ ارادہ نہ کرو۔
۶۲۳	۲۳۵	حَتّٰى يَبْلُغَ	بلغ	پہنچنا	ن	مضارع				حتی کہ وہ پہنچ جائے۔
۶۲۴	۲۳۵	فَاحْذَرُوْهُ	حذر	ڈرنا	ف	امر				پس اسی سے ڈرو
۶۲۵	۲۳۵	وَاعْلَمُوْا	علم	جاننا	س	امر				اور جان لو
۶۲۶	۲۳۶	مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ	مَسَسَ	چھونا	ن	نہی				جن کو تم نے ہاتھ نہ لگایا ہو
۶۲۷	۲۳۶	مَالَمْ تَفْرِضُوْا	فرض	مقرر کرنا۔ فرض کرنا۔	ض	مضارع				جن کا تم نے مہر مقرر نہ کیا ہو

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۶۲۸	۲۳۶	مَتِّعُوْهُنَّ	متع	تحفہ میں دینا	فَعَّلَ	امر				تم انہیں تحفے میں کچھ دے دو
۶۲۹	۲۳۶	اَلْمُقْتِرِ	قتر	تنگ دست ہونا	اَفْعَلَ	اسم				تنگ دست
۶۳۰	۲۳۷	فَرَضْتُمْ	فرض	مقرر کرنا	ض	ماضی				تم نے مقرر کیا۔
۶۳۱	۲۳۷	اَنْ يَّعْفُوْنَ	عفو	معاف کرنا	ن	مضارع				یہ کہ وہ معاف کردیں
۶۳۲	۲۳۷	لَا تَنْسَوُا	نسی	بھولنا	سمع	نہی				تم نہ بھولو۔
۶۳۳	۲۳۸	حٰفِظُوْا	حفظ	حفاظت کرنا	فَاعَلَ	امر				تم حفاظت کرو۔
۶۳۴	۲۳۸	قُوْمُوْا	قوم	کھڑے ہونا	ن	امر				کھڑے ہو جاؤ۔
۶۳۵	۲۳۹	خِفْتُمْ	خوف	خوف ہونا	ن	ماضی				تمہیں خوف ہوا۔
۶۳۶	۲۳۹	اَمِنْتُمْ	امن	امن میں ہونا	س	ماضی				تمہیں امن حاصل ہوا
۶۳۷	۲۳۹	فَاذْكُرُوا اللّٰهَ	ذکر	یاد کرنا	ن	امر				پس اللہ کو یاد کرو۔
۶۳۸	۲۳۹	عَلَّمَكُمْ	علم	سکھلانا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے تمکو سکھایا
۶۳۹	۲۴۰	يُتَوَفَّوْنَ	فوت	فوت ہونا	تَفَعَّلَ	مضارع مجہول				وہ فوت کردیے جاتے ہیں۔
۶۴۰	۲۴۰	اِنْ خَرَجْنَ	خرج	نکلنا	ن	ماضی				اگر وہ نکل جائیں
۶۴۱	۲۴۲	يُبَيِّنُ اللّٰهُ	بین	صاف صاف بیان کرنا	فَعَّلَ	مضارع				اللہ صاف صاف بیان کرتا ہے۔
۶۴۲	۲۴۳	تَرَ	رای	دیکھنا	ف	ماضی				تو نے دیکھا
۶۴۳	۲۴۳	حَذَرَ	حذر	ڈرنا	اسم	ماضی				وہ ڈرا
۶۴۴	۲۴۳	مُوْتُوْا	موت	مرنا	ن	امر				تم مر جاؤ
۶۴۵	۲۴۳	اَحْيَاهُمْ	حی	زندہ کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے انہیں زندہ کیا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۲۴۶	۲۴۳	يَشْكُرُوْنَ	شكر	شکر کرنا	ن	مضارع				وہ شکر کرتے ہیں
۲۴۷	۲۴۴	قَاتِلُوْا	قتل	قتال کرنا	فَاعَلَ	امر				قتال کرو
۲۴۸	۲۴۵	يُقْرِضُ	قرض	قرض دینا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ قرض دیتا ہے
۲۴۹	۲۴۵	فَيُضٰعِفَهٗ	ضعف	کئی گنا بڑھانا	فَاعَلَ	مضارع				پس وہ اسے بڑھاتا ہے۔
۲۵۰	۲۴۵	يَقْبِضُ	قبض	تنگ کرنا	ض	مضارع				وہ تنگ کرتا ہے
۲۵۱	۲۴۵	يَبْصُطُ	بصط	کشادہ کرنا	ن	مضارع				وہ کشادہ کرتا ہے
۲۵۲	۲۴۵	تُرْجَعُوْنَ	رجع	لوٹنا	ض	مضارع مجہول				تم لوٹائے جاؤ گے۔
۲۵۳	۲۴۶	اِبْعَثْ	بعث	بھیجنا	اَفْعَلَ	امر				مبعوث کیجئے
۲۵۴	۲۴۶	كُتِبَ	كتب	فرض کرنا	ن	ماضی مجہول				فرض کر دیا گیا
۲۵۵	۲۴۶	تَوَلَّوْا	ولی	پھرنا	تَفَعَّلَ	ماضی				وہ سب پھر گئے
۲۵۶	۲۴۷	لَمْ يُؤْتَ	اتی	دینا	ض	ماضی				نہیں دی گئی اسے
۲۵۷	۲۴۷	اِصْطَفٰهُ	صفو	منتخب کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				اس نے اسے منتخب کیا
۲۵۸	۲۴۷	زَادَهٗ	زی د	زیادہ دینا	ض	ماضی				زیادہ دی ہے اسے
۲۵۹	۲۴۷	يَشَآءُ	شاء	چاہنا	ف	مضارع				وہ چاہتا ہے
۲۶۰	۲۴۸	تَرَكَ	ترك	چھوڑنا	ن	ماضی				اس نے چھوڑا
۲۶۱	۲۴۸	تَحْمِلُهُ	حمل	اٹھانا	ح	مضارع				اٹھا لائیں گے اسے
۲۶۲	۲۴۹	فَصَلَ	فصل	نکلنا	ن	ماضی				وہ نکلا
۲۶۳	۲۴۹	مُبْتَلِيْكُمْ	بلی	آزمانا	اِفْتَعَلَ	اسم فاعل				تمہیں آزمانے والا ہے
۲۶۴	۲۴۹	شَرِبَ	شرب	پینا	س	ماضی				اس نے پیا
۲۶۵	۲۴۹	يَطْعَمْهُ	طعم	چکھنا	س	مضارع				وہ اسے چکھے گا

معنی کلمہ	امر	مضارع	ماضی	ترکیب	باب	مادے کا معنی	مادہ	کلمہ	آیت نمبر	نمبر شمار
اسنے اسے پار کرلیا				ماضی	فَاعَلَ	پار کرنا	جوز	جَاوَزَهٗ	۲۴۹	۲۶۶
وہ گمان کرتے ہیں				مضارع	ن	گمان کرنا	ظنن	يَظُنُّوْنَ	۲۴۹	۲۶۷
وہ ملنے والے ہیں				اسم فاعل	فَاعَلَ	ملاقات کرنا' ملنا	لقي	مُلٰقُوْا	۲۴۹	۲۶۸
وہ غالب آ گئے				ماضی	ض	غالب آنا	غلب	غَلَبَتْ	۲۴۹	۲۶۹
وہ مقابلے میں اترے				ماضی	ن	مقابلے میں اترنا	برز	بَرَزُوْا	۲۵۰	۲۷۰
ڈال دے				امر	اَفْعَلَ	ڈالنا۔ انڈیلنا	فرغ	اَفْرِغْ	۲۵۰	۲۷۱
جما دے۔ ثابت قدم رکھ				امر	فَعَّلَ	جمانا	ثبت	ثَبِّتْ	۲۵۰	۲۷۲
اور ہماری مدد فرما				امر	ن	مدد کرنا	نصر	وَانْصُرْنَا	۲۵۰	۲۷۳
پھر انہوں نے ان کو شکست دی۔				ماضی	ض	شکست دینا	هزم	فَهَزَمُوْهُمْ	۲۵۱	۲۷۴
اس نے قتل کیا				ماضی	ن	قتل کرنا' لڑنا	قتل	قَتَلَ	۲۵۱	۲۷۵
اس نے اس کو دی				ماضی	اَفْعَلَ	دینا	اتي	اٰتٰهُ	۲۵۱	۲۷۶
اس نے اسے سکھلایا				ماضی	فَعَّلَ	سکھلانا	علم	عَلَّمَهٗ	۲۵۱	۲۷۷
اللہ نے ہٹایا				مصدر	ف	ہٹانا	دفع	دَفْعُ اللّٰهِ	۲۵۱	۲۷۸
یقیناً بگڑ جاتی				ماضی	ض	بگڑنا	فسد	لَفَسَدَتْ	۲۵۱	۲۷۹
جنہیں ہم پڑھ کر سناتے ہیں۔				مضارع	ن	پڑھ کر سنانا	تلو	نَتْلُوْهَا	۲۵۱	۲۸۰
ہم نے فضیلت دی				ماضی	فَعَّلَ	فضیلت دینا	فضل	فَضَّلْنَا	۲۵۳	۲۸۱
اللہ نے کلام کیا				ماضی	فَعَّلَ	کلام کرنا	کلم	كَلَّمَ اللّٰهُ	۲۵۳	۲۸۲

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۶۸۳	۲۵۳	رَفَعَ	رفع	بلند کرنا	ف	ماضی				اس نے بلند کیا
۶۸۴	۲۵۳	اٰتَیْنَا	اتی	دینا	اَفْعَلَ	ماضی				ہم نے دیں
۶۸۵	۲۵۳	اَیَّدْنٰہُ	اید	مدد کرنا	فَعَّلَ	ماضی				ہم نے اس کی مدد کی
۶۸۶	۲۵۳	مَااقْتَتَلَ	قتل	باہم لڑنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				وہ نہ لڑتا
۶۸۷	۲۵۳	جَآءَتْھُمْ	جاء	آنا	ض	ماضی				آئے ان کے پاس
۶۸۸	۲۵۳	اِخْتَلَفُوْا	خلف	اختلاف کرنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				انہوں نے اختلاف کیا
۶۸۹	۲۵۳	اٰمَنَ	امن	ایمان لانا	اَفْعَلَ	ماضی				وہ ایمان لایا
۶۹۰	۲۵۳	کَفَرَ	کفر	کفر کرنا،انکار کرنا	ن	ماضی				اس نے کفر کیا
۶۹۱	۲۵۳	شَآءَ اللّٰہُ	ش ی ء	چاہنا	ف	ماضی				اللہ نے چاہا
۶۹۲	۲۵۳	یَفْعَلُ	فعل	کرنا	ف	مضارع				وہ کرتا ہے
۶۹۳	۲۵۳	یُرِیْدُ	ر و د	چاہنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ چاہتا ہے
۶۹۴	۲۵۴	اَنْفِقُوْا	نفق	خرچ کرنا	اَفْعَلَ	امر				تم سب خرچ کرو
۶۹۵	۲۵۴	رَزَقْنٰکُمْ	رزق	رزق دینا	ن	ماضی				ہم نے تمہیں رزق دیا
۶۹۶	۲۵۴	یَاْتِیَ	اتی	آنا	ض	مضارع				وہ آتا ہے
۶۹۷	۲۵۵	لَاتَاْخُذُہٗ	اَخَذَ	پکڑنا۔آنا	ن	مضارع				نہیں پکڑتی ہے اسکو
۶۹۸	۲۵۵	یَشْفَعُ	شفع	سفارش کرنا	ف	مضارع				وہ سفارش کرتا ہے
۶۹۹	۲۵۵	یَعْلَمُ	علم	جاننا	س	مضارع				وہ جانتا ہے
۷۰۰	۲۵۵	یُحِیْطُوْنَ	حیط	احاطہ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ احاطہ کرتے ہیں
۷۰۱	۲۵۵	وَسِعَ	وسع	گھیرنا	ف	ماضی				اس نے گھیرا

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۰۲	۲۵۵	لَا يَئُوْدُهٗ	اود	تھکانا	ن	مضارع				اسے نہیں تھکاتی
۷۰۳	۲۵۶	تَبَيَّنَ	بین	واضح ہونا	تَفَعَّلَ	ماضی				واضح ہو چکی
۷۰۴	۲۵۶	اِسْتَمْسَكَ	مسك	تھامنا	اِسْتَفْعَلَ	ماضی				اس نے تھام لیا
۷۰۵	۲۵۷	يُخْرِجُهُمْ	خرج	نکالنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ انہیں نکالتا ہے
۷۰۶	۲۵۸	تَرَ	رای	دیکھنا	ف	مضارع				تو نے دیکھا
۷۰۷	۲۵۸	حَآجَّ	حجج	جھگڑنا	فَاعَلَ	ماضی				اس نے جھگڑا کیا
۷۰۸	۲۵۸	اٰتٰهُ اللّٰهُ	اتی	دینا	اَفْعَلَ	ماضی				دے رکھی تھی اللہ نے
۷۰۹	۲۵۸	قَالَ	قول	کہنا	ن	ماضی				اس نے کہا
۷۱۰	۲۵۸	يُحْيٖ	حی	زندہ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ زندہ کرتا ہے
۷۱۱	۲۵۸	يُمِيْتُ	میت	مارنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ مارتا ہے
۷۱۲	۲۵۸	يَاْتِيْ	اتی	لانا	ض	مضارع				وہ لاتا ہے
۷۱۳	۲۵۸	فَبُهِتَ	بھت	ہکا بکا رہ جانا	ض	ماضی				پس وہ حیران رہ گیا
۷۱۴	۲۵۹	مَرَّ	مرر	گزرنا	ن	ماضی				وہ گزرا
۷۱۵	۲۵۹	بَعَثَهٗ	بعث	دوبارہ زندہ کرنا	ف	ماضی				اس نے اسے دوبارہ زندہ کیا
۷۱۶	۲۵۹	كَمْ لَبِثْتَ	لبث	ٹھہرنا	س	ماضی				تو کتنا عرصہ یہاں رہا ہے۔
۷۱۷	۲۵۹	فَانْظُرْ	نظر	دیکھنا	ن	امر				پس دیکھ
۷۱۸	۲۵۹	لِنَجْعَلَكَ	جعل	بنانا	ف	مضارع				تاکہ ہم تمہیں بنائیں
۷۱۹	۲۵۹	نُنْشِزُهَا	نشز	جوڑنا	اَفْعَلَ	مضارع				ہم اسے جوڑتے ہیں۔

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۲۰	۲۵۹	نَكْسُوْهَا	كسو	چڑھانا	ن	مضارع				ہم چڑھاتے ہیں ان پر
۷۲۱	۲۵۹	اَعْلَمُ	علم	جاننا	س	مضارع				میں جانتا ہوں
۷۲۲	۲۶۰	اَرِنِیْ	رای	دکھانا	ض	امر				تو مجھے دکھا
۷۲۳	۲۶۰	لِيَطْمَئِنَّ	طمء	مطمئن ہونا	اِفْتَعَلَ	مضارع				تاکہ مطمئن ہو جائے
۷۲۴	۲۶۰	فَخُذْ	اخذ	لینا	ن	امر				پس پکڑلو
۷۲۵	۲۶۰	فَصُرْهُنَّ	صور	مانوس کرنا	ن	امر				پھر انہیں مانوس کرلو
۷۲۶	۲۶۰	اِجْعَلْ	جعل	رکھنا	ف	امر				تو رکھ
۷۲۷	۲۶۰	اُدْعُهُنَّ	دعا	پکارنا	ن	امر				تو انہیں پکار
۷۲۸	۲۶۰	يَاْتِيْنَكَ	اتی	آنا	ض	مضارع				وہ آئیں گے تیرے پاس
۷۲۹	۲۶۱	يُنْفِقُوْنَ	نفق	خرچ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ خرچ کرتے ہیں۔
۷۳۰	۲۶۱	اَنْبَتَتْ	نبت	اگانا	اَفْعَلَ	ماضی				اس سے اگیں
۷۳۱	۲۶۱	يُضٰعِفُ	ضعف	کئی گنا بڑھانا	فَاعَلَ	مضارع				وہ بڑھاتا ہے
۷۳۲	۲۶۱	يَشَآءُ	شاء	چاہنا	ف	مضارع				وہ چاہتا ہے
۷۳۳	۲۶۲	يُتْبِعُوْنَ	تبع	جتانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ جتاتے ہیں
۷۳۴	۲۶۲	مَنًّا	من	احسان جتانا	ن	اسم				احسان
۷۳۵	۲۶۲	يَحْزَنُوْنَ	حزن	غمگین ہونا	س	مضارع				وہ غمگین ہوتے ہیں یا ہوں گے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۳۶	۲۶۳	يَتْبَعُهَا	تبع	پیچھے لانا	س	مضارع				وہ پیچھے لاتا ہے اس کے
۷۳۷	۲۶۴	لَاتُبْطِلُوْا	بطل	ضائع کرنا	اَفْعَلَ	نہی				تم مت ضائع کرو
۷۳۸	۲۶۴	فَاَصَابَهٗ	صیب	برسنا	اَفْعَلَ	فعل ماضی				پھر برسے اس پر
۷۳۹	۲۶۴	يَقْدِرُوْنَ	قدر	قدرت رکھنا	ض	مضارع				وہ قدرت رکھتے ہیں
۷۴۰	۲۶۴	كَسَبُوْا	کسب	کمانا	ض	ماضی				انہوں نے کمایا
۷۴۱	۲۶۵	اِبْتِغَاءَ	بتغ	چاہنا	اِفْتَعَلَ	مصدر				چاہتے ہوئے
۷۴۲	۲۶۵	فَاٰتَتْ	اتی	لانا	اَفْعَلَ	ماضی				پھر وہ لائے
۷۴۳	۲۶۵	اَيَوَدُّ	ود	چاہنا	ن	مضارع				کیا وہ پسند کرتا ہے
۷۴۴	۲۶۶	اَصَابَهُ الْكِبَرُ	صاب	پہنچنا	اَفْعَلَ	ماضی				پکڑا اسے بڑھاپے نے۔
۷۴۵	۲۶۶	اِحْتَرَقَتْ	حرق	جلنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				وہ جل جائے
۷۴۶	۲۶۶	يَتَفَكَّرُوْنَ	فکر	غور وفکر	تَفَعَّلَ	مضارع				وہ غور وفکر کرتے ہیں
۷۴۷	۲۶۷	اَخْرَجْنَا	خرج	نکالنا	اَفْعَلَ	ماضی				ہم نے نکالا
۷۴۸	۲۶۷	لَاتَيَمَّمُوْا	تیمم	ارادہ کرنا قصد کرنا	تَفَعَّلَ	نہی				تم قصد نہ کرو
۷۴۹	۲۶۷	بِاٰخِذِيْهِ	اخذ	لینا	اَفْعَلَ	اسم فاعل				اس کو لینے والے
۷۵۰	۲۶۷	تُغْمِضُوْا	غمض	چشم پوشی کرنا	افعا ل	مضارع				تم چشم پوشی کرلو
۷۵۱	۲۶۸	يَعِدُكُمْ	وعد	ڈرانا۔ وعدہ کرنا	ض	مضارع				وہ تم سے وعدہ کرتا ہے۔

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۵۲	۲۶۸	یَاْمُرُکُمْ	امر	حکم دینا	ن	مضارع				وہ تمہیں حکم دیتا ہے
۷۵۳	۲۶۹	یُؤْتِیْ	اتی	عطا کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ عطا کرتا ہے
۷۵۴	۲۶۹	یَذَّکَّرُ	ذکر	نصیحت کرنا	تَفَعَّلَ	مضارع				وہ نصیحت کرتا ہے
۷۵۵	۲۷۰	اَوْنَذَرْتُمْ	نذر	نذر ماننا	ض	ماضی				یا تم نذر مانو
۷۵۶	۲۷۰	یَعْلَمُہٗ	علم	جاننا	س	مضارع				وہ اسے جانتا ہے
۷۵۷	۲۷۱	تُبْدُوْا	بدا	ظاہر کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				تم ظاہر کرو
۷۵۸	۲۷۱	تُخْفُوْھَا	خفی	چھپانا	اَفْعَلَ	مضارع				تم اسے چھپاؤ
۷۵۹	۲۷۱	یُکَفِّرُ	کفر	دور کرنا	فَعَّلَ	مضارع				وہ دور کردے گا
۷۶۰	۲۷۲	یَھْدِیْ	ھدی	ہدایت دینا	ض	مضارع				وہ ہدایت دیتا ہے
۷۶۱	۲۷۲	یَشَآءُ	شاء	چاہنا	ف	مضارع				وہ چاہتا ہے
۷۶۲	۲۷۲	مَاتُنْفِقُوْا	نفق	خرچ کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				جو مال تم خرچ کروگے
۷۶۳	۲۷۲	اِبْتِغَآءَ	بغی	حاصل کرنا	اِفْتَعَلَ	اسم مصدر				حاصل کرنے کے لیے
۷۶۴	۲۷۲	یُوَفَّ	وفی	دینا	فَعَّلَ	مضارع مجہول				پورا پورا دے دیا جائے گا۔
۷۶۵	۲۷۳	اُحْصِرُوْا	حصر	روک دینا۔ گھیر لینا۔	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				وہ گھیر لیے گئے وہ روک لیے گئے
۷۶۶	۲۷۳	یَسْتَطِیْعُوْنَ	استطاع	طاقت رکھنا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				وہ سب طاقت رکھتے ہیں
۷۶۷	۲۷۳	یَحْسَبُھُمْ	حسب	گمان کرنا	ح	مضارع				وہ انہیں گمان کرتا ہے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۶۸	۲۷۳	تَعْرِفُهُمْ	عرف	پہچاننا	ض	مضارع				تم انہیں پہچان سکتے ہو
۷۶۹	۲۷۳	لَا يَسْئَلُوْنَ	سئل	سوال کرنا	ف	مضارع				وہ سوال نہیں کرتے ہیں
۷۷۰	۲۷۴	سِرًّا	سر	چھپانا	س	اسم				چھپا کر
۷۷۱	۲۷۴	عَلَانِيَةً	اعلن	اعلان کرنا	ض	اسم				ظاہری طورر پر
۷۷۲	۲۷۵	يَأْكُلُوْنَ	اکل	کھانا	ن	مضارع				وہ کھاتے ہیں
۷۷۳	۲۷۵	يَقُوْمُوْنَ	قام	اٹھنا	ن	مضارع				وہ اٹھیں گے
۷۷۴	۲۷۵	يَتَخَبَّطُهُ	خبط	دیوانہ کرنا	تَفَعَّلَ	مضارع				اسے دیوانہ کردیا ہو
۷۷۵	۲۷۵	اَلْمَسِّ	مس	چھونا	ن	اسم				چھونا
۷۷۶	۲۷۵	اَلْبَيْعُ	بیع	بیچنا	ض	اسم				تجارت
۷۷۷	۲۷۵	الرِّبٰوا	ربو	فائدہ لینا	ن	اسم				سود
۷۷۸	۲۷۵	اَحَلَّ	احل	حلال کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				اس نے حلال قرار دیا
۷۷۹	۲۷۵	حَرَّمَ	حرم	حرام کرنا	فَعَّلَ	ماضی				اس نے حرام قرار دیا
۷۸۰	۲۷۵	جَآءَ	جاء	آنا	ض	ماضی				وہ آیا
۷۸۱	۲۷۵	فَانْتَهٰى	نھی	باز آنا	اِفْتَعَلَ	ماضی				پھر وہ باز آگئے
۷۸۲	۲۷۵	عَادَ	عاد	اعادہ کرنا	ن	ماضی				اس نے اعادہ کیا
۷۸۳	۲۷۶	يَمْحَقُ	محق	مٹانا	ف	مضارع				وہ مٹاتا ہے
۷۸۴	۲۷۶	يُرْبِي	رب	بڑھانا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ بڑھاتا ہے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۷۸۵	۲۷۶	يُحِبُّ	حبب	محبت کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				وہ محبت کرتا ہے
۷۸۶	۲۷۷	اٰمَنُوْا	امن	ایمان لانا	اَفْعَلَ	ماضی				وہ سب ایمان لائے۔
۷۸۷	۲۷۷	عَمِلُوْا	عمل	عمل کرنا	س	ماضی				انہوں نے عمل کیے۔
۷۸۸	۲۷۷	اَقَامُوْا	قام	قائم کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				انہوں نے قائم کی
۷۸۹	۲۷۷	اٰتَوُا	اتی	دینا	اَفْعَلَ	ماضی				وہ ادا کرتے رہے
۷۹۰	۲۷۷	يَحْزَنُوْنَ	حزن	غمگین ہونا	س	مضارع				وہ غمگین ہوتے ہیں
۷۹۱	۲۷۸	اِتَّقُوْا	وقی	ڈرنا	اِفْتَعَلَ	امر				تم سب ڈرو
۷۹۲	۲۷۸	وَذَرُوْا	ذری	چھوڑنا	ف	امر				اور تم سب چھوڑ دو
۷۹۳	۲۷۹	لَمْ تَفْعَلُوْا	فعل	کرنا	ف	مضارع				تم ایسا نہ کرو گے
۷۹۴	۲۷۹	فَاْذَنُوْا	اذن	تیار رہنا	س	امر				تم تیار رہو
۷۹۵	۲۷۹	حَرْبٌ	حرب	لڑائی کرنا	ض	اسم				لڑائی
۷۹۶	۲۷۹	اِنْ تُبْتُمْ	توب	توبہ کرنا	ن	ماضی				اگر تم توبہ کرلو
۷۹۷	۲۷۹	لَا تُظْلَمُوْنَ	ظلم	ظلم کرنا	ض	مضارع مجہول				تم سب پر ظلم نہیں کیا جائے گا
۷۹۸	۲۸۰	عُسْرَةٍ	عسر	تنگی یا مشکل میں ڈالنا	ض	اسم				تنگی
۷۹۹	۲۸۰	مَيْسَرَةٍ	یسر	آسانی پیدا کرنا	ض	اسم				اسودہ حالی
۸۰۰	۲۸۰	فَنَظِرَةٌ	نظر	مہلت دینا	ن	اسم				پس مہلت دینا ہے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۸۰۱	۲۸۰	اَنْ تَصَدَّقُوْا	صدق	صدقہ کرنا	تَفَعَّلَ	ماضی				اگر تم بخش دو
۸۰۲	۲۸۱	تُرْجَعُوْنَ	رجع	لوٹانا	ض	مضارع مجہول				تم سب لوٹائے جاؤ گے۔
۸۰۳	۲۸۱	تُوَفّٰی	وفی	بدلہ دینا	تَفَعَّلَ	ماضی مجہول				تمہیں پورا پورا بدلہ دیا جائے گا
۸۰۴	۲۸۱	كَسَبَتْ	کسب	کمانا	ض	ماضی				اس نے کمایا
۸۰۵	۲۸۲	اِذَا تَدَايَنْتُمْ	دین	معاملہ کرنا۔ قرض دینا	تَفَاعَلَ	ماضی				جب تم قرض کا معاملہ کرنے لگو
۸۰۶	۲۸۲	فَاكْتُبُوْهُ	کتب	لکھنا	ن	امر				تو اسے لکھ لیا کرو۔
۸۰۷	۲۸۲	لَا يَاْبَ	ابی	انکار کرنا	ف	نہی				انکار نہ کرے
۸۰۸	۲۸۲	وَلْيُمْلِلِ	ملل	لکھوانا	اَفْعَلَ	امر				اور چاہیے کہ وہ لکھوائے۔
۸۰۹	۲۸۲	لَا يَبْخَسْ	بخس	کمی کرنا	ف	امر				وہ کمی نہ کرے۔
۸۱۰	۲۸۲	ضَعِيْفًا	ضعف	کمزور ہونا	ك	اسم				کمزور
۸۱۱	۲۸۲	يَسْتَطِيْعُ	طیع	طاقت رکھنا	اِسْتَفْعَلَ	مضارع				وہ طاقت رکھتا ہے
۸۱۲	۲۸۲	وَاسْتَشْهِدُوْا	شهد	گواہ بنا	اِسْتَفْعَلَ	امر				اور گواہ بنالو
۸۱۳	۲۸۲	يَكُوْنَا	کون	ہونا	ن	مضارع				وہ دو ہوں
۸۱۴	۲۸۲	تَرْضَوْنَ	رضی	راضی ہونا	س	مضارع				تم پسند کرتے ہو
۸۱۵	۲۸۲	اَنْ تَضِلَّ	ضلل	بھول جانا گمراہ ہونا	ض	مضارع				یہ کہ بھول جائے
۸۱۶	۲۸۲	فَتُذَكِّرَ	ذکر	یاد دلانا	فَعَّلَ	مضارع				تو یاد دلائے

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۸۱۷	۲۸۲	دُعُوْا	دعو	پکارنا	ن	ماضی مجہول				وہ سب بلائے جائیں
۸۱۸	۲۸۲	لَا تَسْئَمُوْا		کاہلی کرنا سستی کرنا	س	نہی				تم سب کاہلی نہ کرو
۸۱۹	۲۸۲	اَقْسَطُ	قسط	انصاف کرنا	ض	اسم				زیادہ انصاف کی بات
۸۲۰	۲۸۲	لَاتَرْتَابُوْا	ریب	شک میں پڑنا	اِفْتَعَلَ	امر				تم شک میں نہ پڑو
۸۲۱	۲۸۲	تُدِيْرُوْنَهَا		لین دین کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				تم اس کا لین دین کرتے ہو
۸۲۲	۲۸۲	تَبَايَعْتُمْ	بیع	سودا بازی کرنا	تفاعَلَ	ماضی				تم نے سودے بازی کی
۸۲۳	۲۸۲	لَايُضَآرَّ	ضرر	تکلیف دینا	فَاعَلَ	نہی مجہول				نہ تکلیف دیا جائے
۸۲۴	۲۸۲	فُسُوْقٌ	فسق	گناہ کرنا	ن	اسم				گناہ
۸۲۵	۲۸۲	يُعَلِّمُكُمْ	علم	سکھلانا	فَعَّلَ	مضارع				وہ تمہیں سکھاتا ہے
۸۲۶	۲۸۳	تَجِدُوْا	وجد	پانا	ض	ماضی				تم سب نے پایا
۸۲۷	۲۸۳	فَرِهٰنٌ	رھن	رہن رکھنا	ف	اسم				پس رہن
۸۲۸	۲۸۳	اَمِنَ	امن	اعتبار کرنا، امین جاننا	س	ماضی				اس کو اعتبار رہوا
۸۲۹	۲۸۳	فَلْيُؤَدِّ	اداء	ادا کرنا	فَعَّلَ	امر				تو چاہیے کہ ادا کرے
۸۳۰	۲۸۳	اؤْتُمِنَ	امن	امانت رکھنا	اِفْتَعَلَ	ماضی مجہول				امانت رکھی گئی ہے۔
۸۳۱	۲۸۳	لَاتَكْتُمُوْا	کتم	چھپانا	ن	نہی				تم سب مت چھپاؤ

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۸۳۲	۲۸۴	تُبْدُوْا	بدا	ظاہر کرنا	اَفْعَلَ	مضارع				تم نے ظاہر کیا
۸۳۳	۲۸۴	تُخْفُوْهُ	خفی	چھپانا	اَفْعَلَ	مضارع				تم نے اسے چھپایا
۸۳۴	۲۸۴	يُحَاسِبْكُمْ	حسب	حساب لینا	فَاعَلَ	مضارع				وہ تم سے حساب لے گا
۸۳۵	۲۸۴	فَيَغْفِرُ	غفر	معاف کرنا، بخشنا	ض	مضارع				پس وہ بخش دے گا
۸۳۶	۲۸۴	يُعَذِّبُ	عذب	عذاب دینا	فَعَّلَ	مضارع				وہ عذاب دے گا
۸۳۷	۲۸۵	اٰمَنَ	امن	ایمان لانا	اَفْعَلَ	ماضی				وہ ایمان لایا
۸۳۸	۲۸۵	اُنْزِلَ	نزل	نازل کرنا	اَفْعَلَ	ماضی مجہول				نازل کیا گیا
۸۳۹	۲۸۵	نُفَرِّقُ	فرق	فرق کرنا	فَعَّلَ	مضارع				ہم فرق کرتے ہیں
۸۴۰	۲۸۵	قَالُوْا	قول	کہنا	ن	ماضی				انہوں نے کہا
۸۴۱	۲۸۵	سَمِعْنَا	سمع	سننا	س	ماضی				ہم نے سنا
۸۴۲	۲۸۶	اَطَعْنَا	طاع	اطاعت کرنا	اَفْعَلَ	ماضی				ہم نے اطاعت کی
۸۴۳	۲۸۶	لَا يُكَلِّفُ	کلف	تکلیف دینا	فَعَّلَ	مضارع				وہ تکلیف نہیں دیتا
۸۴۴	۲۸۶	مَا كَسَبَتْ	کسب	کمانا	ض	ماضی				جو نیکی اس نے کمائی
۸۴۵	۲۸۶	لَا تُؤَاخِذْنَآ	اخذ	مواخذہ کرنا	فَاعَلَ	نہی				ہمارا مواخذہ نہ فرما
۸۴۶	۲۸۶	اِنْ نَّسِيْنَآ	نسی	بھول چوک ہونا	س	ماضی				اگر ہم بھولیں
۸۴۷	۲۸۶	اَوْ اَخْطَاْنَا	خطا	غلطی ہونا	اَفْعَلَ	ماضی				یا ہم خطا کریں

نمبر شمار	آیت نمبر	کلمہ	مادہ	مادے کا معنی	باب	ترکیب	ماضی	مضارع	امر	معنی کلمہ
۸۴۸	۲۸۶	لَاتَحْمِلْ	حمل	ڈالنا	ض	نہی				نہ ڈال
۸۴۹	۲۸۶	وَاعْفُ عَنَّا	عفو	درگزر کرنا	ن	امر				ہم سے درگزر فرمائیے
۸۵۰	۲۸۶	وَاغْفِرْلَنَا	غفر	بخشنا	ض	امر				ہمیں بخش دیجئے
۸۵۱	۲۸۶	وَارْحَمْنَا	رحم	رحم کرنا	س	امر				ہم پر رحم فرمائیے
۸۵۲	۲۸۶	فَانْصُرْنَا	نصر	مدد کرنا	ن	امر				پس ہماری مدد فرمائیے

دلیل کلمات سورۃ الفاتحۃ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۱	حَمِدَ	يَحْمَدُ	اِحْمَدْ	۲	رَحِمَ	يَرْحَمُ	اِرْحَمْ	۳	مَلَكَ	يَمْلِكُ	اِمْلِكْ
۴	عَبَدَ	يَعْبُدُ	اُعْبُدْ	۵	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	اِسْتَعِنْ	۶	هَدٰى	يَهْدِىْ	اِهْدِ
۷	اَنْعَمَ	يُنْعِمُ	اَنْعِمْ								

دلیل کلمات سورۃ البقرۃ مدنیۃ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۸	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	۹	اَقَامَ	يَقُوْمُ	اَقِمْ	۱۰	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اَنْفِقْ
۱۱	اَيْقَنَ	يُوْقِنُ	اَيْقِنْ	۱۲	اَفْلَحَ	يُفْلِحُ	اَفْلِحْ	۱۳	كَفَرَ	يَكْفُرُ	اُكْفُرْ
۱۴	اَنْذَرَ	يُنْذِرُ	اَنْذِرْ	۱۵	خَتَمَ	يَخْتِمُ	اِخْتِمْ	۱۶	غَشِىَ	يَغْشٰى	اِغْشَ
۱۷	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	۱۸	خَدَعَ	يَخْدَعُ	اِخْدَعْ	۱۹	كَذَبَ	يَكْذِبُ	اِكْذِبْ
۲۰	اَفْسَدَ	يُفْسِدُ	اَفْسِدْ	۲۱	اَصْلَحَ	يُصْلِحُ	اَصْلِحْ	۲۲	شَعَرَ	يَشْعُرُ	اُشْعُرْ
۲۳	سَفِهَ	يَسْفَهُ	اِسْفَهْ	۲۴	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	۲۵	لَقِىَ	يَلْقٰى	اِلْقَ
۲۶	خَلٰى	يَخْلُوْ	اُخْلُ	۲۷	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اِسْتَهْزِءْ	۲۸	مَدَّ	يَمُدُّ	مُدَّ
۲۹	عَمِهَ	يَعْمَهُ	اِعْمَهْ	۳۰	اِشْتَرٰى	يَشْتَرِىْ	اِشْتَرِ	۳۱	ضَلَّ	يَضِلُّ	ضِلَّ
۳۲	رَبِحَ	يَرْبَحُ	اِرْبَحْ	۳۳	اِهْتَدٰى	يَهْتَدِىْ	اِهْتَدِ	۳۴	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتَوْقِدْ
۳۵	اَضَاءَ	يُضِىْءُ	اَضِئْ	۳۶	ذَهَبَ	يَذْهَبُ	اِذْهَبْ	۳۷	تَرَكَ	يَتْرُكُ	اُتْرُكْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۳۸	اَبْصَرَ	یُبْصِرُ	اَبْصِرْ	۳۹	صَمَّ	یَصَمُّ	صَمَّ	۴۰	بَکِمَ	یَبْکَمُ	اِبْکَمْ
۴۱	عَمِیَ	یَعْمٰی	اِعْمَ	۴۲	رَجَعَ	یَرْجِعُ	اِرْجِعْ	۴۳	صَابَ	یَصُوْبُ	صُبْ
۴۴	جَعَلَ	یَجْعَلُ	اِجْعَلْ	۴۵	خَطِفَ	یَخْطَفُ	اِخْطَفْ	۴۶	مَشٰی	یَمْشِیْ	اِمْشِ
۴۷	قَامَ	یَقُوْمُ	قُمْ	۴۸	شَآءَ	یَشَآءُ	شَأْ	۴۹	خَلَقَ	یَخْلُقُ	اُخْلُقْ
۵۰	اِتَّقٰی	یَتَّقِیْ	اِتَّقِ	۵۱	جَعَلَ	یَجْعَلُ	اِجْعَلْ	۵۲	اَنْزَلَ	یُنْزِلُ	اَنْزِلْ
۵۳	اَخْرَجَ	یُخْرِجُ	اَخْرِجْ	۵۴	نَزَّلَ	یُنَزِّلُ	نَزِّلْ	۵۵	اَتٰی	یَاْتِیْ	اِئْتِ
۵۶	دَعَا	یَدْعُوْ	اُدْعُ	۵۷	شَهِدَ	یَشْهَدُ	اِشْهَدْ	۵۸	صَدَقَ	یَصْدِقُ	اُصْدُقْ
۵۹	فَعَلَ	یَفْعَلُ	اِفْعَلْ	۶۰	اَعَدَّ	یُعِدُّ	اَعِدَّ	۶۱	بَشَّرَ	یُبَشِّرُ	بَشِّرْ
۶۲	جَرٰی	یَجْرِیْ	اِجْرِ	۶۳	عَمِلَ	یَعْمَلُ	اِعْمَلْ	۶۴	رَزَقَ	یَرْزُقُ	اُرْزُقْ
۶۵	خَلَدَ	یَخْلُدُ	اُخْلُدْ	۶۶	اِسْتَحْیٰی	یَسْتَحْیِیْ	اِسْتَحْیِیْ	۶۷	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	اِضْرِبْ
۶۸	اَرَادَ	یُرِیْدُ	اَرِدْ	۶۹	اَضَلَّ	یُضِلُّ	اَضِلَّ	۷۰	هَدٰی	یَهْدِیْ	اِهْدِ
۷۱	نَقَضَ	یَنْقُضُ	اُنْقُضْ	۷۲	عَهِدَ	یَعْهَدُ	اِعْهَدْ	۷۳	قَطَعَ	یَقْطَعُ	اِقْطَعْ
۷۴	اَمَرَ	یَاْمُرُ	مُرْ	۷۵	وَصَلَ	یَصِلُ	صِلْ	۷۶	اَفْسَدَ	یُفْسِدُ	اَفْسِدْ
۷۷	خَسِرَ	یَخْسَرُ	اِخْسَرْ	۷۸	مَاتَ	یَمُوْتُ	مُتْ	۷۹	اَحْیٰی	یُحْیِیْ	اَحْیِ
۸۰	اِسْتَوٰی	یَسْتَوِیْ	اِسْتَوِ	۸۱	سَوّٰی	یُسَوِّیْ	سَوِّ	۸۲	سَفَكَ	یَسْفِكُ	اِسْفِكْ
۸۳	سَبَّحَ	یُسَبِّحُ	سَبِّحْ	۸۴	قَدَّسَ	یُقَدِّسُ	قَدِّسْ	۸۵	عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ
۸۶	عَرَضَ	یَعْرِضُ	اِعْرِضْ	۸۷	قَالَ	یَقُوْلُ	قُلْ	۸۸	اَنْبَأَ	یُنْبِئُ	اَنْبِئْ
۸۹	اَبْدٰی	یُبْدِیْ	اَبْدِ	۹۰	كَتَمَ	یَكْتُمُ	اُكْتُمْ	۹۱	سَجَدَ	یَسْجُدُ	اُسْجُدْ
۹۲	اَبٰی	یَاْبٰی	اِءْبَ	۹۳	اِسْتَكْبَرَ	یَسْتَكْبِرُ	اِسْتَكْبِرْ	۹۴	كَانَ	یَكُوْنُ	كُنْ
۹۵	سَكَنَ	یَسْكُنُ	اُسْكُنْ	۹۶	اَكَلَ	یَاْكُلُ	كُلْ	۹۷	رَغِدَ	یَرْغَدُ	اِرْغَدْ
۹۸	شَاءَ	یَشَاءُ	شَأْ	۹۹	قَرِبَ	یَقْرَبُ	اِقْرَبْ	۱۰۰	ظَلَمَ	یَظْلِمُ	اِظْلِمْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۱۰۱	اَزَلَّ	یُزِلُّ	اَزِلَّ	۱۰۲	اَخْرَجَ	یُخْرِجُ	اَخْرِجْ	۱۰۳	تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ
۱۰۴	تَابَ	یَتُوْبُ	تُبْ	۱۰۵	اَتٰی	یَاْتِیْ	اِئْتِ	۱۰۶	تَبِعَ	یَتْبَعُ	اِتْبَعْ
۱۰۷	ذَکَرَ	یَذْکُرُ	اُذْکُرْ	۱۰۸	اَوْفٰی	یُوْفِیْ	اَوْفِ	۱۰۹	رَهِبَ	یَرْهَبُ	اِرْهَبْ
۱۱۰	اِشْتَرٰی	یَشْتَرِیْ	اِشْتَرِ	۱۱۱	لَبَسَ	یَلْبِسُ	اِلْبِسْ	۱۱۲	کَتَمَ	یَکْتُمُ	اُکْتُمْ
۱۱۳	اٰتٰی	یُؤْتِیْ	اٰتِ	۱۱۴	رَکَعَ	یَرْکَعُ	اِرْکَعْ	۱۱۵	اَمَرَ	یَاْمُرُ	اُؤْمُرْ/مُرْ
۱۱۶	نَسِیَ	یَنْسٰی	اِنْسَ	۱۱۷	تَلَا	یَتْلُوْ	اُتْلُ	۱۱۸	عَقَلَ	یَعْقِلُ	اِعْقِلْ
۱۱۹	اِسْتَعَانَ	یَسْتَعِیْنُ	اِسْتَعِنْ	۱۲۰	خَشَعَ	یَخْشَعُ	اِخْشَعْ	۱۲۱	ظَنَّ	یَظُنُّ	ظُنَّ
۱۲۲	رَجَعَ	یَرْجِعُ	اِرْجِعْ	۱۲۳	فَضَّلَ	یُفَضِّلُ	فَضِّلْ	۱۲۴	اِتَّقٰی	یَتَّقِیْ	اِتَّقِ
۱۲۵	جَزٰی	یَجْزِیْ	اِجْزِ	۱۲۶	قَبِلَ	یَقْبَلُ	اِقْبَلْ	۱۲۷	نَصَرَ	یَنْصُرُ	اُنْصُرْ
۱۲۸	اَخَذَ	یُؤْخَذُ	خُذْ	۱۲۹	نَجّٰی	یُنَجِّیْ	نَجِّ	۱۳۰	سَامَ	یَسُوْمُ	سُمْ
۱۳۱	ذَبَّحَ	یُذَبِّحُ	ذَبِّحْ	۱۳۲	اِسْتَحْیٰ	یَسْتَحْیِ	اِسْتَحْیِ	۱۳۳	فَرَقَ	یَفْرُقُ	اُفْرُقْ
۱۳۴	اَنْجٰی	یُنْجِیْ	اَنْجِ	۱۳۵	اَغْرَقَ	یُغْرِقُ	اَغْرِقْ	۱۳۶	نَظَرَ	یَنْظُرُ	اُنْظُرْ
۱۳۷	وٰعَدَ	یُوَاعِدُ	وَاعِدْ	۱۳۸	اِتَّخَذَ	یَتَّخِذُ	اِتَّخِذْ	۱۳۹	عَفَا	یَعْفُوْ	اُعْفُ
۱۴۰	شَکَرَ	یَشْکُرُ	اُشْکُرْ	۱۴۱	تَابَ	یَتُوْبُ	تُبْ	۱۴۲	قَتَلَ	یَقْتُلُ	اُقْتُلْ
۱۴۳	رَاٰی	یَرٰی	رَ	۱۴۴	بَعَثَ	یَبْعَثُ	اِبْعَثْ	۱۴۵	ظَلَّلَ	یُظَلِّلُ	ظَلِّلْ
۱۴۶	دَخَلَ	یَدْخُلُ	اُدْخُلْ	۱۴۷	سَجَدَ	یَسْجُدُ	اُسْجُدْ	۱۴۸	غَفَرَ	یَغْفِرُ	اِغْفِرْ
۱۴۹	زَادَ	یَزِیْدُ	زِدْ	۱۵۰	بَدَّلَ	یُبَدِّلُ	بَدِّلْ	۱۵۱	فَسَقَ	یَفْسُقُ	اُفْسُقْ
۱۵۲	اِسْتَسْقٰی	یَسْتَسْقِیْ	اِسْتَسْقِ	۱۵۳	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	اِضْرِبْ	۱۵۴	اِنْفَجَرَ	یَنْفَجِرُ	اِنْفَجِرْ
۱۵۵	عَلِمَ	یَعْلَمُ	اِعْلَمْ	۱۵۶	شَرِبَ	یَشْرَبُ	اِشْرَبْ	۱۵۷	عَثِیَ	یَعْثٰی	اِعْثَ
۱۵۸	صَبَرَ	یَصْبِرُ	اِصْبِرْ	۱۵۹	دَعَا	یَدْعُوْ	اُدْعُ	۱۶۰	اَخْرَجَ	یُخْرِجُ	اَخْرِجْ
۱۶۱	اَنْبَتَ	یُنْبِتُ	اَنْبِتْ	۱۶۲	اِسْتَبْدَلَ	یَسْتَبْدِلُ	اِسْتَبْدِلْ	۱۶۳	هَبَطَ	یَهْبِطُ	اِهْبِطْ
۱۶۴	سَاَلَ	یَسْئَلُ	اِسْئَلْ	۱۶۵	بَاءَ	یَبُوْءُ	بُؤْ	۱۶۶	عَصٰی	یَعْصِیْ	اِعْصِ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۱۶۷	حَزِنَ	يَحْزَنُ	اِحْزَنْ	۱۶۸	رَفَعَ	يَرْفَعُ	اِرْفَعْ	۱۶۹	اَخَذَ	يَأْخُذُ	خُذْ
۱۷۰	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلَّ	۱۷۱	اِعْتَدٰى	يَعْتَدِىْ	اِعْتَدِ	۱۷۲	عَاذَ	يَعُوْذُ	عُذْ
۱۷۳	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ	۱۷۴	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ	۱۷۵	اَمَرَ	يَأْمُرُ	مُرْ/اُؤْمُرْ
۱۷۶	تَشَابَهَ	يَتَشَابَهُ	تَشَابَهْ	۱۷۷	اَثَارَ (ثَارَ)	يُثِيْرُ يَثُوْرُ	اَثِرْ	۱۷۸	سَقٰى	يَسْقِىْ	اِسْقِ
۱۷۹	جَاءَ	يَجِئُ	جِئْ	۱۸۰	قَتَلَ	يَقْتُلُ	اُقْتُلْ	۱۸۱	اِدَّارَأَ (دَرَءَ)	يَدَّارَأُ (يَدْرَءُ)	اِدَّارَءْ
۱۸۲	اَرٰى	يُرِىْ	اَرِ	۱۸۳	اِشَّقَّقَ (شَقَّ)	يَشَّقَّقُ (يَشُقُّ)	اِشَّقَّقْ	۱۸۴	طَمِعَ	يَطْمَعُ	اِطْمَعْ
۱۸۵	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ	۱۸۶	حَرَّفَ	يُحَرِّفُ	حَرِّفْ	۱۸۷	حَدَّثَ	يُحَدِّثُ	حَدِّثْ
۱۸۸	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ	۱۸۹	حَاجَّ حَجَّ	يُحَاجُّ يَحُجُّ	حَاجَّ	۱۹۰	اَسَرَّ	يُسِرُّ	اَسِرَّ
۱۹۱	اَعْلَنَ	يُعْلِنُ	اَعْلِنْ	۱۹۲	ظَنَّ	يَظُنُّ	ظُنَّ	۱۹۳	كَتَبَ	يَكْتُبُ	اُكْتُبْ
۱۹۴	كَسَبَ	يَكْسِبُ	اِكْسِبْ	۱۹۵	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسَّ	۱۹۶	اَخْلَفَ	يُخْلِفُ	اَخْلِفْ
۱۹۷	اَحَاطَ	يُحِيْطُ	اَحِطْ	۱۹۸	عَبَدَ	يَعْبُدُ	اُعْبُدْ	۱۹۹	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلَّ
۲۰۰	اَعْرَضَ	يُعْرِضُ	اَعْرِضْ	۲۰۱	اَقَرَّ	يُقِرُّ	اَقِرَّ	۲۰۲	شَهِدَ	يَشْهَدُ	اِشْهَدْ
۲۰۳	تَظٰهَرَ	يَتَظٰهَرُ	تَظَاهَرْ	۲۰۴	فَادٰى	يُفَادِىْ	فَادِ	۲۰۵	حَرَّمَ	يُحَرِّمُ	حَرِّمْ
۲۰۶	رَدَّ	يَرُدُّ	رُدَّ	۲۰۷	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خَفِّفْ	۲۰۸	اٰتٰى	يُؤْتِىْ	اٰتِ
۲۰۹	قَفّٰى	يُقَفِّىْ	قَفِّ	۲۱۰	اَيَّدَ	يُؤَيِّدُ	اَيِّدْ	۲۱۱	جَاءَ	يَجِئُ	جِئْ
۲۱۲	رَسَلَ	يُرْسِلُ	اَرْسِلْ	۲۱۳	هَوٰى	يَهْوٰى	اِهْوِ	۲۱۴	اِسْتَكْبَرَ	يَسْتَكْبِرُ	اِسْتَكْبِرْ
۲۱۵	لَعَنَ	يَلْعَنُ	اِلْعَنْ	۲۱۶	اِسْتَفْتَحَ	يَسْتَفْتِحُ	اِسْتَفْتِحْ	۲۱۷	عَرَفَ	يَعْرِفُ	اِعْرِفْ
۲۱۸	اِشْتَرٰى	يَشْتَرِىْ	اِشْتَرِ	۲۱۹	بَغٰى	يَبْغِىْ	اِبْغِ	۲۲۰	شَاءَ	يَشَآءُ	شَئْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۲۲۱	بَاءَ	يَبُوْءُ	بُوْ	۲۲۲	غَضِبَ	يَغْضَبُ	اِغْضَبْ	۲۲۳	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ
۲۲۴	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	اِظْلِمْ	۲۲۵	اِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	اِتَّخِذْ	۲۲۶	رَفَعَ	يَرْفَعُ	اِرْفَعْ
۲۲۷	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ	۲۲۸	عَصٰى	يَعْصِىْ	اِعْصِ	۲۲۹	اَمَرَ	يَاْمُرُ	مُرْ
۲۳۰	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ	۲۳۱	تَمَنّٰى	يَتَمَنّٰى	تَمَنَّ	۲۳۲	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	قَدِّمْ
۲۳۳	وَجَدَ	يَجِدُ	جِدْ	۲۳۴	حَرَصَ	يَحْرِصُ	اَحْرِصْ	۲۳۵	اَشْرَكَ	يُشْرِكُ	اَشْرِكْ
۲۳۶	وَدَّ	يَوَدُّ	وَدَّ	۲۳۷	عَمَّرَ	يُعَمِّرُ	عَمِّرْ	۲۳۸	زَحْزَحَ	يُزَحْزِحُ	زَحْزِحْ
۲۳۹	اَذِنَ	يَاْذَنُ	اِيْزَنْ	۲۴۰	فَسَقَ	يَفْسُقُ	اُسْفُقْ	۲۴۱	عَاهَدَ	يُعَاهِدُ	عَاهِدْ
۲۴۲	نَبَذَ	يَنْبِذُ	اِنْبِذْ	۲۴۳	اٰتٰى	يُؤْتِىْ	اٰتِ	۲۴۴	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	اِتَّبِعْ
۲۴۵	تَلٰى	يَتْلُوْا	اُتْلُ	۲۴۶	كَفَرَ	يَكْفُرُ	اُكْفُرْ	۲۴۷	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ
۲۴۸	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اَنْزِلْ	۲۴۹	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	۲۵۰	فَرَّقَ	يُفَرِّقُ	فَرِّقْ
۲۵۱	ضَرَّ	يَضُرُّ	ضُرَّ	۲۵۲	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	تَعَلَّمْ	۲۵۳	نَفَعَ	يَنْفَعُ	اِنْفَعْ
۲۵۴	شَرٰى	يَشْرِىْ	اِشْرِ	۲۵۵	رَاعٰى	يُرَاعِىْ	رَاعِ	۲۵۶	نَظَرَ	يَنْظُرُ	اُنْظُرْ
۲۵۷	اِخْتَصَّ	يَخْتَصُّ	اِخْتَصَّ	۲۵۷	نَسَخَ	يَنْسَخُ	اِنْسَخْ	۲۵۸	اَنْسٰى	يُنْسِىْ	اَنْسِ
۲۵۹	اَتٰى	يَاْتِىْ	اِيْتِ	۲۶۰	اَرَادَ	يُرِيْدُ	اَرِدْ	۲۶۱	سَاَلَ	يَسْئَلُ	اِسْئَلْ
۲۶۲	تَبَدَّلَ	يَتَبَدَّلُ	تَبَدَّلْ	۲۶۳	رَدَّ	يَرُدُّ	رُدَّ	۲۶۴	تَبَيَّنَ	يَتَبَيَّنُ	تَبَيَّنْ
۲۶۵	عَفٰى	يَعْفُوْ	اُعْفُ	۲۶۶	صَفَحَ	يَصْفَحُ	اِصْفَحْ	۲۶۷	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	قَدِّمْ
۲۶۸	وَجَدَ	يَجِدُ	جِدْ	۲۶۹	دَخَلَ	يَدْخُلُ	اُدْخُلْ	۲۷۰	اَسْلَمَ	يُسْلِمُ	اَسْلِمْ
۲۷۲	حَزِنَ	يَحْزَنُ	اِحْزَنْ	۲۷۳	تَلٰى	يَتْلُوْا	اُتْلُ	۲۷۴	حَكَمَ	يَحْكُمُ	اُحْكُمْ
۲۷۵	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ	۲۷۶	مَنَعَ	يَمْنَعُ	اِمْنَعْ	۲۷۷	ذَكَرَ	يَذْكُرُ	اُذْكُرْ
۲۷۸	سَعٰى	يَسْعٰى	اِسْعَ	۲۷۹	وَلّٰى	يُوَلِّىْ	وَلِّ	۲۸۰	قَنَتَ	يَقْنُتُ	اُقْنُتْ
۲۸۱	قَضٰى	يَقْضِىْ	اِقْضِ	۲۸۲	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ	۲۸۳	كَلَّمَ	يُكَلِّمُ	كَلِّمْ
۲۸۴	تَشَابَهَ	يَتَشَابَهُ	تَشَابَهْ	۲۸۵	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ	۲۸۶	اَيْقَنَ	يُوْقِنُ	اَيْقِنْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۲۸۷	اَرسَلَ	يُرسِلُ	اَرسِلُ	۲۸۸	سَأَلَ	يَسْئَلُ	اِسْئَلُ	۲۸۹	رَضِيَ	يَرْضٰى	اِرْضَ
۲۹۰	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	اِتَّبِعُ	۲۹۱	خَسِرَ	يَخْسَرُ	اِخْسَرُ	۲۹۲	جَزٰى	يَجْزِىْ	اِجْزِ
۳۱۹	وَصّٰى	يُوَصِّىْ	وَصِّ	۲۹۳	قَبِلَ	يَقْبَلُ	اِقْبَلُ	۲۹۴	اِبْتَلٰى	يَبْتَلِىْ	اِبْتَلِ
۲۹۵	اَتَمَّ	يُتِمُّ	اَتِمَّ اَتْمِمْ	۲۹۶	جَعَلَ	يَجْعَلُ	اِجْعَلُ	۲۹۷	نَالَ	يَنَالُ	نَلْ
۲۹۸	طَهَّرَ	يُطَهِّرُ	طَهِّرْ	۲۹۹	طَافَ	يَطُوْفُ	طُفْ	۳۰۰	عَكَفَ	يَعْكُفُ	اُعْكُفْ
۳۰۱	رَكَعَ	يَرْكَعُ	اِرْكَعْ	۳۰۲	سَجَدَ	يَسْجُدُ	اُسْجُدْ	۳۰۳	رَزَقَ	يَرْزُقُ	اُرْزُقْ
۳۰۴	مَتَّعَ	يُمَتِّعُ	مَتِّعْ	۳۰۵	اِضْطَرَّ	يَضْطَرُّ	اِضْطَرَّ	۳۰۶	رَفَعَ	يَرْفَعُ	اِرْفَعْ
۳۰۷	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	۳۰۸	اَسْلَمَ	يُسْلِمُ	اَسْلِمْ	۳۰۹	اَرٰى	يُرِىْ	اَرِ
۳۱۰	تَابَ	يَتُوْبُ	تُبْ	۳۱۱	بَعَثَ	يَبْعَثُ	اِبْعَثْ	۳۱۲	تَلَا	يَتْلُوْا	اُتْلُ
۳۱۳	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	۳۱۴	زَكّٰى	يُزَكِّىْ	زَكِّ	۳۱۵	رَغِبَ	يَرْغَبُ	اِرْغَبْ
۳۱۶	سَفِهَ	يَسْفَهُ	اِسْفَهْ	۳۱۷	اِصْطَفٰى	يَصْطَفِىْ	اِصْطَفِ	۳۱۸	اَسْلَمَ	يُسْلِمُ	اَسْلِمْ
۳۲۰	مَاتَ	يَمُوْتُ	مُتْ	۳۲۱	حَضَرَ	يَحْضُرُ	اُحْضُرْ	۳۲۲	عَبَدَ	يَعْبُدُ	اُعْبُدْ
۳۲۳	خَلَا	يَخْلُوْ	اُخْلُ	۳۲۴	كَسَبَ	يَكْسِبُ	اِكْسِبْ	۳۲۵	سَئَلَ	يَسْئَلُ	اِسْئَلْ
۳۲۶	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ	۳۲۷	اِهْتَدٰى	يَهْتَدِىْ	اِهْتَدِ	۳۲۸	حَنِفَ	يَحْنَفُ	اِحْنَفْ
۳۲۹	فَرَّقَ	يُفَرِّقُ	فَرِّقْ	۳۳۰	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلَّ	۳۳۱	كَفٰى	يَكْفِىْ	اِكْفِ
۳۳۲	حَسَنَ	يَحْسُنُ	اُحْسُنْ	۳۳۳	حَاجَّ	يُحَاجُّ	حَاجِّ	۳۳۴	اَخْلَصَ	يُخْلِصُ	اَخْلِصْ
۳۳۵	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	۳۳۶	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	اِظْلِمْ	۳۳۷	كَتَمَ	يَكْتُمُ	اُكْتُمْ
۳۳۸	غَفَلَ	يَغْفُلُ	اُغْفُلْ	۳۳۹	شَهِدَ	يَشْهَدُ	اِشْهَدْ	۳۴۰	اِنْقَلَبَ	يَنْقَلِبُ	اِنْقَلِبْ
۳۴۱	اَضَاعَ	يُضِيْعُ	اَضِعْ	۳۴۲	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	اِتَّبِعْ	۳۴۳	عَرَفَ	يَعْرِفُ	اِعْرِفْ
۳۴۴	اِسْتَبَقَ	يَسْتَبِقُ	اِسْتَبِقْ	۳۴۵	خَرَجَ	يَخْرُجُ	اُخْرُجْ	۳۴۶	وَلّٰى	يُوَلِّىْ	وَلِّ

نمبر شمار	ماضی	مضارع	امر	نمبر شمار	ماضی	مضارع	امر	نمبر شمار	ماضی	مضارع	امر
۳۴۷	شَكَرَ	يَشْكُرُ	اُشْكُرْ	۳۴۸	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	اِسْتَعِنْ	۳۴۹	قَتَلَ	يَقْتُلُ	اُقْتُلْ
۳۵۰	شَعَرَ	يَشْعُرُ	اُشْعُرْ	۳۵۱	بَلٰى	يَبْلُوْ	اُبْلُ	۳۵۲	اَصَابَ	يُصِيْبُ	اَصِبْ
۳۵۳	رَجَعَ	يَرْجِعُ	اِرْجِعْ	۳۵۴	حَجَّ	يَحُجُّ	حُجَّ	۳۵۵	اِعْتَمَرَ	يَعْتَمِرُ	اِعْتَمِرْ
۳۵۶	تَطَوَّفَ	يَطَّوَّفُ	اِطَّوَّفْ	۳۵۷	تَطَوَّعَ	يَتَطَوَّعُ	تَطَوَّعْ	۳۵۸	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ
۳۵۹	لَعَنَ	يَلْعَنُ	اِلْعَنْ	۳۶۰	تَابَ	يَتُوْبُ	تُبْ	۳۶۱	مَاتَ	يَمُوْتُ	مُتْ
۳۶۲	خَلَدَ	يَخْلُدُ	اُخْلُدْ	۳۶۳	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خَفِّفْ	۳۶۴	نَظَرَ	يَنْظُرُ	اُنْظُرْ
۳۶۵	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ	۳۶۶	جَرٰى	يَجْرِىْ	اِجْرِ	۳۶۷	نَفَعَ	يَنْفَعُ	اِنْفَعْ
۳۶۸	اَحْيَا	يُحْيِىْ	اَحْيِ	۳۶۹	بَثَّ	يَبُثُّ	بُثَّ	۳۷۰	صَرَّفَ	يُصَرِّفُ	صَرِّفْ
۳۷۱	سَخَّرَ	يُسَخِّرُ	سَخِّرْ	۳۷۲	اَحَبَّ	يُحِبُّ	اَحِبَّ	۳۷۳	رَاٰى	يَرٰى	رَ
۳۷۴	تَبَرَّاَ	يَتَبَرَّاُ	تَبَرَّاْ	۳۷۵	تَبِعَ	يَتْبَعُ	اِتْبَعْ	۳۷۶	تَقَطَّعَ	يَتَقَطَّعُ	تَقَطَّعْ
۳۷۷	أَكَلَ	يَاْكُلُ	كُلْ	۳۷۸	اَمَرَ	يَاْمُرُ	مُرْ	۳۷۹	اَلْفٰى	يُلْفِىْ	اَلْفِ
۳۸۰	نَعَقَ	يَنْعِقُ	اِنْعِقْ	۳۸۱	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ	۳۸۲	دَعَا	يَدْعُوْ	اُدْعُ
۳۸۳	نَادٰى	يُنَادِىْ	نَادِ	۳۸۴	عَقَلَ	يَعْقِلُ	اِعْقِلْ	۳۸۵	حَرَّمَ	يُحَرِّمُ	حَرِّمْ
۳۸۶	اَهَلَّ	يُهِلُّ	اَهِلَّ	۳۸۷	اِضْطَرَّ	يَضْطَرُّ	اِضْطَرَّ	۳۸۸	عَادَ	يَعُوْدُ	عُدْ
۳۸۹	كَتَمَ	يَكْتُمُ	اُكْتُمْ	۳۹۰	اِشْتَرٰى	يَشْتَرِىْ	اِشْتَرِ	۳۹۱	كَلَّمَ	يُكَلِّمُ	كَلِّمْ
۳۹۲	زَكّٰى	يُزَكِّىْ	زَكِّ	۳۹۳	صَبَرَ	يَصْبِرُ	اِصْبِرْ	۳۹۴	نَزَّلَ	يُنَزِّلُ	نَزِّلْ
۳۹۵	اَخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ	۳۹۶	اٰتٰى	يُؤْتِىْ	اٰتِ	۳۹۷	اَقَامَ	يُقِيْمُ	اَقِمْ
۳۹۸	اَوْفٰى	يُوْفِىْ	اَوْفِ	۳۹۹	عٰهَدَ	يُعَاهِدُ	عَاهِدْ	۴۰۰	صَبَرَ	يَصْبِرُ	اِصْبِرْ
۴۰۱	صَدَقَ	يَصْدِقُ	اِصْدِقْ	۴۰۲	كَتَبَ	يَكْتُبُ	اُكْتُبْ	۴۰۳	عَفٰى	يَعْفُوْا	اُعْفُ
۴۰۴	اَدَاءَ	يُدِيْئُ	اَدِاْ	۴۰۵	اِعْتَدٰى	يَعْتَدِىْ	اِعْتَدِ	۴۰۶	حَضَرَ	يَحْضُرُ	اُحْضُرْ
۴۰۷	تَرَكَ	يَتْرُكُ	اُتْرُكْ	۴۰۸	بَدَّلَ	يُبَدِّلُ	بَدِّلْ	۴۰۹	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ
۴۱۰	اَصْلَحَ	يُصْلِحُ	اَصْلِحْ	۴۱۱	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ	۴۱۲	اَطَاقَ	يُطِيْقُ	اَطِقْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۴۱۳	صَامَ	يَصُوْمُ	صُمْ	۴۱۴	شَهِدَ	يَشْهَدُ	اِشْهَدْ	۴۱۵	عَدَّ	يَعُدُّ	عُدَّ
۴۱۶	اَرَادَ	يُرِيْدُ	اَرِدْ	۴۱۷	يَسَّرَ	يُيَسِّرُ	اِيْسِرْ	۴۱۸	عَسَرَ	يَعْسِرُ	اِعْسِرْ
۴۱۹	اَكْمَلَ	يُكْمِلُ	اَكْمِلْ	۴۲۰	كَبَّرَ	يُكَبِّرُ	كَبِّرْ	۴۲۱	هَدٰى	يَهْدِىْ	اِهْدِ
۴۲۲	شَكَرَ	يَشْكُرُ	اُشْكُرْ	۴۲۳	سَئَلَ	يَسْئَلُ	سَلْ	۴۲۴	قَرُبَ	يَقْرُبُ	اُقْرُبْ
۴۲۵	اَجَابَ	يُجِيْبُ	اَجِبْ	۴۲۶	دَعَا	يَدْعُوْ	اُدْعُ	۴۲۷	اِسْتَجَابَ	يَسْتَجِيْبُ	اِسْتَجِبْ
۴۲۸	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	۴۲۹	رَشَدَ	يَرْشُدُ	اُرْشُدْ	۴۳۰	أَحَلَّ	يُحِلُّ	أَحِلَّ
۴۳۱	رَفَثَ	يَرْفُثُ	اُرْفُثْ	۴۳۲	لَبِسَ	يَلْبَسُ	اِلْبَسْ	۴۳۳	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ
۴۳۴	اِخْتَان	يَخْتَانُ	اِخْتَنْ	۴۳۵	تَابَ	يَتُوْبُ	تُبْ	۴۳۶	عَفَا	يَعْفُوْ	اُعْفُ
۴۳۷	بَاشَرَ	يُبَاشِرُ	بَاشِرْ	۴۳۸	اِبْتَغٰى	يَبْتَغِىْ	اِبْتَغِ	۴۳۹	شَرِبَ	يَشْرَبُ	اِشْرَبْ
۴۴۰	تَبَيَّنَ	يَتَبَيَّنُ	تَبَيَّنْ	۴۴۱	اَتَمَّ	يُتِمُّ	اَتِمَّ	۴۴۲	عَكِفَ	يَعْكِفُ	اِعْكِفْ
۴۴۳	اِتَّقٰى	يَتَّقِىْ	اِتَّقِ	۴۴۴	اَدْلٰى	يُدْلِىْ	اَدْلِ	۴۴۵	أَتٰى	يَأْتِىْ	اِيْتِ
۴۴۶	أَفْلَحَ	يُفْلِحُ	أَفْلِحْ	۴۴۷	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	قَاتِلْ	۴۴۸	اِعْتَدٰى	يَعْتَدِىْ	اِعْتَدِ
۴۴۹	ثَقِفَ	يَثْقَفُ	اِثْقَفْ	۴۵۰	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اَخْرِجْ	۴۵۱	فَتَنَ	يَفْتِنُ	اِفْتِنْ
۴۵۲	جَزٰى	يَجْزِىْ	اِجْزِ	۴۵۳	اِنْتَهٰى	يَنْتَهِىْ	اِنْتَهِ	۴۵۴	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اَنْفِقْ
۴۵۵	اَلْقٰى	يُلْقِىْ	اَلْقِ	۴۵۶	هَلَكَ	يَهْلِكُ	اِهْلِكْ	۴۵۷	اَحْسَنَ	يُحْسِنُ	اِحْسِنْ
۴۵۸	أَحَبَّ	يُحِبُّ	أَحِبَّ	۴۵۹	اَحْصَرَ	يُحْصِرُ	اَحْصِرْ	۴۶۰	اِسْتَيْسَرَ	يَسْتَيْسِرُ	اِسْتَيْسِرْ
۴۶۱	اَحْلَقَ	يُحْلِقُ	اَحْلِقْ	۴۶۲	بَلَغَ	يَبْلُغُ	اُبْلُغْ	۴۶۳	صَدَقَ	يَصْدُقُ	اُصْدُقْ
۴۶۴	اَمِنَ	يَأْمَنُ	اِيْمَنْ	۴۶۵	تَمَتَّعَ	يَتَمَتَّعُ	تَمَتَّعْ	۴۶۶	وَجَدَ	يَجِدُ	جِدْ
۴۶۷	رَجَعَ	يَرْجِعُ	اِرْجِعْ	۴۶۸	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ	۴۶۹	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ
۴۷۰	فَرَضَ	يَفْرِضُ	اِفْرِضْ	۴۷۱	فَسَقَ	يَفْسِقُ	اِفْسِقْ	۴۷۲	جَادَلَ	يُجَادِلُ	جَادِلْ
۴۷۳	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ	۴۷۴	تَزَوَّدَ	يَتَزَوَّدُ	تَزَوَّدْ	۴۷۵	اِبْتَغٰى	يَبْتَغِىْ	اِبْتَغِ
۴۷۶	اَفَاضَ	يُفِيْضُ	اَفِضْ	۴۷۷	ذَكَرَ	يَذْكُرُ	اُذْكُرْ	۴۷۸	هَدٰى	يَهْدِىْ	اِهْدِ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۴۷۹	ضَلَّ	يَضِلُّ	ضِلَّ	۴۸۰	اِسْتَغْفَرَ	يَسْتَغْفِرُ	اِسْتَغْفِرْ	۴۸۱	قَضٰى	يَقْضِيْ	اِقْضِ
۴۸۲	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	۴۸۳	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِيْتِ	۴۸۴	وَقٰى	يَقِيْ	قِ
۴۸۵	كَسَبَ	يَكْسِبُ	اِكْسِبْ	۴۸۶	تَعَجَّلَ	يَتَعَجَّلُ	تَعَجَّلْ	۴۸۷	تَاَخَّرَ	يَتَاَخَّرُ	تَاَخَّرْ
۴۸۸	حَشَرَ	يَحْشُرُ	اُحْشُرْ	۴۸۹	اَعْجَبَ	يُعْجِبُ	اَعْجِبْ	۴۹۰	اَشْهَدَ	يُشْهِدُ	اَشْهِدْ
۴۹۱	خَصَمَ	يَخْصِمُ	اِخْصِمْ	۴۹۲	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلَّ	۴۹۳	سَعٰى	يَسْعٰى	اِسْعٰى
۴۹۴	اَفْسَدَ	يُفْسِدُ	اَفْسِدْ	۴۹۵	اَهْلَكَ	يُهْلِكُ	اَهْلِكْ	۴۹۶	اَخَذَ	يَاْخُذُ	خُذْ
۴۹۷	حَسِبَ	يَحْسَبُ	اِحْسَبْ	۴۹۸	شَرٰى	يَشْرِيْ	اِشْرِ	۴۹۹	رَضِيَ	يَرْضٰى	اِرْضَ
۵۰۰	دَخَلَ	يَدْخُلُ	اُدْخُلْ	۵۰۱	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	اِتَّبِعْ	۵۰۲	ذَلَّ	يَذْلِلُ	اِذْلِلْ
۵۰۳	جَاءَ	يَجِيْءُ	جِيْءْ	۵۰۴	نَظَرَ	يَنْظُرُ	اُنْظُرْ	۵۰۵	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِيْتِ
۵۰۶	قَضٰى	يَقْضِيْ	اِقْضِ	۵۰۷	سَاَلَ	يَسْئَلُ	سَلْ	۵۰۸	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ
۵۰۹	بَدَّلَ	يُبَدِّلُ	بَدِّلْ	۵۱۰	جَاءَ	يَجِيْءُ	جِيْءْ	۵۱۱	زَيَّنَ	يُزَيِّنُ	زَيِّنْ
۵۱۲	سَخِرَ	يَسْخَرُ	اِسْخَرْ	۵۱۳	اِتَّقٰى	يَتَّقِيْ	اِتَّقِ	۵۱۴	رَزَقَ	يَرْزُقُ	اُرْزُقْ
۵۱۵	بَعَثَ	يَبْعَثُ	اِبْعَثْ	۵۱۶	بَشَّرَ	يُبَشِّرُ	بَشِّرْ	۵۱۷	اَنْذَرَ	يُنْذِرُ	اَنْذِرْ
۵۱۸	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اَنْزِلْ	۵۱۹	حَكَمَ	يَحْكُمُ	اُحْكُمْ	۵۲۰	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ
۵۲۱	هَدٰى	يَهْدِيْ	اِهْدِ	۵۲۲	شَآءَ	يَشَآءُ	شَأْ	۵۲۳	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
۵۲۴	خَلَا	يَخْلُ	اُخْلُ	۵۲۵	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسَّ	۵۲۶	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزِلْ
۵۲۷	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ	۵۲۸	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اَنْفِقْ	۵۲۹	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ
۵۳۰	كَتَبَ	يَكْتُبُ	اُكْتُبْ	۵۳۱	قَتَلَ	يَقْتُلُ	اُقْتُلْ	۵۳۲	كَرِهَ	يَكْرَهُ	اِكْرَهْ
۵۳۳	اَحَبَّ	يُحِبُّ	اَحْبِبْ	۵۳۴	صَدَّ	يَصُدُّ	اُصْدُدْ	۵۳۵	رَدَّ	يَرُدُّ	رُدَّ اُرْدُدْ
۵۳۶	اِسْتَطَاعَ	يَسْتَطِيْعُ	اِسْتَطِعْ	۵۳۷	مَاتَ	يَمُوْتُ	مُتْ	۵۳۸	حَبِطَ	يَحْبَطُ	اِحْبَطْ
۵۳۹	هَاجَرَ	يُهَاجِرُ	هَاجِرْ	۵۴۰	جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	جَاهِدْ	۵۴۱	رَجٰى	يَرْجِيْ	اِرْجِ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۵۴۲	نَفَعَ	يَنْفَعُ	اِنْفَعْ	۵۴۳	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ	۵۴۴	تَفَكَّرَ	يَتَفَكَّرُ	تَفَكَّرْ
۵۴۵	اَصْلَحَ	يُصْلِحُ	اَصْلِحْ	۵۴۶	خَالَطَ	يُخَالِطُ	خَالِطْ	۵۴۷	اَعْنَتَ	يُعْنِتُ	اَعْنِتْ
۵۴۸	نَكَحَ	يَنْكِحُ	اِنْكِحْ	۵۴۹	اَعْجَبَ	يُعْجِبُ	اَعْجِبْ	۵۵۰	اَشْرَكَ	يُشْرِكُ	اَشْرِكْ
۵۵۱	دَعَا	يَدْعُوْ	اُدْعُ	۵۵۲	تَذَكَّرَ	يَتَذَكَّرُ	تَذَكَّرْ	۵۵۳	اِعْتَزَلَ	يَعْتَزِلُ	اِعْتَزِلْ
۵۵۴	قَرُبَ	يَقْرُبُ	اُقْرُبْ	۵۵۵	تَطَهَّرَ	يَتَطَهَّرُ	تَطَهَّرْ	۵۵۶	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِيْتِ
۵۵۷	شَاءَ	يَشَاءُ	شَأْ	۵۵۸	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	قَدِّمْ	۵۵۹	اِتَّقٰى	يَتَّقِيْ	اِتَّقِ
۵۶۰	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	۵۶۱	لَقِيَ لَاقٰى	يَلْقٰى يُلَاقِيْ	لَاقِ	۵۶۲	جَعَلَ	يَجْعَلُ	اِجْعَلْ
۵۶۳	بَرَّ	يَبَرُّ	بَرَّ	۵۶۴	اَصْلَحَ	يُصْلِحُ	اَصْلِحْ	۵۶۵	اٰخَذَ	يُؤَاخِذُ	اٰخِذْ
۵۶۶	كَسَبَ	يَكْسِبُ	اِكْسِبْ	۵۶۷	اٰلٰى	يُوْلِيْ	اٰلِ	۵۶۸	تَرَبَّصَ	يَتَرَبَّصُ	تَرَبَّصْ
۵۶۹	فَآءَ	يَفِيْءُ	فِ	۵۷۰	عَزَمَ	يَعْزِمُ	اِعْزِمْ	۵۷۱	حَلَّ	يَحِلُّ	اِحْلِلْ
۵۷۲	كَتَمَ	يَكْتُمُ	اُكْتُمْ	۵۷۳	خَلَقَ	يَخْلُقُ	اُخْلُقْ	۵۷۴	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ
۵۷۵	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	۵۷۶	رَدَّ	يَرُدُّ	اُرْدُدْ	۵۷۷	اَرَادَ	يُرِيْدُ	اَرِدْ
۵۷۸	اَمْسَكَ	يُمْسِكُ	اَمْسِكْ	۵۷۹	سَرَّحَ	يُسَرِّحُ	سَرِّحْ	۵۸۰	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ
۵۸۱	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	۵۸۲	اَقَامَ	يُقِيْمُ	اَقِمْ	۵۸۳	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ
۵۸۴	اِفْتَدٰى	يَفْتَدِيْ	اِفْتَدِ	۵۸۵	اِعْتَدٰى	يَعْتَدِيْ	اِعْتَدِ	۵۸۶	طَلَّقَ	يُطَلِّقُ	طَلِّقْ
۵۸۷	تَرَاجَعَ	يَتَرَاجَعُ	تَرَاجَعْ	۵۸۸	ظَنَّ	يَظُنُّ	ظُنَّ اُظْنُنْ	۵۸۹	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ
۵۹۰	بَلَغَ	يَبْلُغُ	اُبْلُغْ	۵۹۱	سَرَّحَ	يُسَرِّحُ	سَرِّحْ	۵۹۲	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	اِظْلِمْ
۵۹۳	اِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	اِتَّخِذْ	۵۹۴	ذَكَرَ	يَذْكُرُ	اُذْكُرْ	۵۹۵	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اَنْزِلْ
۵۹۶	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ	۵۹۷	وَعَظَ	يَعِظُ	عِظْ	۵۹۸	عَضَلَ	يَعْضُلُ	اُعْضُلْ
۵۹۹	نَكَحَ	يَنْكِحُ	اِنْكِحْ	۶۰۰	تَرَاضٰى	يَتَرَاضٰى	تَرَاضَ	۶۰۱	وَعَظَ	يَعِظُ	عِظْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
٦٠٢	زَكّٰى	يُزَكِّي	اِزْكِ	٦٠٣	اَرْضَعَ	يُرْضِعُ	اَرْضِعْ	٦٠٤	اَرَادَ	يُرِيْدُ	اَرِدْ
٦٠٥	اَتَمَّ	يُتِمُّ	اَتْمِمْ	٦٠٦	رَزَقَ	يَرْزُقُ	اُرْزُقْ	٦٠٧	كَسٰى	يَكْسِيْ	اِكْسِ
٦٠٨	كَلَّفَ	يُكَلِّفُ	كَلِّفْ	٦٠٩	ضَارَّ	يُضَارُّ	ضَارَّ	٦١٠	شَاوَرَ	يُشَاوِرُ	شَاوِرْ
٦١١	سَلَّمَ	يُسَلِّمُ	سَلِّمْ	٦١٢	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ	٦١٣	تَوَفّٰى	يَتَوَفّٰى	تَوَفَّ
٦١٤	وَذَرَ	يَذَرُ	ذَرْ	٦١٥	تَرَبَّصَ	يَتَرَبَّصُ	تَرَبَّصْ	٦١٦	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ
٦١٧	عَرَّضَ	يُعَرِّضُ	عَرِّضْ	٦١٨	اَكَنَّ	يُكِنُّ	اَكِنَّ	٦١٩	ذَكَرَ	يَذْكُرُ	اُذْكُرْ
٦٢٠	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	وَاعِدْ	٦٢١	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	٦٢٢	عَزَمَ	يَعْزِمُ	اِعْزِمْ
٦٢٣	بَلَغَ	يَبْلُغُ	اُبْلُغْ	٦٢٤	حَذَرَ	يُحْذَرُ	اِحْذَرْ	٦٢٥	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ
٦٢٦	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسَّ اَمْسُسْ	٦٢٧	فَرَضَ	يَفْرِضُ	اِفْرِضْ	٦٢٨	مَتَّعَ	يُمَتِّعُ	مَتِّعْ
٦٢٩	اَقْتَرَ	يُقْتِرُ	اَقْتِرْ	٦٣٠	فَرَضَ	يَفْرِضُ	اِفْرِضْ	٦٣١	عَفَا	يَعْفُوْ	اُعْفُ
٦٣٢	نَسِيَ	يَنْسٰى	اِنْسَ	٦٣٣	حَافَظَ	يُحَافِظُ	حَافِظْ	٦٣٤	قَامَ	يَقُوْمُ	قُمْ
٦٣٥	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	٦٣٦	اٰمِنَ	يَاْمَنُ	اِيْمَنْ	٦٣٧	ذَكَرَ	يَذْكُرُ	اُذْكُرْ
٦٣٨	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	٦٣٩	تَوَفّٰى	يَتَوَفّٰى	تَوَفَّ	٦٤٠	خَرَجَ	يَخْرُجُ	اُخْرُجْ
٦٤١	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ	٦٤٢	رَاٰى	يَرٰى	رَ	٦٤٣	حَذَرَ	يَحْذَرُ	اِحْذَرْ
٦٤٤	مَاتَ	يَمُوْتُ	مُتْ	٦٤٥	اَحْيٰى	يُحْيِيْ	اَحْيِ	٦٤٦	شَكَرَ	يَشْكُرُ	اُشْكُرْ
٦٤٧	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	قَاتِلْ	٦٤٨	اَقْرَضَ	يُقْرِضُ	اَقْرِضْ	٦٤٩	ضَاعَفَ	يُضَاعِفُ	ضَاعِفْ
٦٥٠	قَبَضَ	يَقْبِضُ	اِقْبِضْ	٦٥١	بَصَطَ	يَبْصُطُ	اُبْصُطْ	٦٥٢	رَجَعَ	يَرْجِعُ	اِرْجِعْ
٦٥٣	بَعَثَ	يَبْعَثُ	اِبْعَثْ	٦٥٤	كَتَبَ	يَكْتُبُ	اُكْتُبْ	٦٥٥	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلَّ
٦٥٦	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِءْتِ	٦٥٧	اِصْطَفٰى	يَصْطَفِيْ	اِصْطَفِ	٦٥٨	زَادَ	يَزِيْدُ	زِدْ
٦٥٩	شَاءَ	يَشَاءُ	شَاءْ	٦٦٠	تَرَكَ	يَتْرُكُ	اُتْرُكْ	٦٦١	حَمَلَ	يَحْمِلُ	اِحْمِلْ
٦٦٢	فَصَلَ	يَفْصُلُ	اُفْصُلْ	٦٦٣	اِبْتَلٰى	يَبْتَلِيْ	اِبْتَلِ	٦٦٤	شَرِبَ	يَشْرَبُ	اِشْرَبْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
٢٦٥	طَعِمَ	يَطْعَمُ	اِطْعَمْ	٢٦٦	جَاوَزَ	يُجَاوِزُ	جَاوِزْ	٢٦٧	ظَنَّ	يَظُنُّ	اُظْنُنْ
٢٦٨	لَاقٰى	يُلَاقِيْ	لَاقِ	٢٦٩	غَلَبَ	يَغْلِبُ	اِغْلِبْ	٢٧٠	بَرَزَ	يَبْرُزُ	اُبْرُزْ
٢٧١	اَفْرَغَ	يُفْرِغُ	اَفْرِغْ	٢٧٢	ثَبَّتَ	يُثَبِّتُ	ثَبِّتْ	٢٧٣	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ
٢٧٤	هَزَمَ	يَهْزِمُ	اِهْزِمْ	٢٧٥	قَتَلَ	يَقْتُلُ	اُقْتُلْ	٢٧٦	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ
٢٧٧	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	٢٧٨	دَفَعَ	يَدْفَعُ	اِدْفَعْ	٢٧٩	فَسَدَ	يَفْسِدُ	اِفْسِدْ
٢٨٠	تَلَا	يَتْلُوْ	اُتْلُ	٢٨١	فَضَّلَ	يُفَضِّلُ	فَضِّلْ	٢٨٢	كَلَّمَ	يُكَلِّمُ	كَلِّمْ
٢٨٣	رَفَعَ	يَرْفَعُ	اِرْفَعْ	٢٨٤	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ	٢٨٥	اَيَّدَ	يُؤَيِّدُ	اَيِّدْ
٢٨٦	اِقْتَتَلَ	يَقْتَتِلُ	اِقْتَتِلْ	٢٨٧	جَآءَ	يَجِيْءُ	جِئْ	٢٨٨	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ
٢٨٩	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	٢٩٠	كَفَرَ	يَكْفُرُ	اُكْفُرْ	٢٩١	شَآءَ	يَشَآءُ	شَأْ
٢٩٢	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ	٢٩٣	اَرَادَ	يُرِيْدُ	اَرِدْ	٢٩٤	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اَنْفِقْ
٢٩٥	رَزَقَ	يَرْزُقُ	اُرْزُقْ	٢٩٦	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِيْتِ	٢٩٧	اَخَذَ	يَاْخُذُ	خُذْ
٢٩٨	شَفَعَ	يَشْفَعُ	اِشْفَعْ	٢٩٩	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	٧٠٠	اَحَاطَ	يُحِيْطُ	اَحِطْ
٧٠١	وَسِعَ	يَسَعُ	سَعْ	٧٠٢	اَدَّ	يُؤَدُّ	اُدْ	٧٠٣	تَبَيَّنَ	يَتَبَيَّنُ	تَبَيَّنْ
٧٠٤	اِسْتَمْسَكَ	يَسْتَمْسِكُ	اِسْتَمْسِكْ	٧٠٥	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اَخْرِجْ	٧٠٦	رَاٰى	يَرٰى	رَ
٧٠٧	حَآجَّ	يُحَآجُّ	حَآجَّ	٧٠٨	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ	٧٠٩	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ
٧١٠	اَحْيٰى	يُحْيِيْ	اَحْيِ	٧١١	اَمَاتَ	يُمِيْتُ	اَمِتْ	٧١٢	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِيْتِ
٧١٣	بَهِتَ	يَبْهَتُ	اِبْهَتْ	٧١٤	مَرَّ	يَمُرُّ	مُرَّ	٧١٥	بَعَثَ	يَبْعَثُ	اِبْعَثْ
٧١٦	لَبِثَ	يَلْبَثُ	اِلْبَثْ	٧١٧	نَظَرَ	يَنْظُرُ	اُنْظُرْ	٧١٨	جَعَلَ	يَجْعَلُ	اِجْعَلْ
٧١٩	اَنْشَزَ	يُنْشِزُ	اَنْشِزْ	٧٢٠	كَسٰى	يَكْسُوْ	اُكْسُ	٧٢١	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ
٧٢٢	رَاٰى	يَرٰى	رَ	٧٢٣	اِطْمَأَنَّ	يَطْمَئِنُّ	اِطْمَئِنَّ	٧٢٤	اَخَذَ	يَاْخُذُ	خُذْ
٧٢٥	صَارَ	يَصُوْرُ	صُرْ	٧٢٦	جَعَلَ	يَجْعَلُ	اِجْعَلْ	٧٢٧	دَعَا	يَدْعُوْ	اُدْعُ
٧٢٨	اَتٰى	يَاْتِيْ	اِيْتِ	٧٢٩	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اَنْفِقْ	٧٣٠	اَنْبَتَ	يُنْبِتُ	اَنْبِتْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۷۳۱	ضَاعَفَ	يُضَاعِفُ	ضَاعِفْ	۷۳۲	شَاءَ	يَشَاءُ	شَأْ	۷۳۳	اَتْبَعَ	يُتْبِعُ	اِتْبِعْ
۷۳۴	مَنَّ	يَمُنُّ	اُمْنُنْ	۷۳۵	حَزِنَ	يَحْزَنُ	اِحْزَنْ	۷۳۶	تَبِعَ	يَتْبَعُ	اِتْبَعْ
۷۳۷	اَبْطَلَ	يُبْطِلُ	اَبْطِلْ	۷۳۸	اَصَابَ	يُصِيْبُ	اَصِبْ	۷۳۹	قَدَرَ	يَقْدِرُ	اِقْدِرْ
۷۴۰	كَسَبَ	يَكْسِبُ	اِكْسِبْ	۷۴۱	اِبْتَغٰى	يَبْتَغِيْ	اِبْتَغِ	۷۴۲	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ
۷۴۳	وَدَّ	يَوَدُّ	وَدَّ	۷۴۴	اَصَابَ	يُصِيْبُ	اَصِبْ	۷۴۵	اِحْتَرَقَ	يَحْتَرِقُ	اِحْتَرِقْ
۷۴۶	تَفَكَّرَ	يَتَفَكَّرُ	تَفَكَّرْ	۷۴۷	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اَخْرِجْ	۷۴۸	تَيَمَّمَ	يَتَيَمَّمُ	تَيَمَّمْ
۷۴۹	ءَاخَذَ	يُؤْخِذُ	اٰخِذْ	۷۵۰	اَغْمَضَ	يُغْمِضُ	اَغْمِضْ	۷۵۱	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ
۷۵۲	اَمَرَ	يَاْمُرُ	مُرْ	۷۵۳	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ	۷۵۴	تَذَكَّرَ	يَذَّكَّرُ	تَذَكَّرْ
۷۵۵	نَذَرَ	يَنْذِرُ	اِنْذِرْ	۷۵۶	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	۷۵۷	اَبْدٰى	يُبْدِيْ	اَبْدِ
۷۵۸	اَخْفٰى	يُخْفِيْ	اَخْفِ	۷۵۹	كَفَّرَ	يُكَفِّرُ	كَفِّرْ	۷۶۰	هَدٰى	يَهْدِيْ	اِهْدِ
۷۶۱	شَآءَ	يَشَآءُ	شَأْ	۷۶۲	اَنْفَقَ	يُنْفِقُ	اَنْفِقْ	۷۶۳	اِبْتَغٰى	يَبْتَغِيْ	اِبْتَغِ
۷۶۴	وَفّٰى	يُوَفِّيْ	وَفِّ	۷۶۵	اُحْصِرَ	يُحْصِرُ	اَحْصِرْ	۷۶۶	اِسْتَطَاعَ	يَسْتَطِيْعُ	اِسْتَطِعْ
۷۶۷	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ	۷۶۸	عَرَفَ	يَعْرِفُ	اِعْرِفْ	۷۶۹	سَئَلَ	يَسْئَلُ	سَلْ
۷۷۰	سَرَّ	يَسُرُّ	سُرَّ	۷۷۱	اَعْلَنَ	يُعْلِنُ	اَعْلِنْ	۷۷۲	اَكَلَ	يَاْكُلُ	كُلْ
۷۷۳	قَامَ	يَقُوْمُ	قُمْ	۷۷۴	تَخَبَّطَ	يَتَخَبَّطُ	تَخَبَّطْ	۷۷۵	مَسَّ	يَمَسُّ	اُمْسُسْ
۷۷۶	بَاعَ	يَبِيْعُ	بِعْ	۷۷۷	رَبَا	يَرْبُوْ	اُرْبُ	۷۷۸	اَحَلَّ	يُحِلُّ	اَحْلِلْ
۷۷۹	حَرَّمَ	يُحَرِّمُ	حَرِّمْ	۷۸۰	جَآءَ	يَجِيْئُ	جِيْءْ	۷۸۱	اِنْتَهٰى	يَنْتَهِيْ	اِنْتَهِ
۷۸۲	عَادَ	يَعُوْدُ	عُدْ	۷۸۳	مَحَقَ	يَمْحَقُ	اِمْحَقْ	۷۸۴	اَرْبٰى	يُرْبِيْ	اَرْبِ
۷۸۵	اَحَبَّ	يُحِبُّ	اَحْبِبْ	۷۸۶	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	۷۸۷	عَمِلَ	يَعْمَلُ	اِعْمَلْ
۷۸۸	اَقَامَ	يُقِيْمُ	اَقِمْ	۷۸۹	اٰتٰى	يُؤْتِيْ	اٰتِ	۷۹۰	حَزِنَ	يَحْزَنُ	اِحْزَنْ
۷۹۱	اِتَّقٰى	يَتَّقِيْ	اِتَّقِ	۷۹۲	وَذَرَ	يَذَرُ	ذَرْ	۷۹۳	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ
۷۹۴	اَذِنَ	يَاْذَنُ	اِئْذَنْ	۷۹۵	حَرَبَ	يَحْرِبُ	اِحْرِبْ	۷۹۶	تَابَ	يَتُوْبُ	تُبْ

نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر	نمبرشمار	ماضی	مضارع	امر
۷۹۷	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	اِظْلِمْ	۷۹۸	عَسَرَ	يَعْسِرُ	اِعْسِرْ	۷۹۹	يَسَرَ	يَيْسِرُ	اَيْسِرْ
۸۰۰	نَظَرَ	يَنْظُرُ	اُنْظُرْ	۸۰۱	تَصَدَّقَ	يَتَصَدَّقُ	تَصَدَّقْ	۸۰۲	رَجَعَ	يَرْجِعُ	اِرْجِعْ
۸۰۳	تَوَفّٰى	يَتَوَفّٰى	تَوَفَّ	۸۰۴	كَسَبَ	تَكْسِبُ	اِكْسِبْ	۸۰۵	تَدَايَنَ	يَتَدَايَنُ	تَدَايَنْ
۸۰۶	كَتَبَ	يَكْتُبُ	اُكْتُبْ	۸۰۷	اَبٰى	يَاْبٰى	اِيْبَ	۸۰۸	اَمْلَلَ	يَمْلِلُ	اَمْلِلْ
۸۰۹	بَخَسَ	يَبْخَسُ	اِبْخَسْ	۸۱۰	ضَعُفَ	يَضْعُفُ	اُضْعُفْ	۸۱۱	اِسْتَطَاعَ	يَسْتَطِيْعُ	اِسْتَطِعْ
۸۱۲	اِسْتَشْهَدَ	يَسْتَشْهِدُ	اِسْتَشْهِدْ	۸۱۳	كَانَ	يَكُوْنُ	كُنْ	۸۱۴	رَضِىَ	يَرْضٰى	اِرْضَ
۸۱۵	ضَلَّ	يَضِلُّ	اِضْلِلْ	۸۱۶	ذَكَّرَ	يُذَكِّرُ	ذَكِّرْ	۸۱۷	دَعَا	يَدْعُوْ	اُدْعُ
۸۱۸	سَئِمَ	يَسْئَمُ	اِسْئَمْ	۸۱۹	قَسَطَ	يَقْسِطُ	اَقْسِطْ	۸۲۰	اَرْتَابَ	يَرْتَابُ	اِرْتَبْ
۸۲۱	اَدَارَ	يُدِيْرُ	اَدِرْ	۸۲۲	تَبَايَعَ	يَتَبَايَعُ	تَبَايَعْ	۸۲۳	ضَارَّ	يُضَارُّ	ضَارِّ
۸۲۴	فَسَقَ	يَفْسُقُ	اُفْسُقْ	۸۲۵	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	۸۲۶	وَجَدَ	يَجِدُ	جِدْ
۸۲۷	رَهَنَ	يَرْهَنُ	اِرْهَنْ	۸۲۸	اَمِنَ	يَأْمَنُ	اِيْمَنْ	۸۲۹	اَدّٰى	يُؤَدِّىْ	اَدِّ
۸۳۰	اِيْتَمَنَ	يَأْتَمِنُ	اِيْتَمِنْ	۸۳۱	كَتَمَ	يَكْتُمُ	اُكْتُمْ	۸۳۲	اَبْدٰى	يُبْدِىْ	اَبْدِ
۸۳۳	أَخْفٰى	يُخْفِىْ	أَخْفِ	۸۳۴	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حَاسِبْ	۸۳۵	غَفَرَ	يَغْفِرُ	اِغْفِرْ
۸۳۶	عَذَّبَ	يُعَذِّبُ	عَذِّبْ	۸۳۷	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اٰمِنْ	۸۳۸	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اَنْزِلْ
۸۳۹	فَرَّقَ	يُفَرِّقُ	فَرِّقْ	۸۴۰	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	۸۴۱	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ
۸۴۲	اَطَاعَ	يُطِيْعُ	اَطِعْ	۸۴۳	كَلَّفَ	يُكَلِّفُ	كَلِّفْ	۸۴۴	كَسَبَ	يَكْسِبُ	اِكْسِبْ
۸۴۵	اَخَذَ	يُؤَاخِذُ	اٰخِذْ	۸۴۶	نَسِىَ	يَنْسٰى	اِنْسَ	۸۴۷	أَخْطَأَ	يُخْطِئُ	أَخْطِأْ .
۸۴۸	حَمَلَ	يَحْمِلُ	اِحْمِلْ	۸۴۹	عَفَا	يَعْفُوْ	اُعْفُ	۸۵۰	غَفَرَ	يَغْفِرُ	اِغْفِرْ
۸۵۱	رَحِمَ	يَرْحَمُ	اِرْحَمْ	۸۵۲	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ	.			

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا (پھر) ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔

(سورۃ محمد آیت نمبر ۲۴)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا ہے، تو ہے کوئی سوچنے سمجھنے والا؟

(سورۃ القمر آیت نمبر ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا

اور رسول ﷺ عرض کریں گے۔اے میرے رب! بلاشبہ میری (اس) قوم نے اس قرآن

کے بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۳۰)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے۔ (صحیح بخاری)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهٗ اِلَى النَّارِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے روز) قرآن مجید (پڑھنے والوں کے حق میں) سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔قرآن جھگڑا کر کے اپنی بات منوالے گا۔ جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا۔اسے یہ جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا اسے یہ جہنم میں لے جائے گا۔ (ابنِ حبان)